علم و حکمت

(قرآن اور حدیث کی روشنی میں)

مؤلف: محمدی رے شہری

ترجمہ: ہیئت علمی مؤسسہ امام المنتظر (عج)

علم و حکمت

(قرآن اور حدیث کی روشنی میں)

مؤلف: محمدی رے شہری

ترجمہ: ہیئت علمی مؤسسہ امام المنتظر (عج)

نام کتاب.................علم وحکمت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

جلد...............دوّم

تألیف..............محمد محمدی رے شہری

ترجمہ..............ہیئت علمی مؤسسہ امام المنتظر (عج)

کمپوزنگ..............سید نجم عباس نقوی

اڈیشن..............اول - ۱۳۸۲

تعداد ۱۰۰۰

لیتوگرافی و چاپ .... جزایری - شریعت

تلفن : ۷۷٤۳۳۰۰

شابک : ۹٦٤ - ۷٤۰۸ - ۲۹ - ۳

مؤسسة الامام المنتظر

خیابان انقلاب - کوچه ۱۷ - روبروی مسجد گذر قلعه

قم - ایران ص - پ :۳۶۸۳ - ۳۷۱۸۵ تلفاکس : ۷۷۴۵۶۴۵ تلفن : ۷۷۳۶۷۶۰ همراه : ۲۱۲۰۹۳۵ - ۰۹۱۱

E-mail:Montazar12@Hotmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

١٤١٤

چھٹا حصہ

تعلیم

اس حصہ کی فصلیں:

پہلی فصل : وجوب تعلیم

دوسری فصل: فضیلت تعلیم

تیسری فصل: آداب تعلیم

چوتھی فصل : آداب جواب

الفصل الأوّل

وُجوبُ التَّعليمِ

١ / ١

وُجوبُ التَّعليمِ عَلَى العالِمِ

١٢٢٠ ـ رسول الله ﷺ: ما أخَذَ اللهُ الميثاقَ عَلَى الخَلقِ أن يَتَعَلَّموا حَتّىٰ أخَذَ عَلَى العُلَماءِ أن يُعَلِّموا[١٤٠٠].

١٢٢١ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ تَعالىٰ يَسأَلُ العَبدَ عَن فَضلِ عِلمِهِ كَما يَسأَلُهُ عَن فَضلِ مالِهِ[١٤٠١].

١٢٢٢ ـ عنه ﷺ: لا يَنبَغي لِلعالِمِ أن يَسكُتَ عَلىٰ عِلمِهِ، ولا يَنبَغي لِلجاهِلِ أن يَسكُتَ عَلىٰ جَهلِهِ، قالَ اللهُ جَلَّ ذِكرُهُ: ﴿فَاسأَلوا أهلَ الذِّكرِ إن كُنتُم لا تَعلَمونَ﴾[١٤٠٢][١٤٠٣].

١٢٢٣ ـ الإمام عليّ عليه السلام: ما أخَذَ اللهُ عَلىٰ أهلِ الجَهلِ أن يَتَعَلَّموا حَتّىٰ أخَذَ عَلىٰ أهلِ العِلمِ أن يُعَلِّموا[١٤٠٤].

پہلی فصل

وجوب تعلیم

۱/۱

عالم کیلئے تعلیم دینا واجب ہے

۱۲۲۰۔ رسول خداؐ: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات سے اس وقت تک تعلیم حاصل کرنے کا عہد و پیمان نہیں لیا جب تک کہ علماء سے تعلیم دینے کا عہد و پیمان نہیں لے لیا۔

۱۲۲۱۔ رسول خداؐ: اللہ تعالیٰ اضافی علم کے متعلق اسی طرح سوال کرے گا جس طرح اضافی مال کے بارے میں سوال کریگا۔

۱۲۲۲۔ رسول خداؐ: عالم کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے علم پر خاموش رہے اور نہ ہی جاہل کے لئے یہ سزاوار ہے کہ اپنے جہل پر سکوت اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو﴾

۱۲۲۳۔ امام علیؑ: اللہ نے جاہلوں سے علم حاصل کرنے کا عہد اس وقت تک نہیں لیا جب تک کہ اہل علم سے تعلیم دینے کا عہد نہیں لے لیا۔

١٢٢٤ ـ عنه ﷺ: ما أخَذَ اللهُ ميثاقًا مِن أهلِ الجَهلِ بِطَلَبِ تِبيانِ العِلمِ حَتّىٰ أخَذَ ميثاقًا مِن أهلِ العِلمِ بِبَيانِ العِلمِ لِلجُهّالِ ؛ لِأَنَّ العِلمَ كانَ قَبلَ الجَهلِ[١٤٠٥].

١٢٢٥ ـ الإمام الصادق ﷺ: قَرَأتُ في كِتابِ عَلِيٍّ ﷺ: إنَّ اللهَ لَم يَأخُذ عَلَى الجُهّالِ عَهدًا بِطَلَبِ العِلمِ حَتّىٰ أخَذَ عَلَى العُلَماءِ عَهدًا بِبَذلِ العِلمِ لِلجُهّالِ ، لِأَنَّ العِلمَ كانَ قَبلَ الجَهلِ[١٤٠٦].

١٢٢٦ ـ الإمام عليّ ﷺ: مِنَ المَفروضِ عَلىٰ كُلِّ عالِمٍ أن يَصونَ بِالوَرَعِ جانِبَهُ ، وأن يَبذِلَ عِلمَهُ لِطالِبِهِ[١٤٠٧].

٢/١

حُرمَةُ كِتمانِ العِلمِ

الكتاب

﴿إنَّ الَّذينَ يَكتُمونَ ما أنزَلَ اللهُ مِنَ الكِتابِ ويَشتَرونَ بِهِ ثَمَنًا قَليلًا اُولٰئِكَ ما يَأكُلونَ في بُطونِهِم إلَّا النّارَ ولا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَومَ القِيامَةِ ولا يُزَكّيهِم ولَهُم عَذابٌ أليمٌ﴾[١٤٠٨].

﴿إنَّ الَّذينَ يَكتُمونَ ما أنزَلنا مِنَ البَيِّناتِ والهُدىٰ مِن بَعدِ ما بَيَّنّاهُ لِلنّاسِ فِي الكِتابِ اُولٰئِكَ يَلعَنُهُمُ اللهُ ويَلعَنُهُمُ اللّاعِنونَ﴾[١٤٠٩].

﴿وإذ أخَذَ اللهُ ميثاقَ الَّذينَ اُوتُوا الكِتابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنّاسِ ولا تَكتُمونَهُ فَنَبَذوهُ وَراءَ ظُهورِهِم واشتَرَوا بِهِ ثَمَنًا قَليلًا فَبِئسَ ما يَشتَرونَ﴾[١٤١٠].

الحديث

١٢٢٧ ـ رسول الله ﷺ: ما آتَى اللهُ ﷻ عالِمًا عِلمًا إلّا أخَذَ عَلَيهِ الميثاقَ أن لا يَكتُمَهُ أحَدًا[١٤١١].

۱۲۲۴۔امام علیؑ : اللہ نے جاہلوں سے تحصیل بیان علم کا عہد اس وقت تک نہیں لیا جب تک کہ اہل علم سے جاہلوں کو سکھانے کا عہد نہیں لے لیا کیونکہ علم جہل سے پہلے تھا۔

۱۲۲۵۔امام صادقؑ : میں نے امام علیؑ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ: اللہ نے جاہلوں سے علم حاصل کرنے کا عہد اس وقت تک نہیں لیا جب تک کہ علماء سے جاہلوں کو تعلیم دینے کا عہد نہیں لے لیا اس لئے کہ علم جہل سے پہلے تھا۔

۱۲۲۶۔امام علیؑ : ہر عالم پر لازم ہے کہ پرہیزگاری کے ذریعہ اپنا دامن محفوظ رکھے اور طالبان علم کو علم عطا کرے

۲/۱

علم کا چھپانا حرام ہے

قرآن مجید

﴿ بیشک جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب کے احکام کو چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں وہ درحقیقت اپنے شکم میں صرف آگ بھر رہے ہیں اور اللہ روز قیامت ان سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک و پاکیزہ قرار دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ﴾

﴿ بیشک جو لوگ ہمارے نازل کردہ واضح بیانات اور ہدایات کو ہمارے بیان کردینے کے بعد بھی چھپاتے ہیں ان پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں ﴾ ﴿ اور اس وقت کو یاد کرو جب اللہ نے جن لوگوں کو کتاب عطا کی ان سے عہد لیا کہ اسے لوگوں کے لئے بیان کریں گے اور اسے چھپانے کی کوشش نہیں کریں گے لیکن ان لوگوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا اور بڑی مختصر قیمت پر بیچ دیا تو یہ ان لوگوں نے بڑا برا سودا کیا ہے ﴾

حدیث شریف

۱۲۲۷۔رسول خداؐ : اللہ نے کسی عالم کو علم نہیں عطا کیا جب تک کہ یہ عہد نہیں لے لیا کہ وہ علم کو کسی سے نہیں چھپائے گا۔

۱۲۲۸ـعنه ﷺ: مَن كَتَمَ عِلمًا مِمّا يَنفَعُ اللهُ بِهِ في أمرِ النّاسِ ، أمرِ الدّينِ ، ألجَمَهُ اللهُ يَومَ القِيامَةِ بِلِجامٍ مِنَ النّارِ (۱۴۱۲).

۱۲۲۹ـعنه ﷺ: أيُّما رَجُلٍ آتاهُ اللهُ عِلمًا فَكَتَمَهُ ، لَقِيَ اللهَ يَومَ القِيامَةِ مُلجَمًا بِلِجامٍ مِن نارٍ (۱۴۱۳).

۱۲۳۰ـعنه ﷺ: مَن سُئِلَ عَن عِلمٍ ثُمَّ كَتَمَهُ ، اُلجِمَ يَومَ القِيامَةِ بِلِجامٍ مِن نارٍ (۱۴۱۴).

۱۲۳۱ـعنه ﷺ: العِلمُ لا يَحِلُّ مَنعُهُ (۱۴۱۵).

۱۲۳۲ـعنه ﷺ: إذا لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الاُمَّةِ أوَّلَها ، فَمَن كَتَمَ حَديثًا فَقَد كَتَمَ ما أنزَلَ اللهُ (۱۴۱۶).

۱۲۳۳ـعنه ﷺ: مَثَلُ الَّذي يَتَعَلَّمُ العِلمَ ثُمَّ لا يُحَدِّثُ بِهِ كَمَثَلِ الَّذي يَكنِزُ الكَنزَ فَلا يُنفِقُ مِنهُ (۱۴۱۷)(۱۴۱۸).

۱۲۳۴ـعنه ﷺ: لا أعرِفَنَّ رَجُلًا مِنكُم عَلِمَ عِلمًا فَكَتَمَهُ فَرَقًا (۱۴۱۹) مِنَ النّاسِ (۱۴۲۰).

۱۲۳۵ـالإمام عليّ ؑ: إنَّ العالِمَ الكاتِمَ عِلمَهُ يُبعَثُ أنتَنَ أهلِ القِيامَةِ ريحًا ، يَلعَنُهُ كُلُّ دابَّةٍ حَتّىٰ دَوابُّ الأَرضِ الصِّغارِ (۱۴۲۱).

۱۲۳۶ـعنه ؑ: لا تُمسِك عَن إظهارِ الحَقِّ إذا وَجَدتَ لَهُ أهلًا (۱۴۲۲).

۱۲۳۷ـعنه ؑ: مَن كَتَمَ عِلمًا فَكَأَنَّهُ جاهِلٌ (۱۴۲۳).

۱۲۳۸ـعنه ؑ: الكاتِمُ لِلعِلمِ غَيرُ واثِقٍ بِالإِصابَةِ فيهِ (۱۴۲۴).

۱۲۳۹ـعنه ؑ ـفي خُطبَتِهِ لَمّا بويِعَ وبَعدَ إخبارِهِ بِابتِلاءِ النّاسِ ـ: واللهِ ما كَتَمتُ وَسمَةً ، ولا كَذَبتُ كِذبَةً (۱۴۲۵).

۱۲۴۰ـالإمام الباقر ؑ: العُلَماءُ في أنفُسِهِم خانَةٌ إن كَتَمُوا النَّصيحَةَ ، إن رَأَوا تائِهًا

۱۲۲۸۔ رسول خداؐ: جو شخص اس علم کو چھپائے گا جسے خدا نے لوگوں کے لئے دینی امور میں مفید قرار دیا ہے اللہ بروز قیامت اس کے منہ پر آگ کی لگام لگا دے گا۔

۱۲۲۹۔ رسول خداؐ: جس شخص کو خدا نے علم سے نوازا ہے اگر وہ اسے چھپائے رکھے تو بروز قیامت اللہ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کے منہ پر آگ کی لگام لگی ہوگی۔

۱۲۳۰۔ رسول خداؐ: جس شخص سے کسی شی کے متعلق سوال کیا جائے اور وہ اسے چھپائے رکھے تو روز قیامت وہ آگ کی لگام سے جکڑ دیا جائے گا۔

۱۲۳۱۔ رسول خداؐ: تعلیم سے روکنا مناسب نہیں ہے۔

۱۲۳۲۔ رسول خداؐ: جب اس امت کے آخرین، اولین پر لعنت کریں، پس جس نے کسی حدیث کو چھپایا گویا اس نے اللہ کی نازل کردہ چیزوں کو چھپایا۔

۱۲۳۳۔ رسول خداؐ: وہ شخص جو علم حاصل کرلے مگر اسے بیان نہ کرے اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جو مال کا ذخیرہ کرے لیکن اسے راہ خدا میں خرچ نہ کرے۔

۱۲۳۴۔ رسول خداؐ: میں تم میں کسی ایسے شخص کو نہ دیکھوں جو علم حاصل کرنے کے بعد لوگوں کے ڈر سے اسے چھپائے رکھے۔

۱۲۳۵۔ امام علیؑ: اپنے علم کو چھپائے رکھنے والا عالم جب قیامت کے دن اٹھایا جائیگا لوگوں میں سب سے زیادہ بدبودار ہوگا اور اس پر زمین کے سارے چوپائے یہاں تک کہ حشرات ارض لعنت کرتے ہیں۔

۱۲۳۶۔ امام علیؑ: جب حق کے اہل کو پا جاؤ تو حق کے اظہار سے گریز نہ کرو۔

۱۲۳۷۔ امام علیؑ: جو شخص علم کو چھپاتا ہے گویا وہ جاہل ہے۔

۱۲۳۸۔ امام علیؑ: علم کو چھپانے والا علم کے صحیح ہونے پر اعتماد نہیں رکھتا ہے۔

۱۲۳۹۔ امام علیؑ: (خلافت ظاہری کی) بیعت اور لوگوں کی مصیبتوں کے تذکرہ کے بعد اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: خدا کی قسم میں نے معمولی علامتوں کو بھی نہیں چھپایا ہے اور نہ کوئی غلط بیانی کی ہے۔

۱۲۴۰۔ امام باقرؑ: اگر علماء نصیحت کو چھپاتے ہیں تو خود سے خیانت کرتے ہیں اور اگر انہوں نے کسی کو گمراہ پایا مگر اس کی ہدایت نہ کی یا کسی مردہ دل کو دیکھا اور اسے زندگی عطا نہ کی تو وہ فعل بد کے مرتکب ہوئے اور

ضالًّا لا يَهدونَهُ أو مَيِّتًا لا يُحيونَهُ ، فَبِئسَ مـا يَـصنَعونَ ، لِأَنَّ اللهَ تَـبارَكَ وتَعالىٰ أخَذَ عَلَيهِمُ الميثاقَ فِي الكِتابِ أن يَأمُروا بِالمَعروفِ وبِما اُمِـروا بِهِ ، وأن يَنهَوا عَمّا نُهوا عَنهُ ، وأن يَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ والتَّقوىٰ ، ولا يَتَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ والعُدوانِ[١٤٢٦].

١ / ٣

مَسؤوليةُ الوالي في التَّعليم

١٢٤١ ـ رسول الله ﷺ ـ لِمُعاذٍ لَمّا بَعَثَهُ إلَى اليَمَنِ ـ : يا مُعاذُ ، عَلِّمهُم كِتابَ اللهِ ، وأحسِن أدَبَهُم عَلَى الأَخلاقِ الصّالِحَةِ ... ثُمَّ بُثَّ فيهِمُ المُعَلِّمينَ[١٤٢٧].

١٢٤٢ ـ الإمام عليّ ﷺ : فَأَمّا حَقُّكُم عَلَيَّ فَـ ... تَعليمُكُم كَي لا تَجهَلوا وتَأديبُكُم كَي ما تَعلَموا[١٤٢٨].

١٢٤٣ ـ عدّة الداعي : يُروىٰ عَن سَيِّدِنا أميرِ المُؤمِنينَ ﷺ : أنَّهُ لَمّا كانَ يَفرُغُ مِنَ الجِهادِ يَتَفَرَّغُ لِتَعليمِ النّاسِ والقَضاءِ بَينَهُم ، فَإِذا يَفرُغُ مِن ذٰلِكَ اشتَغَلَ في حائِطٍ لَهُ يَعمَلُ فيهِ بِيَدِهِ وهُوَ مَعَ ذٰلِكَ ذاكِرٌ للهِ جَلَّ جَلالُهُ[١٤٢٩].

اس لئے کہ خداوند متعال نے ان سے قرآن مجید میں امر بالمعروف کرنے اور سارے اوامر الٰہیہ کا حکم دینے اور جن چیزوں سے روکا گیا ہے ان سے باز رکھنے، نیکی اور تقویٰ پر مدد کرنے اور ظلم و گناہ میں تعاون نہ کرنے کا عہد و پیمان لے رکھا ہے۔

۱/۳

والی اور تعلیم

۱۲۴۱۔ رسول خداؐ: نے معاذ کو یمن بھیجتے وقت فرمایا: اے معاذ! انہیں (اہل یمن کو) کتاب خدا کی تعلیم دو اور ان کے اخلاق و کردار کو پاک و پاکیزہ اور بہتر سے بہتر بناؤ اور پھر ان کے درمیان معلمین بھیجو۔

۱۲۴۲۔ امام علیؑ: اور میرے اوپر تمہارا حق یہ ہے کہ... میں تمہیں تعلیم دوں تا کہ تم جاہل نہ رہ جاؤ اور تمہیں ادب و اخلاق کی تعلیم دوں تا کہ واقف ہو جاؤ۔

۱۲۴۳۔ کتاب عدة الداعی: میں مروی ہے کہ: جب حضرت امیرؑ جہاد سے فارغ ہوتے تھے تو لوگوں کو تعلیم دینے اور ان کے درمیان فیصلہ کرنے میں مشغول ہو جاتے تھے اور جب اس سے بھی فارغ ہو جاتے تو اپنے باغ میں اپنے ہاتھوں سے کام کرتے تھے ان سب کے باوجود آپ یاد خدا میں مشغول رہتے تھے۔

الفصل الثاني

فَضلُ التَّعليمِ

٢ / ١

سُنَّةُ الأَنبِياءِ

الكتاب

﴿رَبَّنا وابعَث فيهِم رَسولًا مِنهُم يَتلو عَلَيهِم آياتِكَ ويُعَلِّمُهُمُ الكِتابَ والحِكمَةَ ويُزَكّيهِم إنَّكَ أنتَ العَزيزُ الحَكيمُ﴾[١٤٣٠].

﴿كَما أرسَلنا فيكُم رَسولًا مِنكُم يَتلو عَلَيكُم آياتِنا ويُزَكّيكُم ويُعَلِّمُكُمُ الكِتابَ والحِكمَةَ ويُعَلِّمُكُم ما لَم تَكونوا تَعلَمونَ﴾[١٤٣١].

﴿لَقَد مَنَّ اللهُ عَلَى المُؤمِنينَ إذ بَعَثَ فيهِم رَسولًا مِن أنفُسِهِم يَتلو عَلَيهِم آياتِهِ ويُزَكّيهِم ويُعَلِّمُهُمُ الكِتابَ والحِكمَةَ وإن كانوا مِن قَبلُ لَفي ضَلالٍ مُبينٍ﴾[١٤٣٢].

﴿هُوَ الَّذي بَعَثَ فِي الاُمِّيّينَ رَسولًا مِنهُم يَتلو عَلَيهِم آياتِهِ ويُزَكّيهِم ويُعَلِّمُهُمُ الكِتابَ والحِكمَةَ وإن كانوا مِن قَبلُ لَفي ضَلالٍ مُبينٍ﴾[١٤٣٣].

دوسری فصل

فضیلت تعلیم

۱/۲

سیرت انبیاءؑ

قرآن مجید

﴿پروردگاران کے درمیان ایک رسول کو مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کے نفوس کو پاک و پاکیزہ بنائے بیشک تو صاحب عزت اور حکمت والا ہے﴾ ﴿جس طرح ہم نے تمہارے درمیان تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے تمہیں پاک و پاکیزہ بناتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ سب کچھ بتاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے﴾ ﴿بیشک اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو ان پر آیات الٰہیہ کی تلاوت کرتا ہے انہیں پاکیزہ بناتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ یہ لوگ پہلے سے بڑی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے﴾ ﴿وہ وہی خدا ہے جس نے امیوں میں ایک رسول بھیجا ہے جو انہیں میں سے ہے اور جو انکے سامنے آیات کی تلاوت کرتا ہے ان کے نفسوں کو پاک و پاکیزہ بناتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ وہ لوگ اس سے قبل بڑی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے﴾

الحديث

١٢٤٤ ـ **رُوِيَ في قَولِهِ تَعالىٰ:** ﴿إنَّ إبراهيمَ كانَ أُمَّةً قانِتًا لِلّٰهِ حَنيفًا ولَم يَكُ مِنَ المُشرِكينَ﴾(١٤٣٤) أنَّهُ كانَ يَعلَمُ الخَيرَ(١٤٣٥).

١٢٤٥ ـ **عَبدُاللهِ بنُ عَمرو:** خَرَجَ رَسولُ اللهِ ﷺ ذاتَ يَومٍ مِن بَعضِ حُجَرِهِ فَدَخَلَ المَسجِدَ فَإِذا هُوَ بِحَلقَتَينِ: إحداهُما يَقرَؤونَ القُرآنَ ويَدعونَ اللهَ، والاُخرىٰ يَتَعَلَّمونَ ويُعَلِّمونَ. فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: كُلٌّ عَلىٰ خَيرٍ هٰؤُلاءِ يَقرَؤونَ القُرآنَ ويَدعونَ اللهَ، فَإِن شاءَ أعطاهُم وإن شاءَ مَنَعَهُم، وهٰؤُلاءِ يَتَعَلَّمونَ ويُعَلِّمونَ، وإنَّما بُعِثتُ مُعَلِّمًا فَجَلَسَ مَعَهُم(١٤٣٦).

١٢٤٦ ـ **عَنهُ:** إنَّ رَسولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِمَجلِسَينِ في مَسجِدِهِ، فَقالَ ﷺ: كِلاهُما عَلىٰ خَيرٍ، وأحَدُهُما أفضَلُ مِن صاحِبِهِ، أمّا هٰؤُلاءِ فَيَدعونَ اللهَ ويَرغَبونَ إلَيهِ، فَإِن شاءَ أعطاهُم وإن شاءَ مَنَعَهُم، وأمّا هٰؤُلاءِ فَيَتَعَلَّمونَ الفِقهَ والعِلمَ، ويُعَلِّمونَ الجاهِلَ، فَهُم أفضَلُ. وإنَّما بُعِثتُ مُعَلِّمًا. ثُمَّ جَلَسَ فيهِم(١٤٣٧).

٢/٢

خَصائِصُ التَّعليمِ

أ: زَكاةُ العِلمِ

١٢٤٧ ـ **الإمام عليّ** ؑ: بَذلُ العِلمِ زَكاةُ العِلمِ(١٤٣٨).

١٢٤٨ ـ **عنه** ؑ: زَكاةُ العِلمِ نَشرُهُ(١٤٣٩).

١٢٤٩ ـ **عنه** ؑ: زَكاةُ العِلمِ بَذلُهُ لِمُستَحِقِّهِ وإجهادُ النَّفسِ فِي العَمَلِ بِهِ(١٤٤٠).

حدیث شریف

۱۲۴۴۔ایک روایت: میں اللہ کے اس قول (بیشک ابراہیمؑ خود ایک امت، مطیع پروردگار، اور خالص دین والے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے) کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ: ابراہیمؑ نیکیوں کے استاد تھے۔

۱۲۴۵۔عبداللہ ابن عمرو: ایک روز رسول خداؐ اپنے کسی حجرے سے نکل کر مسجد تشریف لائے تو وہاں آپ نے لوگوں کے دو گروہ دیکھے ایک گروہ قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ سے راز و نیاز میں اور دوسرا گروہ تعلیم و تعلم میں مصروف تھا آنحضرتؐ نے فرمایا: دونوں گروہ خیر پر ہیں جو قرآن مجید کی تلاوت اور خدا سے راز و نیاز کر رہا ہے اگر خدا چاہے گا تو انہیں عطا کرے گا اور اگر چاہے گا تو اپنی عطا سے محروم رکھے گا اور وہ لوگ جو تعلیم و تعلم میں مصروف ہیں اور میں بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، یہ کہہ کر آپؐ اس گروہ کے ہمراہ بیٹھ گئے۔

۱۲۴۶۔عبداللہ ابن عمرو: سے روایت ہے کہ رسول خداؐ کا گذر مسجد میں دو گروہ کے پاس سے ہوا آپؐ نے فرمایا: یہ دونوں گروہ خیر پر ہیں البتہ ایک گروہ دوسرے گروہ پر فضیلت رکھتا ہے وہ لوگ جو اللہ سے دعا اور راز و نیاز کی باتیں کر رہے ہیں اگر اللہ چاہے گا تو انہیں نوازے گا اور اگر چاہے گا تو محروم رکھے گا لیکن وہ لوگ جو فقہ اور علم حاصل کر رہے ہیں اور جاہلوں کو تعلیم دے رہے ہیں ان سے افضل ہیں اور میں بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں یہ کہہ کر آپ اس گروہ کے ہمراہ بیٹھ گئے۔

۲/۲

تعلیم کے خصوصیات

الف: علم کی زکوٰۃ

۱۲۴۷۔امام علیؑ: علم کا خرچ کرنا علم کی زکوٰۃ ہے۔

۱۲۴۸۔امام علیؑ: علم کی زکوٰۃ اس کا نشر کرنا ہے۔

۱۲۴۹۔امام علیؑ: علم کی زکوٰۃ اس کے مستحق کو تعلیم دینا اور نفس کو علم کے مطابق عمل کرنے پر آمادہ کرنا ہے۔

۱۲۵۰ ـ الإمام الباقر عليه السلام: زَكاةُ العِلمِ أن تُعَلِّمَهُ عِبادَ اللهِ(۱۴۴۱).

۱۲۵۱ ـ الإمام الصادق عليه السلام: إنَّ لِكُلِّ شَيءٍ زَكاةً وزَكاةُ العِلمِ أن يُعَلِّمَهُ أهلَهُ(۱۴۴۲).

۱۲۵۲ ـ عنه عليه السلام ـ في قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿ومِمّا رَزَقناهُم يُنفِقونَ﴾(۱۴۴۳) ـ: إنَّ مَعناهُ ومِمّا عَلَّمناهُم يَبُثّونَ(۱۴۴۴).

ب: أفضَلُ الصَّدَقَةِ

۱۲۵۳ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: أفضَلُ الصَّدَقَةِ أن يَتَعَلَّمَ المَرءُ المُسلِمُ عِلمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أخاهُ المُسلِمَ(۱۴۴۵).

۱۲۵۴ ـ عنه صلى الله عليه وآله: ما تَصَدَّقَ النّاسُ بِصَدَقَةٍ مِثلِ عِلمٍ يُنشَرُ(۱۴۴۶).

۱۲۵۵ ـ عنه صلى الله عليه وآله: مِنَ الصَّدَقَةِ أن يَتَعَلَّمَ الرَّجُلُ العِلمَ ويُعَلِّمَهُ النّاسَ(۱۴۴۷).

۱۲۵۶ ـ عنه صلى الله عليه وآله: فَضلُ عِلمِكَ تَعودُ بِهِ عَلىٰ أخيكَ الَّذي لا عِلمَ عِندَهُ صَدَقَةٌ مِنكَ عَلَيهِ(۱۴۴۸).

۱۲۵۷ ـ الإمام عليّ عليه السلام ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: لَيسَ كُلُّ ذي عَينٍ يُبصِرُ، ولا كُلُّ ذي اُذُنٍ يَسمَعُ، فَتَصَدَّقوا عَلىٰ اُولِي العُقولِ الزَّمِنَةِ(۱۴۴۹)، والأَلبابِ الحائِرَةِ بِالعُلومِ الَّتي هِيَ أفضَلُ صَدَقاتِكُم، ثُمَّ تَلا: ﴿إنَّ الَّذينَ يَكتُمونَ ما أنزَلنا مِنَ البَيِّناتِ والهُدىٰ مِن بَعدِ ما بَيَّنّاهُ لِلنّاسِ فِي الكِتابِ اُولٰئِكَ يَلعَنُهُمُ اللهُ ويَلعَنُهُمُ اللّاعِنونَ﴾(۱۴۵۰)(۱۴۵۱).

۱۲۵۰۔امام باقرؑ :علم کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو تعلیم دو۔

۱۲۵۱۔امام صادقؑ : ہرشی کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور علم کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اس کے اہل کو اس کی تعلیم دی جائے۔

۱۲۵۲۔امام صادقؑ : نے آیت شریفہ (اور جو ہم نے انہیں رزق عطا کیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں) کی تفسیر میں فرمایا: کہ اس سے مراد یہ ہیکہ جو ہم نے انہیں علم عطا کیا ہے اسے نشر کرتے ہیں۔

ب: عظیم ترین صدقہ

۱۲۵۳۔رسول خداؐ: عظیم ترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم حاصل کرے اور پھر اسے اپنے مسلمان بھائی کو تعلیم دے۔

۱۲۵۴۔رسول خداؐ: لوگوں نے نشر علم جیسا کوئی صدقہ نہیں دیا ہے۔

۱۲۵۵۔رسول خداؐ: صدقہ کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ انسان تعلیم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو تعلیم دے۔

۱۲۵۶۔رسول خداؐ: علم نہ رکھنے والے بھائی کو اپنے اضافی علم سے فائدہ پہچانا تمہاری جانب سے اسکے لئے صدقہ شمار ہوگا۔

۱۲۵۷۔امام علیؑ: سے منسوب بیان میں آیا ہے کہ: یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جب آنکھ والا دیکھتا بھی ہو اور ہر کان والا سنتا بھی ہو لہذا پریشان حال صاحبان عقل اور حیران وسرگرداں عقلوں کو اپنے علوم کا صدقہ دو جو تمہارا بہترین صدقہ ہے۔ پھر امام نے اس آیت کریم کی تلاوت فرمائی (بیشک جو لوگ ہمارے نازل کردہ بیانات اور ہدایت کو ہمارے بیان کردینے کے بعد بھی چھپاتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں)

٢ / ٣
فَوائِدُ التَّعليمِ

أ : إتقانُ العِلمِ

١٢٥٨ ـ **الإمام عليّ** عليه السلام: المالُ تَنقُصُهُ النَّفَقَةُ، والعِلمُ يَزكو عَلَى الإِنفاقِ(١٤٥٢).

١٢٥٩ ـ **الإمام الحسن** عليه السلام: عَلِّمِ النّاسَ وتَعَلَّم عِلمَ غَيرِكَ، فَتَكونَ قَد أتقَنتَ عِلمَكَ وعَلِمتَ ما لَم تَعلَم(١٤٥٣).

ب : تَزكِيَةُ العَقلِ

١٢٦٠ ـ **الإمام عليّ** عليه السلام: أعوَنُ الأَشياءِ عَلىٰ تَزكِيَةِ العَقلِ التَّعليمُ(١٤٥٤).

ج : صَدَقَةٌ جارِيَةٌ

١٢٦١ ـ **رسول الله** صلى الله عليه وآله: مَن عَلَّمَ عِلمًا فَلَهُ أجرُ مَن عَمِلَ بِهِ، لا يَـنقُصُ مِـن أجـرِ العامِلِ(١٤٥٥).

١٢٦٢ ـ **عنه** صلى الله عليه وآله: خَيرُ ما يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِن بَعدِهِ ثَلاثٌ: وَلَدٌ صالِحٌ يَدعو لَهُ، وصَدَقَةٌ تَجري يَبلُغُهُ أجرُها، وعِلمٌ يُعمَلُ بِهِ مِن بَعدِهِ(١٤٥٦).

١٢٦٣ ـ **عنه** صلى الله عليه وآله: يَجيءُ الرَّجُلُ يَومَ القِيامَةِ ولَهُ مِنَ الحَسَناتِ كَالسَّحابِ الرُّكامِ أو كَالجِبالِ الرَّواسي فَيَقولُ: يا رَبِّ، أنّىٰ لي هٰذا ولَم أعمَلها؟ فَيَقولُ: هٰذا عِلمُكَ الَّذي عَلَّمتَهُ النّاسَ يُعمَلُ بِهِ مِن بَعدِكَ(١٤٥٧).

١٢٦٤ ـ **الإمام الباقر** عليه السلام: مَن عَلَّمَ بابَ هُدًى فَلَهُ مِثلُ أجرِ مَن عَمِلَ بِهِ، ولا يُنقَصُ

۳/۲

تعلیم کے فوائد

الف: علم کی پائیداری

۱۲۵۸۔امام علیؑ: مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

۱۲۵۹۔امام حسنؑ: لوگوں کو تعلیم دو اور اپنے غیر سے علم حاصل کرو کہ اس طرح تم اپنے علم کو مستحکم کرلو گے اور جو نہیں جانتے اسے جان لوگے۔

ب: عقل کی رشد

۱۲۶۰۔امام علیؑ: تعلیم عقل کی رشد کے لئے بہترین مددگار ہے۔

ج: صدقۂ جاریہ

۱۲۶۱۔رسول خداؐ: جو کسی کو تعلیم دیتا ہے اسکے لئے اس پر عمل کرنے والے کا ثواب ہے اور عمل کرنے والے کا ثواب کم نہیں ہوسکتا۔

۱۲۶۲۔رسول خداؐ: انسان اپنے بعد تین بہترین چیزیں یادگار کے طور پر چھوڑ جاتا ہے نیک اور صالح فرزند جو اس کے لئے دعائے خیر کرتا ہے، صدقہ جاریہ کہ جس کا ثواب اسے پہنچتا ہے اور علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا ہے۔

۱۲۶۳۔رسول خداؐ: قیامت کے دن ایک شخص اس طرح وارد ہوگا کہ اس کے حسنات تہ بتہ بادلوں یا سر بفلک پہاڑوں کے مانند ہونگے وہ کہے گا۔ پالنے والے! یہ میری نیکیاں ہیں! مگر میں نے تو انہیں انجام ہی نہیں دیا تھا؟ آواز آئے گی۔ یہ تیرا وہ علم ہے جسے تو نے دوسروں کو تعلیم دیا تھا کہ جس پر تیرے بعد عمل کیا گیا ہے۔

۱۲۶۴۔امام باقرؑ: جو شخص ہدایت کا ایک باب تعلیم کرے وہ اس پر عمل کرنے والے کے مانند ثواب کا حقدار ہے۔ اور عاملین کے اجر و ثواب میں ذرہ برابر کمی واقع نہیں ہوتی اور جو شخص گمراہی کا ایک باب دوسروں کو سکھاتا

أُولئِكَ مِن أُجورِهِم شَيئًا. ومَن عَلَّمَ بابَ ضَلالٍ كانَ عَلَيهِ مِثلُ أوزارِ مَـن عَمِلَ بِهِ، ولا يُنقَصُ أُولئِكَ مِن أوزارِهِم شَيئًا[١٤٥٨].

١٢٦٥ ـ أبو بَصير: سَمِعتُ أبا عَبدِاللهِ عليه السلام يَقولُ: مَن عَلَّمَ خَيرًا فَلَهُ مِثلُ أجرِ مَن عَمِلَ بِهِ، قُلتُ: فَإِن عَلَّمَهُ غَيرَهُ يَجري ذٰلِكَ لَهُ؟ قالَ: إن عَلَّمَهُ النّاسَ كُلَّهُم جَرىٰ لَهُ، قُلتُ: فَإِن ماتَ؟ قالَ: وإن ماتَ[١٤٥٩].

د: إستِغفارُ كُلِّ شَيءٍ

١٢٦٦ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: مُعَلِّمُ الخَيرِ يَستَغفِرُ لَهُ كُلُّ شَيءٍ حَتَّى الحيتانُ فِي البَحرِ[١٤٦٠].

١٢٦٧ ـ عنه صلى الله عليه وآله: إنَّ مُعَلِّمَ الخَيرِ يَستَغفِرُ لَهُ دَوابُّ الأَرضِ وحيتانُ البَحرِ وكُلُّ ذي روحٍ فِي الهَواءِ وجَميعُ أهلِ السَّماءِ والأَرضِ، وإنَّ العالِمَ والمُتَعَلِّمَ فِي الأَجرِ سَواءٌ يَأتِيانِ يَومَ القِيامَةِ كَفَرَسَي رِهانٍ يَزدَحِمانِ[١٤٦١].

١٢٦٨ ـ الإمام الصادق عليه السلام: مُعَلِّمُ الخَيرِ يَستَغفِرُ لَهُ دَوابُّ الأَرضِ وحيتانُ البُحورِ وكُلُّ صَغيرَةٍ وكَبيرَةٍ في أرضِ اللهِ وسَمائِهِ[١٤٦٢].

هـ: صَلَواتُ كُلِّ شَيءٍ

١٢٦٩ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: الخَلقُ كُلُّهُم يُصَلّونَ عَلىٰ مُعَلِّمِ الخَيرِ (حَتّىٰ حيتانُ البَحرِ)[١٤٦٣].

١٢٧٠ ـ عنه صلى الله عليه وآله: إنَّ اللهَ ومَلائِكَتَهُ وأهلَ سَماواتِهِ وأرَضيهِ والنّونَ فِي البَحرِ يُصَلّونَ عَلَى الَّذينَ يُعَلِّمونَ النّاسَ الخَيرَ[١٤٦٤].

٢ / ٤

فَضلُ المُعَلِّمِ

١٢٧١ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: اللّٰهُمَّ اغفِر لِلمُعَلِّمينَ ـ ثَلاثًا ـ، وأطِل أعمارَهُم، وبارِك لَهُم

ہے اس پر جتنے عمل کرنے والے ہیں ان کے بھی گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال دیا جائیگا۔ اور خود ان کے بوجھ اور گناہوں میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوسکتی۔

۱۲۶۵۔ ابو بصیر: میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے سنا ہے: جو شخص کسی کو کار خیر کی تعلیم دے اس کو اس پر عمل کرنے والے کا ثواب ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا مولیٰ: اگر وہ یعنی کسی اور کو تعلیم دے تو کیا اس کا اجر و ثواب جاری رہے گا؟ امامؑ نے فرمایا: اگر وہ تمام انسانوں کو اسکی تعلیم دے پھر بھی اس کا یہ ثواب جاری رہیگا۔ میں نے کہا: پس اگر اسکو موت آجائے؟ فرمایا چاہے موت ہی آجائے۔

د: ہر شی کا استغفار کرنا

۱۲۶۶۔ رسول خداؐ: نیکیوں کی تعلیم دینے والے کے لئے کائنات کی ہر شی حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں۔

۱۲۶۷۔ رسول خداؐ: بیشک نیکی کی تعلیم دینے والے کے لئے روئے زمین کے تمام چوپائے۔ سمندر کی مچھلیاں، فضاؤں میں ہر ذی روح اور آسمان و زمین کی دیگر ساری مخلوقات استغفار کرتی ہیں شاگرد اور استاد دونوں اجر و ثواب میں برابر ہیں اور اس طرح میدان حشر میں وارد ہونگے جس طرح میدان مسابقہ میں سبقت لے جانے والے دو گھوڑے ایک ساتھ نشان تک پہنچتے ہیں۔

۱۲۶۸۔ امام صادقؑ: نیکیوں کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے روئے زمین کے تمام چوپائے، سمندر کی مچھلیاں اور اللہ کی زمین و آسمان میں موجود ہر چھوٹی بڑی شی استغفار کرتی ہے۔

ھ: ہر شی کا درود بھیجنا

۱۲۶۹۔ رسول خداؐ: ساری مخلوقات (حتیٰ سمندر کی مچھلیاں) نیکی کی تعلیم دینے والے پر درود بھیجتی ہیں۔

۱۲۷۰۔ رسول خداؐ: بیشک اللہ اس کے ملائکہ، زمینوں اور آسمانوں کے رہنے والے اور سمندر کی مچھلیاں ان لوگوں پر درود بھیجتی ہیں جو دوسروں کو نیکیوں کی تعلیم دیتے ہیں۔

۱۴/۲ استاد کی فضیلت

۱۲۷۱۔ رسول خداؐ: نے تین بار ارشاد فرمایا: پروردگارا! معلمین کی مغفرت فرما، ان کی عمر طولانی اور ان کی

في كَسبِهِم(١٤٦٥).

١٢٧٢ ـ عنه ﷺ: الدُّنيا مَلعونَةٌ ؛ مَلعونٌ ما فيها إلّا ذِكرَ اللهِ وما والاهُ أو مُعَلِّمٌ أو مُتَعَلِّمٌ(١٤٦٦).

١٢٧٣ ـ عنه ﷺ: ألا اُخبِرُكُم عَنِ الأَجوَدِ الأَجوَدِ ؟ اللهُ الأَجوَدُ [الأَجوَدُ]، وأنَا أجوَدُ وُلدِ آدَمَ، وأجوَدُهُم مِن بَعدي رَجُلٌ عَلِمَ عِلمًا فَنَشَرَ عِلمَهُ، يُبعَثُ يَومَ القِيامَةِ اُمَّةً واحِدَةً، ورَجُلٌ جادَ بِنَفسِهِ في سَبيلِ اللهِ حَتّىٰ يُقتَلَ(١٤٦٧).

١٢٧٤ ـ عنه ﷺ: إذا قالَ المُعَلِّمُ لِلصَّبِيِّ : قُل بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحيمِ، فَقالَ الصَّبِيُّ : بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحيمِ، كَتَبَ اللهُ بَراءَةً لِلصَّبِيِّ وبَراءَةً لِأَبَوَيهِ وبَراءَةً لِلمُعَلِّمِ(١٤٦٨).

١٢٧٥ ـ عنه ﷺ: تَعليمُ العِلمِ كَفّارَةُ الكَبائِرِ(١٤٦٩).

١٢٧٦ ـ عنه ﷺ: إذا تَعَلَّمتَ بابًا مِنَ العِلمِ كانَ خَيرًا لَكَ مِن أن تُصَلِّيَ ألفَ رَكعَةٍ تَطَوُّعًا مُتَقَبَّلَةً، وإذا عَلَّمتَ النّاسَ، عُمِلَ بِهِ أو لَم يُعمَل بِهِ، فَهُوَ خَيرٌ لَكَ مِن ألفِ رَكعَةٍ تُصَلّيها تَطَوُّعًا مُتَقَبَّلَةً(١٤٧٠).

١٢٧٧ ـ عنه ﷺ: مَن جاءَ مَسجِدي هٰذا لَم يَأتِهِ إلّا لِخَيرٍ يَتَعَلَّمُهُ أو يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنزِلَةِ المُجاهِدِ في سَبيلِ اللهِ، ومَن جاءَ لِغَيرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنزِلَةِ الرَّجُلِ يَنظُرُ إلىٰ مَتاعِ غَيرِهِ(١٤٧١).

١٢٧٨ ـ عنه ﷺ: الغُدُوُّ والرَّواحُ في تَعَلُّمِ العِلمِ أفضَلُ عِندَ اللهِ مِنَ الجِهادِ في سَبيلِ اللهِ ﷻ(١٤٧٢).

١٢٧٩ ـ عنه ﷺ: أشَدُّ مِن يُتمِ اليَتيمِ الَّذي انقَطَعَ عَن اُمِّهِ وأبيهِ، يُتمُ يَتيمٍ انقَطَعَ عَن إمامِهِ

روزی میں برکت عنایت فرما۔

۱۲۷۲۔ رسول خداؐ: ذکر خدا، کے شیدائی، معلم، اور طالب کے سوا دنیا اور دنیا کی ساری چیزیں قابل نفرین ہیں۔

۱۲۷۳۔ رسول خداؐ: کیا میں تمہیں سب سے بڑے سخی سے آگاہ نہ کروں؟ اللہ سب سے بڑا سخی ہے اور میں اولاد آدم میں سب سے بڑا سخی ہوں اور میرے بعد لوگوں میں سب سے بڑا سخی وہ شخص ہے جو علم حاصل کر کے دوسروں کے درمیان نشر کرتا ہے ایسا شخص قیامت کے دن ایک پوری امت کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا۔ اور (اسی طرح سب سے بڑا سخی) وہ شخص ہے جو راہ خدا میں اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے یہاں تک قتل کر دیا جاتا ہے۔

۱۲۷۴۔ رسول خداؐ: جب استاد بچے سے کہتا ہے کہو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بچہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو خداوند متعال اس بچے کے لئے اور اس کے ماں باپ کے لئے اور اس کے استاد کے لئے (جہنم سے) نجات کا پروانہ لکھ دیتا ہے۔

۱۲۷۵۔ رسول خداؐ: علم کی تعلیم دینا گناہان کبیرہ کا کفارہ ہے۔

۱۲۷۶۔ رسول خداؐ: اگر تم نے علم کا ایک باب سیکھ لیا تو یہ تمہارے لئے ہزار رکعت مقبول مستحبی نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر لوگوں کو تعلیم دی تو اس پر عمل ہو یا نہ ہو یہ بھی تمہارے لئے ہزار رکعت مستحبی مقبول نمازوں سے بہتر ہے۔

۱۲۷۷۔ رسول خداؐ: جو شخص میری اس مسجد میں آیا ہے، وہ نہیں آیا مگر یہ کہ کوئی نیکی سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے ہو تو راہ خدا میں جہاد کرنے والے مجاہد کے مانند ہے اور جو اس کے علاوہ کسی غرض سے حاضر ہوتا ہے وہ اس شخص کے مانند ہے جو دوسروں کے مال و متاع کا نظارہ کرتا ہے۔

۱۲۷۸۔ رسول خداؐ: صبح و شام تعلیم حاصل کرنے میں مصروف رہنا خدا کے نزدیک راہ خدا میں جہاد کرنے سے افضل ہے۔

۱۲۷۹۔ رسول خداؐ: ماں باپ سے بچھڑ جانے والے یتیم سے زیادہ یتیم وہ شخص ہے جو اپنے امام سے بچھڑ گیا ہے اور اس تک پہنچنے پر قادر نہیں ہے اور اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ جس مسئلہ میں وہ مبتلا ہے اس میں دین و شریعت کا کیا حکم ہے؟

ولا يَقدِرُ عَلَى الوُصولِ إلَيهِ ولا يَدري كَيفَ حُكمُهُ فيما يُبتَلىٰ بِهِ مِن شَرائِعِ دينِهِ. ألا فَمَن كانَ مِن شيعَتِنا عالِمًا بِعُلومِنا وهٰذَا الجاهِلُ بِشَريعَتِنَا المُنقَطِعُ عَن مُشاهَدَتِنا يَتيمٌ في حِجرِهِ، ألا فَمَن هَداهُ وأرشَدَهُ وعَلَّمَهُ شَريعَتَنا كانَ مَعَنا فِي الرَّفيقِ الأَعلىٰ(١٤٧٣).

١٢٨٠ ـ **الإمام عليّ** ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: إذا كانَ الآباءُ هُمُ السَّبَبَ فِي الحَياةِ، فَمُعَلِّمُو الحِكمَةِ والدّينِ هُمُ السَّبَبُ في جَودَتِها(١٤٧٤).

١٢٨١ ـ **عنه** ﷺ: مَن كانَ مِن شيعَتِنا عالِمًا بِشَريعَتِنا فَأَخرَجَ ضُعَفاءَ شيعَتِنا مِن ظُلمَةِ جَهلِهِم إلىٰ نورِ العِلمِ الَّذي حَبَوناهُ بِهِ جاءَ يَومَ القِيامَةِ وعَلىٰ رَأسِهِ تاجٌ مِن نورٍ يُضيءُ لِأَهلِ جَميعِ العَرَصاتِ، وحُلَّةٌ لا يُقَوَّمُ لِأَقَلِّ سِلكٍ مِنهَا الدُّنيا بِحَذافيرِها، ثُمَّ يُنادي مُنادٍ: يا عِبادَ اللهِ، هٰذا عالِمٌ مِن تَلامِذَةِ بَعضِ عُلَماءِ آلِ مُحَمَّدٍ، ألا فَمَن أخرَجَهُ فِي الدُّنيا مِن حَيرَةِ جَهلِهِ فَليَتَشَبَّث بِنورِهِ لِيُخرِجَهُ مِن حَيرَةِ ظُلمَةِ هٰذِهِ العَرَصاتِ إلىٰ نُزَهِ الجِنانِ، فَيَخرُجُ كُلُّ مَن كانَ عَلَّمَهُ فِي الدُّنيا خَيرًا، أو فَتَحَ عَن قَلبِهِ مِنَ الجَهلِ قُفلًا، أو أوضَحَ لَهُ عَن شُبهَةٍ(١٤٧٥).

١٢٨٢ ـ **الإمام الباقر** ﷺ: إنَّ الَّذي يُعَلِّمُ العِلمَ مِنكُم لَهُ أجرٌ مِثلُ أجرِ المُتَعَلِّمِ ولَهُ الفَضلُ عَلَيهِ، فَتَعَلَّمُوا العِلمَ مِن حَمَلَةِ العِلمِ، وعَلِّموهُ إخوانَكُم كَما عَلَّمَكُموهُ العُلَماءُ(١٤٧٦).

١٢٨٣ ـ **عيسى** ﷺ: مَن عَلِمَ وعَمِلَ وعَلَّمَ، عُدَّ فِي المَلَكوتِ الأَعظَمِ عَظيمًا(١٤٧٧).

١٢٨٤ ـ **الحَسَن**: سُئِلَ رَسولُ اللهِ ﷺ عَن رَجُلَينِ كانا في بَني إسرائيلَ: أحَدُهُما كانَ عالِمًا يُصَلِّي المَكتوبَةَ ثُمَّ يَجلِسُ فَيُعَلِّمُ النّاسَ الخَيرَ، والآخَرُ يَصومُ النَّهارَ

یادرکھو کہ ہمارے شیعوں میں جو شخص ہمارے علوم سے آگاہ ہے وہ اس شخص کا سرپرست ہے جو ہماری شریعت سے جاہل اور ہماری زیارت سے محروم ہے دیکھو جو شخص اسکی ہدایت اور راہنمائی اور اسے ہماری شریعت سے آگاہ کریگا تو وہ ملاء اعلیٰ میں ہمارے ساتھ ہوگا۔

۱۲۸۰۔ امام علیؑ: سے منسوب بیان میں آیا ہے کہ اگر آباء سبب حیات ہیں تو معلمین دین و حکمت اور اسکی حسین زندگی کا سبب ہیں۔

۱۲۸۱۔امام علیؑ: جو شخص ہمارے شیعوں میں سے ہماری شریعت سے واقف ہے اور ہمارے کمزور شیعوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر ہمارے عطا کردہ علم کی روشنی کی طرف لے آئے تو قیامت کے دن اس طرح وارد میدان محشر ہوگا کہ اس کے سر پر نور کا ایک تاج ہوگا جو سارے محشر والوں کو روشن کردے گا اور اس کے جسم پر ایک ایسا حلّہ ہوگا کہ دنیا اور اسکی ساری نفیس چیزیں اس کے ایک دھاگے کی قیمت کے برابر نہیں ہیں پھر منادی ندا دے گا اے اللہ کے بندوں یہ شخص علمائے آل محمد کے بعض شاگردوں میں سے ایک عالم ہے آگاہ ہو جاؤ اس شخص نے دنیا میں جس کو بھی جہالت و نادانی کی حیرانی و پریشانی سے باہر نکالا ہے وہ اس کے نور کی کرنوں سے اپنے دامن کو بھر لے تاکہ میدان محشر کی تاریکی سے نکل کر باغ بہشت میں پہنچ جائے پس جس نے بھی دنیا میں اس سے کار خیر حاصل کیا ہے یا جس کے دل سے اس نے جہالت کا قفل کھولا ہے یا کسی شبہہ کو دور کیا ہے وہ میدان محشر سے گذر جائے گا۔

۱۲۸۲۔امام باقرؑ: جو شخص تم میں سے کسی کو علم کی تعلیم دیتا ہے اسے طالب علم کے برابر اجر ملتا ہے بلکہ اس سے زیادہ کا مستحق ہو جاتا ہے لہذا صاحبان علم سے علم حاصل کرو اور اسے اپنے بھائیوں کو تعلیم دو جس طرح علماء نے تمہیں اسکی تعلیم دی ہے۔

۱۲۸۳۔حضرت عیسیٰؑ: جس نے علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا اور دوسروں کو تعلیم دی تو اسے ملکوت اعظم میں ''عظیم'' شمار کیا جائے گا۔

۱۲۸۴۔حسن: رسول خداؐ سے بنی اسرائیل کے دو افراد کے بارے میں سوال کیا گیا جن میں ایک عالم تھا جو نماز واجب پڑھکر لوگوں کو نیکیوں کی تعلیم دینے میں مصروف ہو جاتا تھا اور دوسرا دن بھر روزہ رکھتا اور راتوں کو عبادت کرتا تھا۔ان دونوں میں کون افضل ہے: آپ نے فرمایا، وہ عالم جو کہ صرف واجب نماز پڑھ کر تعلیم

ويَقومُ اللَّيلَ، أيُّهُما أفضَلُ ؟ قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: فَضلُ هٰـذَا العـالِمِ الَّـذي يُصَلّي المَكتوبَةَ ثُمَّ يَجلِسُ فَيُعَلِّمُ النّاسَ عَلَى العابِدِ الَّذي يَـصومُ النَّـهارَ ويَقومُ اللَّيلَ كَفَضلي عَلىٰ أدناكُم رَجُلًا[١٤٧٨].

٥/٢

النَّوادِر

١٢٨٥ ـ رسول الله ﷺ: تَعَلَّموا العِلمَ وعَلِّموهُ النّاسَ[١٤٧٩].

١٢٨٦ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ عزّ وجلّ رَفيقٌ يُحِبُّ الرِّفقَ فِي الأَمرِ كُلِّهِ، ويُحِبُّ كُلَّ قَلبٍ خاشِعٍ حَزينٍ رَحيمٍ، يُعَلِّمُ النّاسَ الخَيرَ ويَدعو إلىٰ طاعَةِ اللهِ[١٤٨٠].

١٢٨٧ ـ عنه ﷺ: يا عَلِيُّ، مِن صِفاتِ المُؤمِنِ أن يَكونَ... ضِحكُهُ تَبَسُّمًا، واجتِماعُهُ تَعَلُّمًا، مُذَكِّرُ الغافِلِ، مُعَلِّمُ الجاهِلِ[١٤٨١].

١٢٨٨ ـ عنه ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِعَلِيٍّ عليه السلام ـ: ثَلاثٌ مِن حَقائِقِ الإِيمانِ: الإِنفاقُ مِـنَ الإِقتارِ، وإنصافُكَ النّاسَ مِن نَفسِكَ، وبَذلُ العِلمِ لِلمُتَعَلِّمِ[١٤٨٢].

١٢٨٩ ـ الإمام عليّ عليه السلام ـ في صِفَةِ المُؤمِنِ ـ: لا يَخرُقُ بِهِ فَرَحٌ، ولا يَطيشُ بِهِ مَرَحٌ، مُذَكِّرٌ لِلعالِمِ، مُعَلِّمٌ لِلجاهِلِ[١٤٨٣].

١٢٩٠ ـ عنه عليه السلام: شُكرُ العالِمِ عَلىٰ عِلمِهِ أن يَبذِلَهُ لِمَن يَستَحِقُّهُ[١٤٨٤].

١٢٩١ ـ عنه عليه السلام: مِلاكُ العِلمِ نَشرُهُ[١٤٨٥].

١٢٩٢ ـ عنه عليه السلام: جَمالُ العِلمِ نَشرُهُ، وثَمَرَتُهُ العَمَلُ بِهِ، وصِيانَتُهُ وَضعُهُ في أهلِهِ[١٤٨٦].

١٢٩٣ ـ عنه عليه السلام: شُكرُ العالِمِ عَلىٰ عِلمِهِ عَمَلُهُ بِهِ وبَذلُهُ لِمُستَحِقِّهِ[١٤٨٧].

دینے بیٹھ جاتا ہے وہ اس عابد (جو دنوں کو روزہ رکھتا ہے اور راتوں کو نمازوں میں مشغول ہو جاتا ہے) سے افضل ہے جس طرح مجھے تم میں ادنی ترین شخص پر فضیلت حاصل ہے۔

۵/۲

نادر اقوال

۱۲۸۵۔ رسول خداؐ: علم حاصل کرو اور اسے دوسروں کو تعلیم دو۔

۱۲۸۶۔ رسول خداؐ: اللہ مہربان ہے وہ ہر امر میں مہربانی کو پسند کرتا ہے اور ہر اس دل کو محبوب رکھتا ہے جو خاشع ومحزون اور مہربان ہے اور لوگوں کو خیر کی تعلیم اور طاعت خدا کی دعوت دیتا ہے۔

۱۲۸۷۔ رسول خداؐ: اے علیؑ مومن کے صفات میں سے یہ بھی ہے کہ... اسکی ہنسی صرف مسکراہٹ ہے، اور اجتماع اسکا کچھ سیکھنے کے لئے ہوتا ہے، غافل کو متنبہ اور جاہل کو سکھاتا رہتا ہے۔

۱۲۸۸۔ رسول خداؐ: نے حضرت علیؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تین چیزیں حقائق ایمان میں سے ہیں: تنگدستی میں انفاق کرنا، لوگوں سے عدل وانصاف کا سلوک کرنا علم حاصل کرنے والے کو تعلیم دینا۔

۱۲۸۹۔ امام علی علیہ السلام: صفات مومن کے سلسلہ میں خوشحالی اسے احمق نہیں بنا سکتی، خوشی وشادمانی اسے نادان نہیں بنا سکتی، وہ عالم گویا دہانی کرنے والا جاہل کو تعلیم دینے والا ہوتا ہے۔

۱۲۹۰۔ امام علیؑ: عالم کیلئے علم شکریہ یہ ہے کہ اس کے مستحق کو تعلیم دے۔

۱۲۹۱۔ امام علیؑ: علم کا معیار اس کا نشر کرنا ہے۔

۱۲۹۲۔ امام علیؑ: علم کا جمال اسکا نشر کرنا، اس کا ثمرہ اس پر عمل کرنا اور اس کی حفاظت اس کے اہل کے سپرد کرنا ہے۔

۱۲۹۳۔ امام علیؑ: عالم کا اپنے علم پر شکریہ یہ ہے کہ علم کے مطابق عمل کرے اور اسے اس کے مستحق کو تعلیم دے۔

١٢٩٤ ـ الإمام الكاظم عليه السلام ـ في وَصِيَّتِهِ لِهشامِ بنِ الحَكَمِ ـ: يا هِشامُ، تَعَلَّم مِنَ العِلمِ ما جَهِلتَ، وعَلِّمِ الجاهِلَ مِمّا عُلِّمتَ[١٤٨٨].

١٢٩٥ ـ لقمان عليه السلام: يا بُنَيَّ، تَعَلَّم مِنَ العُلَماءِ ما جَهِلتَ، وعَلِّمِ النّاسَ ما عَلِمتَ[١٤٨٩].

١٢٩٦ ـ الإمام الصادق عليه السلام: العِلمُ (الـ)مَصونُ كَالسِّراجِ المُطبَقِ عَلَيهِ[١٤٩٠].

۱۲۹۴۔امام کاظمؑ: ہشام بن حکم کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے ہشام: علم میں سے جو نہیں جانتے ہو سیکھو اور جو کچھ سیکھا ہے اسے جاہل کو تعلیم دو۔

۱۲۹۵۔لقمان حکیم اے میرے بیٹے جس چیز کو نہیں جانتے اسے علماء سے سیکھو۔ اور جو جانتے ہو اسے دوسروں کو تعلیم دو۔

۱۲۹۶۔امام صادقؑ: علم کو اس طرح محفوظ رکھا گیا ہے جس طرح چراغ کو سرپوش سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

الفصل الثّالث

آدابُ التَّعليمِ

٣ / ١

الإخلاص

١٢٩٧ ـ رسول الله ﷺ: العالِمُ إذا أرادَ بِعِلمِهِ وَجهَ اللهِ عزّ وجلّ هابَهُ كُلُّ شَيءٍ، وإذا أرادَ بِعِلمِهِ أن يَكنِزَ بِهِ الكُنوزَ هابَ مِن كُلِّ شَيءٍ[١٤٩١].

١٢٩٨ ـ الإمام عليّ عليه السلام: أخلِص للهِ عَمَلَكَ وعِلمَكَ وحُبَّكَ وبُغضَكَ وأخذَكَ وتَركَكَ وكَلامَكَ وصَمتَكَ[١٤٩٢].

١٢٩٩ ـ عنه عليه السلام: طوبىٰ لِمَن أخلَصَ للهِ عِلمَهُ وعَمَلَهُ، وحُبَّهُ وبُغضَهُ، وأخذَهُ وتَركَهُ، وكَلامَهُ وصَمتَهُ[١٤٩٣].

١٣٠٠ ـ عنه عليه السلام: أفضَلُ العِلمِ ما أُخلِصَ فيهِ[١٤٩٤].

تیسری فصل

آداب تعلیم

۳/۱

اخلاص

۱۲۹۷۔ رسول خداؐ: عالم جب اپنے علم کے ذریعہ خوشنودیٔ خدا کا خواہاں ہوتا ہے تو اس سے ہر شی خوف کھاتی ہے اور جب وہ اپنے علم کے ذریعہ مال و دولت ذخیرہ کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ خود ہر شی سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

۱۲۹۸۔ امام علیؑ: اپنا عمل، علم، محبت، عداوت، لینا، ترک کرنا گفتگو اور خاموشی اللہ کے لئے خالص کر دو۔

۱۲۹۹۔ امام علیؑ: خوش نصیب وہ شخص ہے جس نے عمل، علم، محبت، عداوت، لینا ترک کرنا، گفتگو اور خاموشی کو اللہ کے لئے خالص کر لیا ہے۔

۱۳۰۰۔ امام علیؑ: بہترین علم وہ ہے جس میں اخلاص برتا گیا ہے۔

٣ / ٢
المُواساةُ بَينَ المُتَعَلِّمينَ

١٣٠١ ـ رسول الله ﷺ: أبعَدُ الخَلقِ مِنَ اللهِ رَجُلانِ: رَجُلٌ يُجالِسُ الأُمَراءَ فَما قالوا مِن جَورٍ صَدَّقَهُم عَلَيهِ، ومُعَلِّمُ الصِّبيانِ لا يُواسي بَينَهُم ولا يُراقِبُ اللهَ فِي اليَتيمِ(١٤٩٥).

١٣٠٢ ـ الإمام الصادق عليه السلام ـ في قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿ولا تُصَعِّر خَدَّكَ لِلنّاسِ﴾ ـ: لِيَكُنِ النّاسُ عِندَكَ فِي العِلمِ سَواءً(١٤٩٦).

٣ / ٣
تَوقيرُ المُتَعَلِّمِ

١٣٠٣ ـ رسول الله ﷺ: وَقِّروا مَن تُعَلِّمونَهُ العِلمَ(١٤٩٧).

٣ / ٤
التَّواضُعُ لِلمُتَعَلِّمِ

١٣٠٤ ـ صَنَعَ عيسىٰ عليه السلام لِلحَوارِيّينَ طَعامًا فَلَمّا أكَلوا وَضّاهُم بِنَفسِهِ، وقالوا: يا روحَ اللهِ، نَحنُ أولىٰ أن نَفعَلَهُ مِنكَ. قالَ: إنَّما فَعَلتُ هٰذا لِتَفعَلوهُ بِمَن تُعَلِّمونَ(١٤٩٨).

١٣٠٥ ـ الإمام عليّ عليه السلام: مَن تَواضَعَ لِلمُتَعَلِّمينَ وذَلَّ لِلعُلَماءِ سادَ بِعِلمِهِ(١٤٩٩).

۳/۲

شاگردوں کے درمیان مساوات

۱۳۰۱۔رسول خداؐ: دوقسم کے لوگ خدا سے بہت دور ہیں ایک وہ شخص جو حاکموں کی بزم میں بیٹھتا ہے اور ان کی ہر ظالمانہ گفتگو کی تصدیق کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو بچوں کو تعلیم دیتا ہے لیکن ان کے درمیان مساوات برقرار نہیں رکھتا اور نہ ہی یتیم کے سلسلے میں خدا کو حاضر و ناظر سمجھتا ہے۔

۱۳۰۲۔امام صادقؑ: اللہ کے اس قول (اور لوگوں سے متکبرانہ انداز سے نہ ملو) کے سلسلے میں فرماتے ہیں یعنی تمہارے نزدیک تعلیم حاصل کرنے والوں کو برابر ہونا چاہیئے۔

۳/۳

شاگرد کا احترام

۱۳۰۳۔رسول خداؐ: جس کو تعلیم دے رہے ہو اسکا احترام کرو۔

۳/۴

شاگرد کے لئے انکساری

۱۳۰۴۔حضرت عیسیٰؑ: نے اپنے حواریوں کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ کھانے سے فارغ ہو گئے تو حضرت عیسیٰؑ نے خود ان کے ہاتھ دھلائے حواریوں نے کہا اے روح خدا! آپکی نسبت ہم اس کام کے زیادہ مستحق ہیں حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا میں نے یہ کام اسلئے انجام دیا تاکہ تم لوگ بھی جس کو تعلیم دو اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرو۔

۱۳۰۵۔امام علیؑ: جو شاگردوں کیلیے تواضع اور علماء کیلیے خاکساری کرے گا۔اس کا علم پھیلے گا۔

١٣٠٦ ـ الإمام الصادق عليه السلام: أُطلُبُوا العِلمَ وتَزَيَّنوا مَعَهُ بِالحِلمِ والوَقارِ، وتَواضَعوا لِمَن تُعَلِّمونَهُ العِلمَ(١٥٠٠).

٣ / ٥

الرِّفق

١٣٠٧ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: لينوا لِمَن تُعَلِّمونَ ولِمَن تَتَعَلَّمونَ مِنهُ(١٥٠١).

١٣٠٨ ـ عنه صلى الله عليه وآله: عَلِّموا ويَسِّروا، عَلِّموا ويَسِّروا ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ وإذا غَضِبتَ فَاسكُت ـ مَرَّتَينِ ـ(١٥٠٢).

١٣٠٩ ـ عنه صلى الله عليه وآله: إنَّ اللهَ لَم يَبعَثني مُعَنِّتًا ولا مُتَعَنِّتًا، ولٰكِن بَعَثَني مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا(١٥٠٣).

١٣١٠ ـ عنه صلى الله عليه وآله: عَلِّموا ولا تُعَنِّفوا، فَإِنَّ المُعَلِّمَ خَيرٌ مِنَ المُعَنِّفِ(١٥٠٤)(١٥٠٥).

١٣١١ ـ ابنُ عبّاس: إنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قالَ: عَلِّموا ويَسِّروا ولا تُعَسِّروا(١٥٠٦).

١٣١٢ ـ مُعاوِيَةُ بنُ الحَكَمِ السُّلَمِيّ: بَينا أنَا اُصَلّي مَعَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إذ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ القَومِ، فَقُلتُ: يَرحَمُكَ اللهُ، فَرَماني القَومُ بِأَبصارِهِم، فَقُلتُ: واثُكلَ اُمِّياه، ما شَأنُكُم تَنظُرونَ إلَيَّ؟ فَجَعَلوا يَضرِبونَ بِأَيديهِم عَلىٰ أفخاذِهِم، فَلَمّا رَأَيتُهُم يُصَمِّتونَني، لٰكِنّي سَكَتُّ. فَلَمّا صَلّىٰ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَبِأَبي هُوَ واُمّي، ما رَأَيتُ مُعَلِّمًا قَبلَهُ ولا بَعدَهُ أحسَنَ تَعليمًا مِنهُ! فَوَاللهِ، ما كَهَرَني ولا ضَرَبَني ولا شَتَمَني، قالَ: إنَّ هٰذِهِ الصَّلاةَ لا يَصلُحُ فيها شَيءٌ مِن كَلامِ النّاسِ؛ إنَّما هُوَ التَّسبيحُ والتَّكبيرُ وقِراءَةُ القُرآنِ(١٥٠٧).

۱۳۰۶۔امام صادقؑ: علم حاصل کرواور اس کے ساتھ اپنے آپ کو بردباری اور وقار سے بھی آراستہ کرو اور جس کو تعلیم دے رہے ہواس کیلئے متواضع رہو۔

۳/۵

نرمی

۱۳۰۷۔رسول خداؐ: جسے تعلیم دے رہے ہواور جس سے تعلیم حاصل کر رہے ہواس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔

۱۳۰۸۔رسول خداؐ: سیکھواور آسان بناؤ، سیکھواور آسان بناؤ (تین بار کہا) اور جب تمہیں غصہ آجائے تو خاموش ہو جاؤ (دوبار فرمایا)

۱۳۰۹۔رسول خداؐ: اللہ تعالیٰ نے مجھے بدمزاج اور سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے بلکہ مجھے معلم اور نرمی و مہربانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۱۳۱۰۔رسول خداؐ: تعلیم دو مگر سختی سے کام نہ لو کیونکہ معلم سختی کرنے والے شخص سے بہتر ہوتا ہے۔

۱۳۱۱۔ابن عباس پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا تعلیم دواور نرمی سے کام لو سختی سے کام نہ ہو۔

۱۳۱۲۔معاویہ بن حکم سلمی: جب میں رسول خداؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اچانک نمازیوں میں ایک شخص کو چھینک آئی میں نے کہا: یرحمک اللہ (خدا تم پر رحم کرے) سارے لوگ مجھے ترچھی نگاہوں سے دیکھنے لگے میں نے کہا: میری ماں میرے ماتم میں بیٹھے آخر تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو میری طرف اس طرح سے دیکھ رہے ہو، یہ سننا تھا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دئے، میں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا جیسے ہی جناب رسول خداؐ (میرے ماں باپ ان پر فدا ہو جائیں کہ ان سے پہلے میں نے نہ کوئی ایسا معلم دیکھا ہے اور نہ ہی ان کے بعد کوئی ایسا تعلیم دینے والا آئے گا) نماز سے فارغ ہوئے خدا کی قسم نہ مجھے جھڑکا، نہ مجھے مارا اور نہ ہی مجھے برا بھلا کہا پس اتنا فرمایا کہ اس نماز میں لوگوں کے لئے کوئی بھی کلام کرنا صحیح نہیں ہے نماز صرف تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن ہے۔

١٣١٣ ـ الإمام عليّ عليه السلام: لا تُكثِرِ العِتابَ فَإِنَّهُ يورِثُ الضَّغينَةَ ويَجُرُّ إلَى البِغضَةِ، واستَعتِب مَن رَجَوتَ إعتابَهُ[١٥٠٨].

١٣١٤ ـ عنه عليه السلام: عَلَى العالِمِ إذا عَلَّمَ أن لا يُعَنِّفَ، وإذا عُلِّمَ أن لا يَأنَفَ[١٥٠٩][١٥١٠].

٦ / ٣

بَذلُ العِلمِ لِمُستَحِقِّهِ ومَنعُهُ مِن غَيرِ أهلِهِ

١٣١٥ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: آفَةُ العِلمِ النِّسيانُ، وإضاعَتُهُ أن تُحَدِّثَ بِهِ غَيرَ أهلِهِ[١٥١١].

١٣١٦ ـ عنه صلى الله عليه وآله: واضِعُ العِلمِ عِندَ غَيرِ أهلِهِ كَمُقَلِّدِ الخَنازيرِ الجَوهَرَ واللُّؤلُؤَ والذَّهَبَ[١٥١٢].

١٣١٧ ـ عنه صلى الله عليه وآله: لا تُعَلِّقُوا الدُّرَّ في أعناقِ الخَنازيرِ[١٥١٣].

١٣١٨ ـ عنه صلى الله عليه وآله: لا تَطرَحُوا الدُّرَّ في أفواهِ الكِلابِ[١٥١٤].

١٣١٩ ـ عيسى عليه السلام: يا مَعشَرَ الحَوارِيّينَ لا تُلقُوا اللُّؤلُؤَ لِلخِنزيرِ، فَإِنَّهُ لا يَصنَعُ بِهِ شَيئًا، ولا تُعطُوا الحِكمَةَ مَن لا يُريدُها، فَإِنَّ الحِكمَةَ أحسَنُ مِنَ اللُّؤلُؤِ، ومَن لا يُريدُها أشَرُّ مِنَ الخِنزيرِ[١٥١٥].

١٣٢٠ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: إنَّ عيسَى بنَ مَريَمَ عليه السلام قامَ في بَني إسرائيلَ، فَقالَ: يا بَني إسرائيلَ، لا تُحَدِّثوا بِالحِكمَةِ الجُهّالَ فَتَظلِموها، ولا تَمنَعوها أهلَها فَتَظلِموهُم[١٥١٦].

١٣٢١ ـ الإمام الصادق عليه السلام: كانَ المَسيحُ عليه السلام يَقولُ: إنَّ التّارِكَ شِفاءَ المَجروحِ مِن جُرحِهِ شَريكٌ لِجارِحِهِ لا مَحالَةَ، وذٰلِكَ أنَّ الجارِحَ أرادَ فَسادَ المَجروحِ

۱۳۱۳۔امام علیؑ: بہت زیادہ ملامت نہ کیا کرو کہ اس سے کینہ پیدا ہوتا ہے اور دشمنی کی حد تک پہنچا دیتا ہے جسکے راضی ہونے کی امید ہے تو اسے راضی کرلو۔

۱۳۱۴۔امام علیؑ: عالم کے لئے لازم وضروری ہے کہ جب کسی کو تعلیم دے تو ملامت نہ کرے اور جب اسے خود سکھایا جارہا ہو تو ٹال مٹول نہ کرے۔

۶/۳

اہل کو سکھاؤ نااہل کو نہ سکھاؤ

۱۳۱۵۔رسول خداؐ: علم کی آفت فراموشی ہے اور اس کی بربادی اسکو نااہل کے سپرد کرنا ہے۔

۱۳۱۶۔رسول خداؐ: علم کو نااہل کے سپرد کرنے والا سور کو ہیرے موتی اور سونے کا ہار پہنانے والے کے مانند ہے۔

۱۳۱۷۔رسول خداؐ: سور کی گردن میں موتیوں کا ہار نہ پہناؤ۔

۱۳۱۸۔رسول خداؐ: موتی کتوں کے منہ میں نہ ڈالو۔

۱۳۱۹۔حضرت عیسیٰؑ اے حواریو! سور کے سامنے موتی نہ پھینکو کیونکہ انہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔جو حکمت کا خواہاں نہیں ہے اسے حکمت دینے کی کوشش نہ کرو۔اسلئے کہ حکمت موتی سے بہتر ہے اور جو حکمت کا خواہاں نہیں ہے وہ سور سے بدتر ہے۔

۱۳۲۰۔رسول خداؐ: حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل جاہلوں سے حکمت کی باتیں نہ کرو کہ ان پر ظلم کروگے اور اہل کو حکمت دینے سے گریز نہ کرو کہ ان پر ظلم کروگے۔

۱۳۲۱۔امام صادقؑ: حضرت عیسیٰؑ: فرمایا کرتے تھے زخمی کے زخم کا علاج نہ کرنے والا لامحالہ زخمی کرنے والوں میں شریک ہے اسلئے کہ زخمی کرنے والے کا ارادہ یہ تھا کہ مجروح تباہ و برباد ہو جائے اور شفا نہ دینے والا بھی اسکی اصلاح کا خواہاں نہیں ہے پس جب اسکی اصلاح کا خواہاں نہیں ہے تو لامحالہ تباہی کا خواہاں ہوگا۔اسی

والتّارِكَ لِإشفائِهِ لَم يَشَأ صَلاحَهُ، فَإذا لَم يَشَأ صَلاحَهُ فَقَد شاءَ فَسادَهُ اضطِرارًا، فَكَذٰلِكَ لا تُحَدِّثوا بِالحِكمَةِ غَيرَ أهلِها فَتَجهَلوا، ولا تَمنَعوها أهلَها فَتَأثَموا، ولیَكُن أحَدُكُم بِمَنزِلَةِ الطَّبيبِ المُداوي إن رَأىٰ مَوضِعًا لِدَوائِهِ وإلّا أمسَكَ[١٥١٧].

١٣٢٢ ـ الإمام عليّ عليه السلام: واضِعُ العِلمِ عِندَ غَيرِ أهلِهِ ظالِمٌ لَهُ[١٥١٨].

١٣٢٣ ـ عنه عليه السلام: إنَّ الحُكَماءَ ضَيَّعُوا الحِكمَةَ لَمّا وَضَعوها عِندَ غَيرِ أهلِها[١٥١٩].

١٣٢٤ ـ عنه عليه السلام: لا تُحَدِّثِ الجُهّالَ بِما لا يَعلَمونَ فَيُكَذِّبوكَ بِهِ، فَإِنَّ لِعِلمِكَ عَلَيكَ حَقًّا وحَقُّهُ عَلَيكَ بَذلُهُ لِمُستَحِقِّهِ ومَنعُهُ مِن غَيرِ مُستَحِقِّهِ[١٥٢٠].

١٣٢٥ ـ عنه عليه السلام: لَيسَ كُلُّ العِلمِ يَستَطيعُ صاحِبُ العِلمِ أن يُفَسِّرَهُ لِكُلِّ النّاسِ لِأَنَّ مِنهُمُ القَوِيَّ والضَّعيفَ، ولِأَنَّ مِنهُ ما يُطاقُ حَملُهُ ومِنهُ ما لا يُطاقُ حَملُهُ، إلّا مَن يُسَهِّلُ اللهُ لَهُ حَملَهُ وأعانَهُ عَلَيهِ مِن خاصَّةِ أولِيائِهِ[١٥٢١].

١٣٢٦ ـ عنه عليه السلام: إنَّ هاهُنا لَعِلمًا جَمًّا (وأشارَ بِيَدِهِ إلىٰ صَدرِهِ) لَو أصَبتُ لَهُ حَمَلَةً! بَلىٰ أصَبتُ لَقِنًا غَيرَ مَأمونٍ عَلَيهِ، مُستَعمِلًا آلَةَ الدّينِ لِلدُّنيا. ومُستَظهِرًا بِنِعَمِ اللهِ عَلىٰ عِبادِهِ، وبِحُجَجِهِ عَلىٰ أولِيائِهِ؛ أو مُنقادًا لِحَمَلَةِ الحَقِّ، لا بَصيرَةَ لَهُ في أحنائِهِ، يَنقَدِحُ الشَّكُّ في قَلبِهِ لِأَوَّلِ عارِضٍ مِن شُبهَةٍ. ألا لا ذا ولا ذاكَ! أو مَنهومًا بِاللَّذَّةِ، سَلِسَ القِيادِ لِلشَّهوَةِ، أو مُغرَمًا بِالجَمعِ والاِدِّخارِ، لَيسا مِن رُعاةِ الدّينِ في شَيءٍ، أقرَبُ شَيءٍ شَبَهًا بِهِمَا الأَنعامُ السّائِمَةُ! كَذٰلِكَ يَموتُ العِلمُ بِمَوتِ حامِليهِ[١٥٢٢].

١٣٢٧ ـ عنه عليه السلام ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: نَقلُ الصُّخورِ مِن مَواضِعِها أهوَنُ مِن تَفهيمِ مَن لا يَفهَمُ[١٥٢٣].

طرح نا اہل سے حکمت کی باتیں نہ کرو کہ نادانی کرو گے اور اہل کو حکمت دینے سے گریز نہ کرو کہ گنہگار ہو جاؤ گے اور تم میں سے ہر ایک کو علاج کرنے والا طبیب ہونا چاہئے جہاں ضرورت ہو علاج کرے ورنہ ہاتھ کھینچ لے۔

۱۳۲۲۔امام علیؑ: علم کو نا اہل کے سپرد کرنے والا اس پر ظلم کرنے والا ہے۔

۱۳۲۳۔امام علیؑ: حکماء نے نا اہلوں کو حکمت سکھا کر حکمت ضایع کر دی۔

۱۳۲۴۔امام علیؑ: جاہلوں سے ان چیزوں کے متعلق گفتگو نہ کرو جو وہ نہیں جانتے ورنہ تمہاری تکذیب کریں گے اسلئے کہ تمہارے علم کا بھی تم پر حق ہے اور اسکا حق تم پر یہ ہے کہ اسے اسکے مستحق کو عطا کرو اور غیر مستحق کو عطا نہ کرو۔

۱۳۲۵۔امام علیؑ: ہر علم کو صاحب علم ہر ایک کے سامنے بیان نہیں کر سکتا کیونکہ لوگوں میں قوی وضعیف افراد ہوتے ہیں کچھ ان میں علم کے تحمل کی طاقت رکھتے ہیں کچھ نہیں رکھتے مگر یہ کہ خدا اپنے خاص چاہنے والوں کے لئے اسکے تحمل کو آسان کر دے اور تعلیم میں ان کی مدد کرے۔

۱۳۲۶۔امام علیؑ: نے (اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یہاں علم کا ذخیرہ ہے کاش مجھے اس کے اٹھانے والے مل جاتے ہاں ملے بھی تو بعض ایسے ذہین جو قابل اعتبار نہیں ہیں اور دین کو دنیا کا آلہ کار بنا کر استعمال کرنے والے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کے ذریعہ اس کے بندوں اور اس کی حجتوں کے ذریعہ اس کے اولیا پر برتری جتلانے والے ہیں یا حاملان حق کے اطاعت گذار ہیں لیکن ان کے پاس بصیرت نہیں ہے اور ادنی شبہ میں بھی شک کا شکار ہو جاتے ہیں یاد رکھو کہ نہ یہ کام آنے والے ہیں اور نہ وہ اس کے بعد ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو لذتوں کے دلدادہ اور خواہشات کے لئے اپنی لگام ڈھیلی کر دینے والے ہیں یا صرف مال جمع کرنے اور ذخیرہ اندوزی کرنے کے شیفتہ ہیں یہ دونوں بھی دین کے قطعا! محافظ نہیں ہیں اور ان سے قریب ترین شباہت رکھنے والے چرنے والے جانور ہوتے ہیں اور اس طرح علم حاملان علم کے ساتھ مر جاتا ہے۔

۱۳۲۷۔امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ بھاری چٹانوں کو ان کے مقام سے اٹھا کر دوسری جگہ منتقل کرنا کم فہم کو سمجھانے سے آسان ہے۔

١٣٢٨ـ عنه ﷺ ـ أيضًا ـ: إحترِس مِن ذِكرِ العِلمِ عِندَ مَن لا يَرغَبُ فيهِ ، ومِن ذِكرِ قَديمِ الشَّرَفِ عِندَ مَن لا قَديمَ لَهُ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مِمّا يُحقِدُهُما عَلَيكَ(١٥٢٤) .

١٣٢٩ـ عنه ﷺ ـ أيضًا ـ: لا تُحَدِّث بِالعِلمِ السُّفَهاءَ لِيُكَذِّبوكَ ، ولَا الجُهّالَ فَيَستَثقِلوكَ ، ولٰكِن حَدِّث بِهِ مَن يَتَلَقّاهُ مِن أهلِهِ بِقَبولٍ وفَهمٍ ، يَفهَمُ عَنكَ ما تَقولُ ، ويَكتُمُ عَلَيكَ ما يَسمَعُ ، فَإِنَّ لِعِلمِكَ عَلَيكَ حَقًّا ، كَما أنَّ عَلَيكَ في مالِكَ حَقًّا ، بَذلُهُ لِمُستَحِقِّهِ ، ومَنعُهُ عَن غَيرِ مُستَحِقِّهِ(١٥٢٥) .

١٣٣٠ ـ عنه ﷺ ـ أيضًا ـ: لا تُعامِلِ العامَّةَ فيما أُنعِمَ بِهِ عَلَيكَ مِنَ العِلمِ كَما تُعامِلُ الخاصَّةَ ، واعلَم أنَّ للهِ سُبحانَهُ رِجالًا أودَعَهُم أسرارًا خَفِيَّةً ومَنَعَهُم عَن إشاعَتِها ، واذكُر قَولَ العَبدِ الصّالِحِ لِموسىٰ وقَد قالَ لَهُ : ﴿هَل أتَّبِعُكَ عَلىٰ أن تُعَلِّمَنِ مِمّا عُلِّمتَ رُشدًا * قالَ إنَّكَ لَن تَستَطيعَ مَعِيَ صَبرًا * وكَيفَ تَصبِرُ عَلىٰ ما لَم تُحِط بِهِ خُبرًا﴾(١٥٢٦)(١٥٢٧) .

١٣٣١ ـ عنه ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِلحَسَنِ ﷺ ـ: مِن صِفَةِ العالِمِ أن لا يَعِظَ إلّا مَن يَقبَلُ عِظَتَهُ ، ولا يَنصَحَ مُعجَبًا بِرَأيِهِ ، ولا يُخبِرَ بِما يَخافُ إذاعَتَهُ(١٥٢٨) .

١٣٣٢ ـ الإمام الكاظم ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِهِشامٍ ـ: إيّاكَ أن تَغلِبَ الحِكمَةَ وتَضَعَها في أهلِ الجَهالَةِ .

قالَ هِشامٌ : فَقُلتُ لَهُ: فَإِن وَجَدتُ رَجُلًا طالِبًا لَهُ غَيرَ أنَّ عَقلَهُ لا يَتَّسِعُ لِضَبطِ ما أُلقِي إلَيهِ؟ قالَ ﷺ : فَتَلَطَّف لَهُ فِي النَّصيحَةِ، فَإِن ضاقَ قَلبُهُ (فَ) ـلا تَعرِضَنَّ نَفسَكَ لِلفِتنَةِ. واحذَر رَدَّ المُتَكَبِّرينَ، فَإِنَّ العِلمَ يُذَلُّ عَلىٰ أن يُملىٰ عَلىٰ مَن لا يُفيقُ. قُلتُ: فَإِن لَم أجِد مَن يَعقِلُ السُّؤالَ عَنها؟ قالَ ﷺ : فَاغتَنِم جَهلَهُ عَنِ السُّؤالِ حَتّىٰ تَسلَمَ مِن فِتنَةِ القَولِ وعَظيمِ فِتنَةِ الرَّدِّ(١٥٢٩) .

۱۳۲۸۔امام علیؑ: سے یہ بھی منسوب ہے جو شخص علم سے دلچسپی نہیں رکھتا اسکے سامنے اپنے ذکر سے اور جو شخص کوئی حسبی و نسبی شرف نہیں رکھتا اس کے سامنے اپنے باشرف حسب و نسب کے تذکرے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں تمہارے متعلق کینہ کا باعث ہیں۔

۱۳۲۹۔امام علیؑ: سے یہ بھی منسوب ہے بیوقوفوں کے سامنے علم کی باتیں نہ کرو ورنہ تمہاری تکذیب کریں گے اور نہ ہی جاہلوں کے سامنے ورنہ وہ تمہیں بوجھ سمجھیں گے بلکہ اس قسم کی باتیں اس شخص سے کرو جو اسکا اہل ہے جو قبول کرتا اور درک کرتا ہے۔

کچھ کہو گے وہ تم سے قبول کرے گا اور جو تمہارے خلاف سنیگا اسے تم سے پوشیدہ رکھیگا اسلئے کہ تمہارے علم کا تم پر حق ہے جس طرح تمہارے مال کا تمہارے اوپر حق ہے اور علم کا حق یہ ہے کہ اسکے مستحق کو اس کی تعلیم دو اور نا اہل کو اس سے محروم رکھو۔

۱۳۳۰۔امام علیؑ: سے یہ بھی منسوب ہے جن موارد میں تمہیں علم عطا کیا گیا ہے ان میں جو برتاؤ خواص سے کرتے ہو وہی برتاؤ عوام سے نہ کرو۔ اور یہ یاد رکھو کہ اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ نے سربستہ اسرار و رموز ودیعت کیئے ہیں اور انکی نشر و اشاعت سے انہیں منع کیا ہے اور عبد صالح (حضرت خضرؑ) کا وہ قول یاد رکھو کہ جو انہوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا۔ جب موسیٰ نے ان سے کہا کہ: (کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے اس علم و ہدایت میں سے کچھ تعلیم فرمائیں جو رہنمائی کا علم آپ کو عطا ہوا ہے اس عبد صالح نے کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کرسکیں گے اور اس بات پر کیسے صبر کریں گے جس کی آپ کو اطلاع نہیں ہے)

۱۳۳۱۔امام علیؑ نے: امام حسن علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: عالم کی صفت یہ ہے کہ وہ اس کو وعظ و نصیحت کرتا ہے جو وعظ و نصیحت قبول کرتا ہے وہ کسی خود رائے کو نصیحت نہیں کرتا اور جس چیز کے شائع ہونے سے خوف رکھتا ہے اسے بیان نہیں کرتا۔

۱۳۳۲۔امام موسیٰ کاظمؑ نے: ہشام بن حکم کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ایسا نہ ہو کہ حکمت پہ غلبہ حاصل کر لینے کے بعد اسے جاہلوں کو سونپ دو۔

ہشام کہتے ہیں: میں نے امامؑ سے عرض کیا مولا اگر کوئی ایسا شخص ملے جو حکمت کا طلبگار ہو مگر اس کی عقل اس کے حفظ و تحمل کی وسعت نہ رکھتی ہو تو کیا حکم ہے: امامؑ نے فرمایا: اسے وعظ و نصیحت کرنے میں نرمی سے کام

١٣٣٣ ـ الإمام زين العابدين عليه السلام:

يا رُبَّ جَوهَرِ عِلمٍ لَو أبوحُ بِهِ   لَقيلَ لي أنتَ مِمَّن يَعبُدُ الوَثَنا
ولَاستَحَلَّ رِجالٌ مُسلِمونَ دَمي   يَرَونَ أقبَحَ ما يَأتونَهُ حَسَنا
إنّي لَأَكتُمُ مِن عِلمي جَواهِرَهُ   كَي لا يَرَى الحَقَّ ذو جَهلٍ فَيَفتَتِنا
وقَد تَقَدَّمَ في هٰذا أبو حَسَنٍ   إلَى الحُسَينِ ووَصّىٰ قَبلَهُ حَسَنا(١٥٣٠)

٣ / ٧

عَدَمُ أخذِ الأُجرَةِ لِتَعليمِ مَعالِمِ الدّينِ

١٣٣٤ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: مَكتوبٌ فِي الكِتابِ الأَوَّلِ: يَابنَ آدَمَ، عَلِّم مَجّانًا كَما عُلِّمتَ مَجّانًا(١٥٣١).

١٣٣٥ ـ الإمام عليّ عليه السلام: لا يَكونُ العالِمُ عالِمًا حَتّىٰ ... لا يَأخُذَ عَلىٰ عِلمِهِ شَيئًا مِن حُطامِ الدُّنيا(١٥٣٢).

١٣٣٦ ـ الإمام زين العابدين عليه السلام: مَن كَتَمَ عِلمًا أحَدًا، أو أخَذَ عَلَيهِ أجرًا رَفدًا، فَلا يَنفَعُهُ أبَدًا(١٥٣٣).

١٣٣٧ ـ عيسى عليه السلام ـ لِلحَوارِيّينَ ـ: لا تَأخُذوا مِمَّن تُعَلِّمونَ مِنَ الأَجرِ إلّا مِثلَ الَّذي أعطَيتُموني(١٥٣٤).

لو پس اگر اس کا دل اس سے تنگ ہو جائے تو پھر اپنے آپکو فتنہ وفساد اور خطرات سے نہ الجھاؤ غرور و تکبر کرنے والوں کی تردید سے بچو۔ اسلئے کہ علم اگر نااہل کو پیش کیا جائے اور وہ صحیح طور پر جذب نہ کر سکے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا مولیٰ اگر اسکے بارے میں کوئی سوال کرنے والا نہ ہو تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اس کی جہالت کو پوچھنے سے غنیمت سمجھو! تا کہ قول اور تردید کے عظیم فتنہ وفساد سے محفوظ رہو۔

۱۳۳۳۔ امام سجادؑ: نہ جانے کتنے علم ومعرفت کے گوہر آبدار کو میں نے اس ڈر سے آشکار نہیں کیا کہ کہیں مجھے یہ نہ کہہ دیا جائے تم تو بت پرستوں کے زمرہ میں شامل ہو اور بہت ممکن ہے کہ مسلمان میرے خون کو حلال سمجھ لیں اور اپنے اس فعل بد کو اچھا تصور کریں بیشک میں علم کے زر وجواہرات کو چھپائے رکھتا ہوں تا کہ کوئی نادان حق کو سمجھ نہ سکے اور ہمیں فتنہ وفساد میں مبتلا نہ کردے نیز سب سے پہلے اس روش پر حضرت علیؑ نے عمل کیا ہے پھر آپ نے امام حسینؑ کو اور ان سے پہلے امام حسنؑ کو اس روش پر عمل کرنے کی وصیت کی ہے۔

۳/ ۷

معارف دینی کی تعلیم کے لئے اجرت نہ لینا

۱۳۳۴۔ رسول خداؐ: پہلی کتاب میں لکھا ہوا ہے اے فرزند آدم مفت تعلیم دو جس طرح تمہیں مفت تعلیم دی گئی ہے۔

۱۳۳۵۔ امام علیؑ: عالم اس وقت تک صحیح معنوں میں عالم نہیں ہوسکتا جب تک کہ... تعلیم کے عوض دنیا کے بے وقعت مال سے کچھ نہ لے۔

۱۳۳۶۔ امام سجادؑ: جو شخص کسی سے علم کو پوشیدہ رکھتا ہے یا اسکی اجرت لیتا ہے تو اس علم سے اسے کبھی کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

۱۳۳۷۔ حضرت عیسیٰؑ: نے حواریوں سے فرمایا ان لوگوں سے کسی قسم کی مزدوری نہ لو جنہیں تعلیم دیتے ہو مگر اتنی ہی جتنی کہ تم نے مجھے دی ہے۔

الفصل الرّابع

آدابُ الجَوابِ

٤ / ١

ما يوجِبُ الصَّوابَ

١٣٣٨ ـ **الإمام عليّ** عليه السلام: مَن أعمَلَ فِكرَهُ أصابَ جَوابَهُ[١٥٣٥].

١٣٣٩ ـ **عنه** عليه السلام: دَعِ الحِدَّةَ وتَفَكَّر فِي الحُجَّةِ وتَحَفَّظ مِنَ الخَطَلِ، تَأمَنِ الزَّلَلَ[١٥٣٦].

١٣٤٠ ـ **الإمام الصادق** عليه السلام: ثَلاثَةٌ يُستَدَلُّ بِها عَلَى إصابَةِ الرَّأيِ: حُسنُ اللِّقاءِ، وحُسنُ الاِستِماعِ، وحُسنُ الجَوابِ[١٥٣٧].

١٣٤١ ـ **الإمام عليّ** عليه السلام: الرَّأيُ مَعَ الأَناةِ، وبِئسَ الظَّهيرُ الرَّأيُ الفَطيرُ[١٥٣٨].

١٣٤٢ ـ **أبو الأسود**: إنَّ رَجُلًا سَأَلَ أميرَ المُؤمِنينَ عَلِيَّ بنَ أبي طالِبٍ عليه السلام عَن سُؤالٍ، فَبادَرَ فَدَخَلَ مَنزِلَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَقالَ: أينَ السّائِلُ؟ فَقالَ الرَّجُلُ: ها أنَا ذا يا أميرَ المُؤمِنينَ. قالَ: ما مَسأَلَتُكَ؟ قالَ: كَيتَ وكَيتَ، فَأَجابَهُ عَن سُؤالِهِ.

چوتھی فصل

جواب کے آداب

۱/۴

۱۳۳۸۔امام علیؑ: جوشخص اپنی فکر استعمال کرتا ہے وہ اپنے جواب کو پالیتا ہے۔

۱۳۳۹۔امام علیؑ: جلد بازی نہ کرو۔ حجت و دلیل میں غور وفکر کرو، اور بیہودہ گفتگو سے بچو تاکہ لغزشوں سے محفوظ رہو۔

۱۳۴۰۔امام صادقؑ: تین چیزیں صحیح رائے کی علامت ہیں خوش رفتاری حسن سماعت اور اچھا جواب۔

۱۳۴۱۔امام علیؑ رائے غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے اور سب سے بر اپشت پناہ ناقص رائے ہے۔

۱۳۴۲۔ابوالاسود: ایک شخص نے امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے ایک سوال کیا حضرت پہلے گھر میں داخل ہوئے پھر باہر تشریف لائے اور پوچھا سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ایک شخص بولا اے امیر المومنینؑ میں یہاں ہوں، آپ نے پوچھا تیرا سوال کیا ہے؟ اس نے کہا یہ ہے یہ... پھر امام نے اس کے سوال کا جواب مرحمت فرمایا۔ اس پر کسی نے کہا اے امیر المومنینؑ۔ ہم یہ دیکھتے چلے آئے ہیں کہ جب بھی آپ سے

فَقيلَ : يا أميرَ المُؤمِنينَ ، كُنّا عَهِدناكَ إذا سُئِلتَ عَنِ المَسأَلَةِ كُنتَ فيها كَالسِّكَّةِ المُحماةِ جَوابًا ، فَما بالُكَ أبطَأتَ اليَومَ عَن جَوابِ هٰذَا الرَّجُلِ حَتّىٰ دَخَلتَ الحُجرَةَ ثُمَّ خَرَجتَ فَأَجَبتَهُ ؟ فَقالَ : كُنتُ حاقِنًا ، ولا رَأيَ لِثَلاثَةٍ : لِحاقِنٍ ، ولا خازِقٍ[۱۵۳۹] [ولا حاقِبٍ][۱۵۴۰].

٤ / ٢

ما يوجِبُ الخَطَأَ

۱۳۴۳ ـ الإمام عليّ عليه السلام : مَن أسرَعَ فِي الجَوابِ لَم يُدرِكِ الجَوابَ[۱۵۴۱].

۱۳۴۴ ـ عنه عليه السلام : إذَا ازدَحَمَ الجَوابُ خَفِيَ الصَّوابُ[۱۵۴۲].

۱۳۴۵ ـ عنه عليه السلام : قَلَّما يُصيبُ الرَّأيَ العَجولُ[۱۵۴۳].

۱۳۴۶ ـ عنه عليه السلام : المُستَبِدُّ مُتَهَوِّرٌ فِي الخَطَأِ والغَلَطِ[۱۵۴۴].

۱۳۴۷ ـ الإمام الحسن عليه السلام : لا يَعزُبُ الرَّأيُ إلّا عِندَ الغَضَبِ[۱۵۴۵].

۱۳۴۸ ـ الإمام الصادق عليه السلام : مِن أخلاقِ الجاهِلِ الإِجابَةُ قَبلَ أن يَسمَعَ[۱۵۴۶].

۱۳۴۹ ـ عنه عليه السلام : إنَّ مَن أجابَ في كُلِّ ما يُسأَلُ عَنهُ لَمَجنونٌ[۱۵۴۷].

٤ / ٣

قَولُ : «لا أعلَمُ»

۱۳۵۰ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله ـ في وَصِيَّتِهِ لِأَبي ذَرٍّ ـ : يا أباذَرٍّ ، إذا سُئِلتَ عَن عِلمٍ لا تَعلَمُهُ فَقُل : لا أعلَمُهُ تَنجُ مِن تَبِعَتِهِ ، ولا تُفتِ النّاسَ بِما لا عِلمَ لَكَ بِهِ تَنجُ مِن عَذابِ يَومِ القِيامَةِ[۱۵۴۸].

کوئی سوال ہوا تو آپ نے (گرم سکہ کی طرح) فوراً جواب مرحمت فرمایا ہے پھر کیا بات ہے کہ آج آپ نے اس شخص کے جواب میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ آپ حجرے میں تشریف لے گئے اور پھر واپس آکر جواب عنایت فرمایا حضرت نے کہا: میں نے پیشاب روک رکھا تھا اور تین قسم کے اشخاص، پیشاب روکنے والے، جسکا چرمی موزہ تنگ ہو جس سے اسکا پیر دب رہا ہو اور پاخانہ روکنے والے کی رائے میں کوئی وزن نہیں ہوتا۔

۴/۲

جو چیزیں غلطی کا باعث ہوتی ہیں

۱۳۴۳۔امام علیؑ: جو شخص جواب دینے میں جلد بازی کرتا ہے وہ جواب نہیں دے پاتا۔

۱۳۴۴۔امام علیؑ: جب جواب کی کثرت ہو جاتی ہے تو صحیح جواب چھپ جاتا ہے۔

۱۳۴۵۔امام علیؑ: بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ جلد باز آدمی صحیح رائے تک پہنچ جائے۔

۱۳۴۶۔امام علیؑ: خود رائے انسان خطا و غلطی میں گر پڑتا ہے۔

۱۳۴۷۔امام حسنؑ: صحیح رائے پوشیدہ نہیں ہوتی مگر غیظ و غضب کے وقت۔

۱۳۴۸۔امام صادقؑ: جاہل کی عادتوں میں سے ایک عادت یہ ہے کہ وہ سننے سے پہلے جواب دینے لگتا ہے۔

۱۳۴۹۔امام صادقؑ: بیشک جو ہر سوال کا جواب دینے کی کوشش کرتا ہے وہ یقیناً مجنون ہے۔

۴/۳

''میں نہیں جانتا''

۱۳۵۰۔رسول خداؐ: نے حضرت ابوذرؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا اے ابوذر! اگر تم سے کسی ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جسے تم نہیں جانتے تو کہہ دو کہ میں نہیں جانتا کہ تم اس کے (خطرناک) انجام سے نجات پا جاؤ گے او جس چیز کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے لوگوں کو اس کا فتویٰ نہ دو کہ تم روز قیامت کے عذاب سے محفوظ رہو گے۔

١٣٥١ ـ الإمام عليّ ﷺ: قَولُ: «لا أعلَمُ» نِصفُ العِلمِ[١٥٤٩].

١٣٥٢ ـ عنه ﷺ: ألا لا يَستَقبِحَنَّ مَن سُئِلَ عَمّا لا يَعلَمُ أن يَقولَ: «لا أعلَمُ»[١٥٥٠].

١٣٥٣ ـ عنه ﷺ: إذا كُنتَ جاهِلًا فَتَعَلَّم، وإذا سُئِلتَ عَمّا لا تَعلَمُ فَقُل: «اللهُ ورَسولُهُ أعلَمُ»[١٥٥١].

١٣٥٤ ـ رَزينٌ أبُو النُّعمانِ عَنِ الإمامِ عَلِيٍّ ﷺ: إذا سُئِلتُم عَمّا لا تَعلَمونَ فَاهرُبوا، قالوا: وكَيفَ الهَرَبُ يا أميرَ المُؤمِنينَ؟ قالَ: تَقولونَ: «اللهُ أعلَمُ»[١٥٥٢].

١٣٥٥ ـ الإمام عليّ ﷺ: لا يَستَحيِ أحَدُكُم إذا سُئِلَ عَمّا لا يَعلَمُ أن يَقولَ: «لا أعلَمُ»[١٥٥٣].

١٣٥٦ ـ عنه ﷺ: لا يَستَحيِ [أيِ العالِمُ] إذا سُئِلَ عَمّا لا يَعلَمُ أن يَقولَ: «اللهُ أعلَمُ»[١٥٥٤].

١٣٥٧ ـ عنه ﷺ: لا يَستَحيِ العالِمُ إذا سُئِلَ عَمّا لا يَعلَمُ أن يَقولَ: «لا عِلمَ لي بِهِ»[١٥٥٥].

١٣٥٨ ـ عنه ﷺ: أربَعٌ لَو شُدَّتِ المَطايا إلَيهِنَّ حَتّىٰ يُنضَينَ لَكانَ قَليلًا: لا يَرجُ العَبدُ إلّا رَبَّهُ، ولا يَخَف إلّا ذَنبَهُ، ولا يَستَحيِ الجاهِلُ أن يَتَعَلَّمَ، ولا يَستَحيِ العالِمُ إذا سُئِلَ عَمّا لا يَعلَمُ أن يَقولَ: «لا أعلَمُ»[١٥٥٦].

١٣٥٩ ـ عنه ﷺ: مَن تَرَكَ قَولَ: «لا أدري» اُصيبَت مَقاتِلُهُ[١٥٥٧].

١٣٦٠ ـ الإمام الباقر ﷺ: ما عَلِمتُم فَقولوا، وما لَم تَعلَموا فَقولوا: «اللهُ أعلَمُ»[١٥٥٨].

١٣٦١ ـ الإمام الصادق ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِمُؤمِنِ الطّاقِ ـ: مَن سُئِلَ عَن عِلمٍ فَقالَ: «لا أدري» فَقَد ناصَفَ العِلمَ[١٥٥٩].

١٣٦٢ ـ عنه ﷺ: إذا سُئِلَ الرَّجُلُ مِنكُم عَمّا لا يَعلَمُ فَليَقُل: «لا أدري»، ولا يَقُل: «اللهُ أعلَمُ»، فَيوقِعَ في قَلبِ صاحِبِهِ شَكًّا، وإذا قالَ المَسؤولُ: «لا أدري» فَلا

۱۳۵۱۔امام علیؑ: ''میں نہیں جانتا'' کہنا نصف علم ہے۔

۱۳۵۲۔امام علیؑ: یادرکھو کہ جو شخص کسی سوال کے جواب سے آگاہ نہیں ہے اسے میں نہیں جانتا کہنے میں عار نہیں محسوس کرنا چاہئے۔

۱۳۵۳۔امام علیؑ: اگر تم جاہل ہو تو تعلیم حاصل کرو اور جب تم سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے جسے تم نہیں جانتے تو کہہ دو ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے''۔

۱۳۵۴۔رزین ابو نعمان: حضرت امام علیؑ سے روایت کرتے ہیں: اگر کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے جسے تم نہیں جانتے تو اس کا جواب دینے سے گریز کرو، لوگوں نے کہا اے امیر المومنینؑ گریز کس طرح کریں؟ آپ نے فرمایا کہو'' اللہ بہتر جانتا ہے''

۱۳۵۵۔امام علیؑ: تم میں سے جو کسی چیز کو نہیں جانتا جب اسکے بارے میں پوچھا جائے تو ''میں نہیں جانتا'' کہنے سے تو شرم و حیا نہیں کرنا چاہئے۔

۱۳۵۶۔اگر (عالم) سے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال ہو جسے وہ نہیں جانتا تو اسے ''میں نہیں جانتا'' کہنے سے حیا نہیں کرنی چاہئے۔

۱۳۵۷۔امام علیؑ: جو عالم کسی چیز کے بارے میں نہیں جانتا جب اس سے اسکے بارے میں پوچھا جائے تو اسے میں نہیں جانتا کہنے میں شرم نہیں کرنا چاہئے۔

۱۳۵۸۔امام علیؑ: چار چیزوں کے لئے سواریوں کو اس قدر دوڑائیں کہ وہ نحیف و لاغر ہو جائیں پھر بھی کم ہے۔ بندہ اپنے رب کے سوا کسی اور سے امید نہ رکھے، اپنے گناہوں کے سوا کسی سے خائف نہ ہو۔ جاہل تعلیم حاصل کرنے میں شرم نہ کرے اور عالم سے اگر کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال ہو وہ نہیں جانتا تو ''میں نہیں جانتا'' کہنے سے شرم نہ کرے۔

۱۳۵۹۔امام علیؑ: جس نے ''میں نہیں جانتا'' کہنا چھوڑ دیا ہے وہ اپنی ہلاکت کے دہانے پر پہنچ گیا ہے۔

۱۳۶۰۔امام باقرؑ: جو جانتے ہو وہ بیان کرو اور جو نہیں جانتے وہ بیان نہ کرو اور کہو اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۳۶۱۔امام صادقؑ نے اپنی وصیت میں مومن طاق سے فرمایا: جس سے کسی علم کے بارے میں پوچھا جائے اور وہ کہے ''میں نہیں جانتا'' گویا وہ علم کے نصف حصہ تک پہنچ گیا ہے۔

۱۳۶۲۔امام صادقؑ: اگر تم میں سے کسی شخص سے ایسا سوال ہو جسے وہ نہیں جانتا تو کہہ دے ''میں نہیں جانتا'' یہ نہ کہے

يَتَّهِمُهُ السّائِلُ(۱۵۶۰).

۱۳۶۳ ـ عنه ﷺ: إذا سُئِلتَ عَمّا لا تعلَمُ، فَقُل: «لا أدري»؛ فَإِنَّ «لا أدري» خَيرٌ مِنَ الفُتيا(۱۵۶۱).

۱۳۶۴ ـ عنه ﷺ: لِلعالِمِ إذا سُئِلَ عَن شَيءٍ وهُوَ لا يَعلَمُهُ أن يَقولَ: «اللهُ أعلَمُ»، ولَيسَ لِغَيرِ العالِمِ أن يَقولَ ذٰلِكَ(۱۵۶۲).

۱۳۶۵ ـ عَزرَةُ التَّميميّ: قالَ عَلِيٌّ ﷺ: وا بَردَها عَلَى الكَبِدِ ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ. قالوا: وما ذٰلِكَ يا أميرَ المُؤمِنينَ؟ قالَ: أن يُسأَلَ الرَّجُلُ عَمّا لا يَعلَمُ، فَيَقولَ: «اللهُ أعلَمُ»(۱۵۶۳).

کہ ''اللہ مجھ سے بہتر جانتا ہے'' کہ اس سے سوال کرنے والے کے دل میں شک پیدا ہو جاتا ہے لیکن جس سے سوال پوچھا گیا ہے اگر وہ یہ کہہ دے کہ ''میں نہیں جانتا'' تو سوال کرنے والا اسے متہم نہیں کر سکتا ہے۔

۱۳۶۳۔ امام صادقؑ: اگر کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال ہو جسے تم نہیں جانتے تو کہہ دو کہ ''میں نہیں جانتا'' اسلئے کہ ''میں نہیں جانتا'' کہنا فتویٰ دینے سے بہتر ہے۔

۱۳۶۴۔ امام صادقؑ: عالم سے جب کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہہ دے کہ ''خدا بہتر جانتا ہے'' غیر عالم کے لئے یہ فقرہ کہنا درست نہیں ہے۔

۱۳۶۵۔ عزرہ تمیمی: کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے تین بار فرمایا: قلب وجگر کے لئے کتنا خوشگوار ہے! لوگوں نے دریافت کیا یا امیرالمومنینؑ! وہ کونسی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کسی شخص سے ایسی چیز پوچھی جائے جسے وہ نہیں جانتا اور وہ کہے اللہ بہتر جانتا ہے۔

جواب میں اعتراف لاعلمی کی فضیلت

ابن قتیبہ افلاطون سے نقل کرتے ہیں کہ افلاطون کہتا ہے اگر ''میں نہیں جانتا'' کہنا دعوائے علم نہ ہوتا تو میں ضرور یہ کہتا کہ ''میں نہیں جانتا''۔

شہد ثانی زین الدین بن علی عاملی اپنی کتاب منیۃ المرید کے تیئیسویں باب میں درس کے وقت ایک علم معلم کے آداب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں اگر کوئی استاد کسی مسئلہ کے متعلق نہیں جانتا اور اس کے بارے میں اس سے سوال ہو یا درس کے دوران کسی پیچیدگی میں بتلا ہو جائے جس کا اس کے پاس حل موجود نہ ہو تو استاد پر لازم ہے کہ کہہ دے میں نہیں جانتا یا میں نے اسکی تحقیق نہیں کی ہے یا مجھے نہیں معلوم ہے یا مجھے دوبارہ مراجعہ کرنے کی ضرورت ہے اور استاد کے لئے اس سے گریز کرنا قطعاً مناسب نہیں ہے اسلئے کہ عالم کے علم کا تقاضا یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں نہیں جانتا ہے وہ یہ کہہ دے میں نہیں جانتا خدا بہتر جانتا ہے۔

حضرت امام علیؑ فرماتے ہیں اگر ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے جسے تم نہیں جانتے تو اس کا جواب دینے سے راہ فرار اختیار کرو۔ لوگوں نے پوچھا مولیٰ فرار کس طرح کریں؟ آپ نے فرمایا کہہ دو ''اللہ بہتر جانتا ہے''۔

حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں جو جانتے ہو بیان کرو جو نہیں جانتے کہہ دو خدا بہتر جانتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان قرآن مجید کی ایک آیت سے استدلال کرنے میں زمین و آسمان کے فاصلہ کے برابر حقیقت سے دور ہو جاتا ہے۔

زرارہ بن اعین کہتے ہیں میں نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا: خدا کا بندوں کے اوپر حق کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: جو جانتے ہیں وہ بیان کریں اور جو نہیں جانتے ہیں اسے بیان نہ کریں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کے لئے دو آیتیں مخصوص کی ہیں کہ خاموش رہیں تاکہ جان لیں اور جو نہیں جانتے ہیں اسکی تردید نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (کیا ان سے اللہ کی کتاب میں عہد و پیمان نہیں لیا گیا ہے کہ سوائے حق کے خدا کے بارے میں اور کچھ نہ کہیں) نیز فرماتا ہے (نہیں بلکہ جن چیزوں پر انہیں احاطہ علم حاصل نہیں ہے جھٹلا دیا جبکہ اس کی تاویل

ابھی ان کے سامنے نہیں آئی ہے)۔

حضرت ابن عباس سے منقول ہے: جب بھی عالم ''لا ادری (مجھے نہیں معلوم)'' کہنا چھوڑ دے تو سمجھ لے ہلاکت کے دہانے پر پہنچ گیا ہے اسی طرح ابن مسعود سے بھی منقول ہے کہ ''جب بھی تم میں سے کسی سے ایسا سوال ہو جس کو وہ نہیں جانتا ہے تو کہہ دینا چاہئے کہ میں نہیں جانتا کیونکہ یہ جواب ایک تہائی علم ہے اس طرح ایک اور قول ہے کہ ''میں نہیں جانتا'' کہنا ایک تہائی علم ہے۔

بعض افاضل نے کہا ہے کہ: عالم کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دوستوں کے لئے ''میں نہیں جانتا کی'' میراث چھوڑ جائے یعنی اس قدر یہ فقرہ بولے کہ ان کے لئے اس فقرہ کا دہرانا عیب نہ معلوم ہو بلکہ اسے بھلا معلوم ہو اور ضرورت کے وقت اسے استعمال کریں'' اسی طرح دوسرے بعض افاضل نے کہا ہے کہ ''میں نہیں جانتا'' کہنا سیکھو اس لئے کہ جب تم یہ جملہ کہو گے تو تمہیں لوگ علم دینے کی کوشش کریں گے یہاں تک کہ تم جان جاؤ گے اور اگر یہ کہو گے کہ میں جانتا ہوں تو تم سے سوال ہوگا اور پھر تمہاری جہالت آشکار ہو جائے گی۔

یاد رکھو کہ گفتگو کے دوران ''میں نہیں جانتا'' کہنا عالم کی عزت وعظمت نہیں گھٹاتا بلکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت وعظمت میں مزید اضافہ کرتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اس کے اوپر فضل وکرم ہے اور حق کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی جزا ہے بلکہ اس کے کہنے والے کی عظمت تقویٰ اور کمال معرفت کی روشن دلیل ہے اور بعض مسائل سے ناواقفیت اس معرفت کی نسبت ضرر رساں نہیں ہے۔

''میں نہیں جانتا کہنا اس کے تقویٰ کی نشانی ہے اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ فتویٰ دینے میں غلط بیانی نہیں کرتا اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ جو سوال کیا گیا ہے وہ مشکل مسائل میں سے ہے اور صرف وہ شخص جو غیر متقی اور کم علم ہے ''میں نہیں جانتا'' نہیں کہتا کیونکہ وہ گمان کرتا ہے کہ ''میں نہیں جانتا'' کہنے سے وہ لوگوں کی نگاہوں میں بے وقعت ہو جائے گا اور یہ گمان خود ایک طرح کی نادانی ہے جو کسی چیز کے متعلق علم نہ ہونے کے باوجود جواب دینے میں جلد بازی کرتا ہے وہ درحقیقت خود کو گناہ کبیرہ میں مبتلا کر رہا ہے اور جس چیز سے ناواقف ہے اسکی تحصیل کی طرف نہیں ابھارتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کمزوری اور اسکی کوتاہی آشکار ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے ''من افسد جوانیہ افسد اللہ علیہ برّانیہ'' جس کا باطن تباہ وبرباد ہو جاتا ہے خدا اس کے ظاہر کو بھی تباہ وبرباد کر دیتا ہے۔ اور خداوند متعال دین کے سلسلے میں اسکے نازیبا کلمات اور گستاخیوں کو برملا

کر دے گا۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جب تحقیقات کرنے والے اور علوم و معارف سے آگاہ افراد اکثر یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ''میں نہیں جانتا'' اس کے برخلاف یہ نادان بیچارہ کبھی اس فقرہ کو زبان پر جاری نہیں کرتا تو اسے اندازہ ہوتا ہے کہ محققین و صاحبان علم اپنے دین اور تقویٰ کی وجہ سے خوفزدہ ہیں لیکن یہ نادان اپنی جہالت اور بے دینی کے باعث غلط بیانی کرتا ہے اور آخر کار اسی میں گرفتار ہو جاتا ہے جس سے بہت ہی ہراساں تھا یہ چیز اسکی بدنیتی اور کج فکری کا نتیجہ ہے حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں وہ بھوکا جو اظہار شکم سیری کرتا ہے اس شخص کے مانند ہے جس نے باطل کا جامہ پہن لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ و حضرت خضر کے قصہ میں علماء کو درس ادب دیا ہے خصوصاً جہاں حضرت موسیٰؑ سے پوچھا گیا کہ تم سے بھی زیادہ علم والا کوئی ہے تو موسیٰؑ نے علم کو خدا کی طرف نہیں پلٹایا نیز بہت سی آیات میں حضرت موسیٰؑ کی انکساری اور حضرت خضرؑ کی عظمت کا اشارہ ملتا ہے۔

شہید ثانی علیہ الرحمۃ دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

مالک ابن انس سے اڑتالیس مسائل پوچھے گئے انہوں نے تین مسائل میں کہا ''میں نہیں جانتا'' دوسری روایت میں ہے کہ ان سے پچاس مسائل پوچھے گئے اور وہ کسی ایک کا بھی جواب نہ دے سکے اور ہر مسئلہ پر کہتے تھے اگر کسی سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جائے تو بہتر ہے کہ وہ جواب دینے سے پہلے خود کو جہنم و جنت کے درمیان تصور کرے اور یہ دیکھے کہ راہ نجات کیسے ممکن ہے؟ پھر جواب دے۔ایک روز ان سے ایک مسئلہ پوچھا گیا اور انہوں نے کہا ''میں نہیں جانتا'' کسی نے ان سے کہا: یہ تو بڑا آسان مسئلہ ہے یہ سن کر وہ غضبناک ہوئے اور کہا: علم کے مسئلہ میں کوئی چیز بھی آسان اور سبک نہیں ہے کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا ہے (ہم آپ پر سخت اور بھاری کلام القاء کریں گے) علم پورا بھاری اور وزنی ہے۔

اسی طرح قاسم بن محمد بن ابی بکر جن کی علمی فقہی شخصیت علمائے فریقین کے درمیان متفق علیہ ہے کسی مسئلہ کو آپ سے دریافت کیا گیا انہوں نے جواب دیا ''مجھے صحیح معلوم نہیں ہے'' سائل نے کہا میں آپ کے پاس آیا ہوں اور آپ کے علاوہ کسی اور کو نہیں پہچانتا قاسم بن محمد نے جواب دیا میری لمبی ڈاڑھی اور میرے اردگرد لوگوں کے ہجوم پر نظر نہ کرو خدا کی قسم میں تمہارے سوال کا صحیح جواب نہیں جانتا اسی وقت خاندان قریش کا

ایک بوڑھا وہاں بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا: اے بھتیجے! ہمیشہ اس روش پر قائم رہو خدا کی قسم تمہاری آج کی بزم سے زیادہ باعظمت بزم میں نے نہیں دیکھی ہے اس پر قاسم بن محمد نے کہا خدا کی قسم! اگر میری زبان کاٹ ڈالی جائے مجھے یہ منظور ہے لیکن جو چیز میں نہیں جانتا اسکے بارے میں ہرگز لب کشائی نہیں کرسکتا۔

اسی طرح محمد بن شرفشاہ استرآبادی سے روایت ہے کہ آپ سے نقل کیا جاتا ہے کہ آپ کے پاس ایک روز ایک عورت نے آکر حیض کے کچھ پیچیدہ مسائل معلوم کئے محمد بن شرفشاہ اس کے جواب سے عاجز رہے عورت نے کہا تمہاری پگڑی کا سرا تمہاری نصف کمر تک پہنچ رہا ہے اور تم ایک عورت کے جواب سے عاجز ہو؟ محمد بن شرفشاہ نے کہا: خالہ جان! اگر میں دریافت ہونے والے مسئلہ سے آگاہ ہوتا تو میری پگڑی کا سرا تحت الثریٰ تک پہنچ جاتا۔

٤ / ٤
السُّكوت

١٣٦٦ ـ الإمام عليّ ﷺ: رُبَّ كَلامٍ جَوابُهُ السُّكوتُ(١٥٦٤).

١٣٦٧ ـ عنه ﷺ: إنَّ مِنَ السُّكوتِ ما هُوَ أبلَغُ مِنَ الجَوابِ(١٥٦٥).

١٣٦٨ ـ عنه ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِابنِهِ الحُسَينِ ﷺ ـ: بَخٍّ بَخٍّ لِعالِمٍ عَمِلَ فَجَدَّ، وخافَ البَياتَ فَأَعَدَّ واستَعَدَّ، إن سُئِلَ نَصَحَ وإن تُرِكَ صَمَتَ، كَلامُهُ صَوابٌ وسُكوتُهُ مِن غَيرِ عِيٍّ جَوابٌ(١٥٦٦).

١٣٦٩ ـ عنه ﷺ: تَركُ جَوابِ السَّفيهِ أبلَغُ جَوابِهِ(١٥٦٧).

١٣٧٠ ـ عنه ﷺ: إذا حَلُمتَ عَنِ الجاهِلِ فَقَد أوسَعتَهُ جَوابًا(١٥٦٨).

١٣٧١ ـ في مِصباحِ الشَّريعَةِ قالَ الصّادِقُ ﷺ: قابِلِ السَّفيهَ بِالإِعراضِ عَنهُ وتَركِ الجَوابِ يَكُنِ النّاسُ أنصارَكَ، لِأَنَّهُ مَن جاوَبَ السَّفيهَ فَكَأَنَّهُ قَد وَضَعَ الحَطَبَ عَلَى النّارِ(١٥٦٩).

١٣٧٢ ـ موسَى بنُ مُحَمَّدٍ المُحارِبِيّ عَن رَجُلٍ ذَكَرَ اسمَهُ عَنِ الإِمامِ الرِّضا ﷺ: إنَّ المَأمونَ قالَ لَهُ: أنشِدني أحسَنَ ما رُويتَهُ فِي السُّكوتِ عَنِ الجاهِلِ وتَركِ عِتابِ الصَّديقِ، فَقالَ ﷺ:

إنّي لَيَهجُرُني الصَّديقُ تَجَنُّبًا ... فَأُريهِ أنَّ لِهَجرِهِ أسبابا
وأَراهُ إن عاتَبتُهُ أغرَيتُهُ ... فَأَرى لَهُ تَركَ العِتابِ عِتابا
وإذا بُليتُ بِجاهِلٍ مُتَحَكِّمٍ ... يَجِدُ المُحالَ مِنَ الأُمورِ صَوابا
أولَيتُهُ مِنّي السُّكوتَ، ورُبَّما ... كانَ السُّكوتُ عَنِ الجَوابِ جَوابا

۴/۴

خاموشی

۱۳۶۶۔امام علیؑ: بہت سی باتوں کا جواب خاموشی ہے۔

۱۳۶۷۔امام علیؑ: بعض جگہ خاموشی، جواب دینے سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔

۱۳۶۸۔امام علیؑ: نے اپنے فرزند امام حسینؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو اس عالم کو جو اپنے عمل میں جانفشانی کرتا ہے شب خون سے ڈرتا ہے تو آمادہ و تیار رہتا ہے، اگر اس سے کوئی سوال کیا جاتا ہے تو وعظ و نصیحت کرتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو خاموش رہتا ہے اس کی باتیں درست اور بغیر کسی ناتوانی کے اس کا سکوت خود ایک جواب ہے۔

۱۳۶۹۔امام علیؑ: بے وقوف کے سوال کا جواب نہ دینا ہی بہترین جواب ہے۔

۱۳۷۰۔امام علیؑ: اگر تم نے نادان کے سامنے بردباری سے کام لیا ہے تو گویا تم نے اسے بڑا وسیع جواب دیا ہے۔

۱۳۷۱۔کتاب مصباح الشریعہ: میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں بے وقوف سے روگردانی اور اس کی بات کا جواب نہ دیکر مقابلہ کرو تو لوگ تمہارے مددگار ہوں گے اس لئے کہ جس نے بے وقوف کی باتوں کا جواب دیا اس نے گویا آگ کے اوپر لکڑیاں ڈال دیں۔

۱۳۷۲۔موسیٰ بن محمد محاربی: ایک شخص سے جس کا نام انہوں نے ذکر کیا ہے حضرت امام رضاؑ سے نقل کرتا ہے کہ ایک روز مامون عباسی نے امام رضاؑ سے کہا میرے لئے جاہل کے جواب میں خاموشی اور دوست کی سرزنش نہ کرنے کے بارے میں بہترین شعر پڑھئے! امام علیہ السلام نے فرمایا میرا دوست مجھ سے بچنے کے لئے مجھے تنہا چھوڑ کر دور چلا جاتا ہے لیکن میں اس کے بچھڑنے کی علتوں پر غور کرتا ہوں۔ اور یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اسے اس کے عمل پر سرزنش کروں تو درحقیقت میں نے اسے بھڑکایا ہے لیکن اسے سرزنش نہ کرنا بھی ایک قسم کی ملامت ہے۔ اور جب کبھی تحکم پسند نادان انسان سے مڈبھیڑ ہو جاتی ہے جو غیر ممکن امور کو ممکن سمجھتا ہے تو اس

فَقالَ المَأمونُ : ما أحسَنَ هٰذا ! هٰذا مَن قالَهُ؟ فَقالَ : لِبَعضِ فِتيانِنا[1570].

٤ / ٥

النَّوادِر

١٣٧٣ ـ رسول الله ﷺ: العِيُّ مِنَ الشَّيطانِ ولَيسَ العَيُّ عِيَّ اللِّسانِ ولٰكِن قِلَّةُ المَعرِفَةِ بِالحَقِّ[1571].

١٣٧٤ ـ الإمام عليّ عليه السلام: لِكُلِّ قَولٍ جَوابٌ[1572].

١٣٧٥ ـ عنه عليه السلام: مِن بُرهانِ الفَضلِ صائِبُ الجَوابِ[1573].

١٣٧٦ ـ عنه عليه السلام: رُبَّما اُرتِجَ عَلَى الفَصيحِ الجَوابُ[1574].

١٣٧٧ ـ عنه عليه السلام: رُبَّما خَرِسَ البَليغُ عَن حُجَّتِهِ[1575].

١٣٧٨ ـ عنه عليه السلام ـ فيما سَأَلَ عَنهُ ابنَهُ الحَسَنَ عليه السلام ـ: يا بُنَيَّ ، مَا العَقلُ ؟ قالَ : حِفظُ قَلبِكَ مَا استَودَعتَهُ ... قالَ : فَمَا الجَهلُ ؟ قالَ : سُرعَةُ الوُثوبِ عَلَى الفُرصَةِ قَبلَ الاِستِمكانِ مِنها ، والاِمتِناعُ عَنِ الجَوابِ ، ونِعمَ العَونُ الصَّمتُ في مَواطِنَ كَثيرَةٍ وإن كُنتَ فَصيحًا[1576] [1577].

١٣٧٩ ـ الإمام الصادق عليه السلام ـ في جَوابِ مَن قالَ لَهُ : أَلَيسَ هُوَ قادِرٌ أن يَظهَرَ لَهُم حَتّىٰ يَرَوهُ فَيَعرِفوهُ فَيُعبَدَ عَلىٰ يَقينٍ ؟ ـ: لَيسَ لِلمُحالِ جَوابٌ[1578].

کے سامنے سکوت اختیار کرتا ہوں کہ ایسی جگہوں پر جواب کے بجائے سکوت ہی اسکا جواب ہے۔

یہ سنکر مامون عباسی بولا کہ بہترین اشعار ہیں۔اس شعر کو کس نے کہا ہے؟ امامؑ نے فرمایا، ہمارے بعض جوانوں نے۔

۵/۴

نادر اقوال

۱۳۷۳۔رسول خداؐ: عاجزی، شیطان سے ہے، عاجزی زبان کی عاجزی کو نہیں کہتے بلکہ حق کے سلسلے میں کم معرفت کا نام ہے۔

۱۳۷۴۔امام علیؑ: ہر بات کا ایک جواب ہے۔

۱۳۷۵۔امام علیؑ: صحیح جواب فضیلت کی دلیل ہے۔

۱۳۷۶۔امام علیؑ: کبھی کبھی فصیح و بلیغ انسان کے لئے بھی جواب کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

۱۳۷۷۔امام علیؑ: بسا اوقات فصیح و بلیغ انسان بھی دلیل لانے سے گنگ ہو جاتا ہے۔

۱۳۷۸۔امام علیؑ: نے امام حسنؑ سے سوال کیا اے بیٹا! عقل کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے دل کا اسکی حفاظت کرنا جو آپ نے اس کے سپرد کیا ہے... پوچھا جہل کیا ہے؟ عرض کیا: موقع فراہم ہونے سے پہلے جلد بازی کرنا اور جواب دینے سے گریز کرنا البتہ بہت سے مواقع پر خاموشی بہترین مددگار ہے چاہے تم فصیح ہی کیوں نہ ہو۔

۱۳۷۹۔امام صادقؑ: نے اس شخص کے جواب میں فرمایا ہے کہ جس نے پوچھا تھا: کیا خدا میں یہ قدرت نہیں ہے کہ وہ اپنی معرفت کے لئے خود کو ظاہر کر دیتا اور بندے اسے دیکھ لیتے تا کہ یقین واطمینان کے ساتھ اس کی عبادت کرتے؟ امام نے فرمایا: محال چیزوں کا؟ کوئی جواب نہیں ہے۔

ساتواں حصہ

عالم

اس حصہ کی فصلیں:

پہلی فصل	:	فضیلتِ علم
دوسری فصل	:	آدابِ علم
تیسری فصل	:	عالم، معلم اور طالبِ علم کے حقوق
چوتھی فصل	:	علماء کے اقسام
پانچویں فصل	:	علم وحکمت کے بہترین نمونے
چھٹی فصل	:	علماء سوء

الفصل الأوّل

فَضلُ العالِمِ

١ / ١

خَصائِصُ العُلَماءِ

أ : اُمَناءُ اللهِ

١٣٨٠ ـ رسول الله ﷺ: العُلَماءُ اُمَناءُ اللهِ عَلىٰ خَلقِهِ(١٥٧٩).

١٣٨١ ـ عنه ﷺ: العُلَماءُ اُمَناءُ اُمَّتي(١٥٨٠).

١٣٨٢ ـ عنه ﷺ: العالِمُ أمينُ اللهِ فِي الأَرضِ(١٥٨١).

١٣٨٣ ـ عنه ﷺ: العِلمُ وَديعَةُ اللهِ في أرضِهِ، والعُلَماءُ اُمَناؤُهُ عَلَيهِ، فَمَن عَمِلَ بِعِلمِهِ أدّىٰ أمانَتَهُ، ومَن لَم يَعمَل كُتِبَ في ديوانِ اللهِ تَعالىٰ أنَّهُ مِنَ الخائِنينَ(١٥٨٢).

١٣٨٤ ـ عنه ﷺ: العالِمُ وَكيلُ اللهِ تَعالىٰ، يُعطيهِ بِكُلِّ حَديثٍ نورًا يَومَ القِيامَةِ، وكَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَديثٍ عِبادَةَ ألفِ سَنَةٍ(١٥٨٣).

پہلی فصل

عالم کی فضیلت

۱/۱

علماء کے خصوصیات

الف: علماء خدا کے امانتدار

۱۳۸۰۔رسول خداؑ: علماء اللہ کی مخلوقات میں اس کے امین ہیں۔

۱۳۸۱۔رسول خداؑ: علماء میری امت کے امانتدار ہیں۔

۱۳۸۲۔رسول خداؑ: عالم روئے زمین پر اللہ کا امانتدار ہے۔

۱۳۸۳۔رسول خداؑ: علم روئے زمین پر اللہ کی امانت ہے اور علماء اس کے امانتدار ہیں۔لہذا جو اپنے علم پر کاربند ہے اس نے اس کی امانت ادا کردی اور جو کاربند نہیں ہے وہ اللہ کی عدالت میں خیانت کار لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۳۸۴۔رسول خداؑ: عالم اللہ کا وکیل ہے اور اللہ اسے قیامت کے دن ہر حدیث کے بدلے ایک نور عطا کرے گا اور اللہ ہر حدیث کے عوض اسکے لئے ایک ہزار سال کی عبادت لکھ دیتا ہے۔

١٣٨٥ ـ الإمام الحسين عليه السلام ـ لِطائِفَةٍ مِن عُلَماءِ عَصرِهِ ـ: أنتُم أعظَمُ النّاسِ مُصيبَةً لِما غُلِبتُم عَلَيهِ مِن مَنازِلِ العُلَماءِ لَو كُنتُم تَشعُرونَ، ذٰلِكَ بِأَنَّ مَجارِيَ الأُمورِ والأَحكامِ عَلىٰ أيدِي العُلَماءِ بِاللهِ، الأُمَناءِ عَلىٰ حَلالِهِ وحَرامِهِ(١٥٨٤).

ب: أحِبّاءُ اللهِ

١٣٨٦ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: أوحَى اللهُ عزّ وجلّ إلىٰ إبراهيمَ عليه السلام: يا إبراهيمُ، وإنّي عَليمٌ أُحِبُّ كُلَّ عَليمٍ(١٥٨٥).

١٣٨٧ ـ الإمام عليّ عليه السلام ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: أشرَفُ الأَشياءِ العِلمُ، واللهُ تَعالىٰ عالِمٌ يُحِبُّ كُلَّ عالِمٍ(١٥٨٦).

ج: وَرَثَةُ الأَنبِياءِ

١٣٨٨ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: إنَّ العُلَماءَ وَرَثَةُ الأَنبِياءِ، وإنَّ الأَنبِياءَ لَم يُوَرِّثوا دينارًا ولا دِرهَمًا، ولٰكِن وَرَّثُوا العِلمَ، فَمَن أخَذَ مِنهُ أخَذَ بِحَظٍّ وافِرٍ(١٥٨٧).

١٣٨٩ ـ عنه صلى الله عليه وآله: العُلَماءُ وَرَثَةُ الأَنبِياءِ، يُحِبُّهُم أهلُ السَّماءِ، ويَستَغفِرُ لَهُمُ الحيتانُ فِي البَحرِ إذا ماتوا(١٥٨٨).

١٣٩٠ ـ عنه صلى الله عليه وآله: أكرِموا العُلَماءَ فَإِنَّهُم وَرَثَةُ الأَنبِياءِ، فَمَن أكرَمَهُم فَقَد أكرَمَ اللهَ ورَسولَهُ(١٥٨٩).

١٣٩١ ـ عنه صلى الله عليه وآله: العُلَماءُ مَفاتيحُ الجَنَّةِ وخُلَفاءُ الأَنبِياءِ(١٥٩٠).

١٣٩٢ ـ عنه صلى الله عليه وآله: حَمَلَةُ العِلمِ فِي الدُّنيا خُلَفاءُ الأَنبِياءِ، وفِي الآخِرَةِ مِنَ الشُّهَداءِ(١٥٩١).

١٣٩٣ ـ الإمام عليّ عليه السلام ـ لِوَلَدِهِ مُحَمَّدٍ ـ: تَفَقَّه فِي الدّينِ، فَإِنَّ الفُقَهاءَ وَرَثَةُ الأَنبِياءِ(١٥٩٢).

۱۳۸۵۔ امام حسینؑ نے اپنے دور کے علماء کے ایک گروہ سے فرمایا: اگر تم احساس وشعور رکھتے ہوتو تمہاری مصیبتیں لوگوں سے زیادہ بڑی ہیں کیوں کہ تم نے علماء کے مقام ودرجات حاصل کر لئے ہیں اور اللہ کے سارے احکام اور امور علماء کے ہاتھوں انجام پاتے ہیں اور وہی اس کے حلال وحرام کے امانتدار ہیں۔

ب: خدا کے دوست

۱۳۸۶۔ رسول خداؐ: اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو وحی کی اے ابراہیمؑ بیشک میں عالم ہوں اور ہر عالم کو دوست رکھتا ہوں۔

۱۳۸۷۔ امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ سب سے زیادہ باشرف چیز علم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عالم ہے اور ہر عالم کو دوست رکھتا ہے۔

ج: انبیاء کے وارث

۱۳۸۸۔ رسول خداؐ: بیشک علماء انبیاؑء کے وارث ہیں اور انبیاؑء نے دینار ودرہم وراثت میں نہیں چھوڑا ہے بلکہ علم چھوڑا ہے لہذا جس نے علم اخذ کیا ہے اس نے بہت بڑا حصہ پالیا ہے۔

۱۳۸۹۔ رسول خداؐ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ علماء کو اہل آسمان دوست رکھتے ہیں اور جب انہیں موت آجاتی ہے تو سمندر کی مچھلیاں بھی ان کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

۱۳۹۰۔ رسول خداؐ: علماء کا احترام کرو اس لئے کہ وہ انبیاؑء کے وارث ہیں پس جس نے علماء کا احترام کیا اس نے خدا اور اس کے رسولؐ کا احترام کیا۔

۱۳۹۱۔ رسول خداؐ: علماء جنت کی کنجیاں اور انبیاؑء کے جانشین ہیں۔

۱۳۹۲۔ رسول خدا: حاملان علم دنیا میں انبیاؑء کے جانشین ہیں۔ اور آخرت میں ان کا شمار شہداء میں ہوتا ہے۔

۱۳۹۳۔ امام علیؑ نے اپنے فرزند محمد سے فرمایا: دین میں تفقہ کرو اس لئے کہ فقہاء انبیاؑء کے وارث ہیں۔

۱۳۹۴ ـ الإمام زين العابدين عليه السلام: (سادَةُ النّاسِ فِي الدُّنيَا الأَسخِياءُ) وفِي الآخِرَةِ أهلُ الدّينِ وأهلُ الفَضلِ والعِلمِ، لِأَنَّ العُلَماءَ وَرَثَةُ الأَنبِياءِ(۱۵۹۳).

۱۳۹۵ ـ الإمام الصادق عليه السلام: إنَّ العُلَماءَ وَرَثَةُ الأَنبِياءِ، وذاكَ أنَّ الأَنبِياءَ لَم يُوَرِّثوا دِرهَمًا ولا دينارًا، وإنَّما أورَثوا أحاديثَ مِن أحاديثِهِم، فَمَن أخَذَ بِشَيءٍ مِنها فَقَد أخَذَ حَظًّا وافِرًا...(۱۵۹۴).

د : أقرَبُ النّاسِ إلَى الأَنبِياءِ

۱۳۹۶ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: عُلَماءُ أُمَّتي كَأَنبِياءِ بَني إسرائيلَ(۱۵۹۵).

۱۳۹۷ ـ عنه صلى الله عليه وآله: لِلأَنبِياءِ عَلَى العُلَماءِ فَضلُ دَرَجَتَينِ، ولِلعُلَماءِ عَلَى الشُّهَداءِ فَضلُ دَرَجَةٍ(۱۵۹۶).

۱۳۹۸ ـ عنه صلى الله عليه وآله: مَن جاءَهُ المَوتُ وهُوَ يَطلُبُ العِلمَ لِيُحيِيَ بِهِ الإِسلامَ فَبَينَهُ وبَينَ النَّبِيّينَ دَرَجَةٌ واحِدَةٌ فِي الجَنَّةِ(۱۵۹۷).

۱۳۹۹ ـ عنه صلى الله عليه وآله: إنَّ أكرَمَ العِبادِ عِندَ اللهِ تَعالىٰ بَعدَ الأَنبِياءِ العُلَماءُ ثُمَّ حَمَلَةُ القُرآنِ، يَخرُجونَ مِنَ الدُّنيا كَما يَخرُجُ الأَنبِياءُ، ويُحشَرونَ مِنَ القُبورِ مَعَ الأَنبِياءِ، ويَمُرّونَ عَلَى الصِّراطِ مَعَ الأَنبِياءِ، ويُثابونَ ثَوابَ الأَنبِياءِ، فَطوبىٰ لِطالِبِ العِلمِ وحامِلِ القُرآنِ مِمّا لَهُم عِندَ اللهِ مِنَ الكَرامَةِ والشَّرَفِ(۱۵۹۸).

۱۴۰۰ ـ عنه صلى الله عليه وآله: أقرَبُ النّاسِ مِن دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ أهلُ العِلمِ وأهلُ الجِهادِ(۱۵۹۹).

۱۴۰۱ ـ عنه صلى الله عليه وآله: يَشفَعُ يَومَ القِيامَةِ ثَلاثَةٌ: الأَنبِياءُ ثُمَّ العُلَماءُ ثُمَّ الشُّهَداءُ(۱۶۰۰).

۱۴۰۲ ـ عنه صلى الله عليه وآله: تَعَلَّموا العِلمَ، فَإِنَّ اللهَ سُبحانَهُ يَبعَثُ يَومَ القِيامَةِ الأَنبِياءَ ثُمَّ العُلَماءَ ثُمَّ

۱۳۹۴۔امام سجادؑ (دنیا میں لوگوں کے سید و سردار سخاوتمند افراد) اور آخرت میں اہل دین اور اہل علم و فضل ہیں۔کیونکہ علماء انبیاؑء کے وارث ہیں۔

۱۳۹۵۔امام صادقؑ: بیشک علما انبیاؑء کے وارث ہیں۔کیوں کہ انہوں نے درہم و دینار وراثت کے طور پر نہیں چھوڑا ہے بلکہ وہ اپنی احادیث چھوڑ گئے ہیں۔پس جس نے ان احادیث سے کچھ حاصل کرلیا اس نے ایک بڑا حصہ حاصل کرلیا ہے۔

د: انبیاؑء سے زیادہ قریب

۱۳۹۶۔رسول خداؐ: میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاؑء کے مانند ہیں۔

۱۳۹۷۔رسول خداؐ: انبیاؑء علماء سے دو درجہ بلند ہیں اور علماء شہداء سے ایک درجہ بلند ہیں۔

۱۳۹۸۔رسول خداؐ: کسی کو اس عالم میں موت آجائے جبکہ وہ اسلام کو زندہ کرنے کے لئے تحصیل علم میں مشغول تھا تو اس کے اور انبیاؑء کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فاصلہ ہوگا۔

۱۳۹۹۔رسول خداؐ: اللہ کے نزدیک انبیاؑء کے بعد اس کے بندوں میں سب سے زیادہ با احترام علماء ہیں۔پھر حاملانِ قرآن ہیں یہ لوگ دنیا سے انبیاؑء کی طرح چلے جائیں گے انبیاؑء کے ساتھ قبروں سے محشور ہوں گے،انبیاؑء کے ہمراہ پل صراط سے گذریں گے۔اور انبیاؑء کے برابر ثواب پائیں گے۔خوش نصیب وہ طالب علم اور حامل قرآن ہیں جو اللہ کے نزدیک محترم اور صاحب شرف ہیں۔

۱۴۰۰۔رسول خداؐ: لوگوں میں نبوت کے درجہ سے زیادہ قریب اہل علم اور جہاد کرنے والے ہیں۔

۱۴۰۱۔رسول خداؐ تین قسم کے لوگ روز قیامت شفاعت کرینگے پہلے انبیاؑء، پھر علماء پھر شہداء۔

۱۴۰۲۔رسول خداؐ: علم حاصل کرو اس لئے کہ اللہ روز قیامت پہلے انبیاؑء پھر علماء پھر شہداء کو اٹھائے گا پھر اسکے بعد بقیہ مخلوق کو ان کے درجات کے لحاظ سے اٹھائیگا۔

الشُّهَداءَ ثُمَّ سائِرَ الخَلقِ عَلىٰ دَرَجاتِهِم[١٦٠١].

١٤٠٣ ـ عنه ﷺ: لَيسَ مِن عالِمٍ إلّا وقَد أخَذَ اللهُ ميثاقَهُ يَومَ أخَذَ ميثاقَ النَّبِيّينَ ، يَرفَعُ عَنهُ مَساوِئَ عَمَلِهِ بِمَجالِسِ عِلمِهِ إلّا أنَّهُ لا يوحىٰ إلَيهِ[١٦٠٢].

١٤٠٤ ـ قالَ اللهُ تَبارَكَ وتَعالىٰ لِعيسىٰ ﷺ: عَظِّمِ العُلَماءَ واعرِف فَضلَهُم ، فَإِنّي فَضَّلتُهُم عَلىٰ جَميعِ خَلقي إلَّا النَّبِيّينَ والمُرسَلينَ ، كَفَضلِ الشَّمسِ عَلَى الكَواكِبِ ، وكَفَضلِ الآخِرَةِ عَلَى الدُّنيا ، وكَفَضلي عَلىٰ كُلِّ شَيءٍ[١٦٠٣].

١٤٠٥ ـ الإمام عليّ ﷺ: إنَّ أولَى النّاسِ بِالأَنبِياءِ ﷺ أعلَمُهُم بِما جاؤوا بِهِ[١٦٠٤].

هـ : أطهَرُ النّاسِ أخلاقًا

١٤٠٦ ـ الإمام عليّ ﷺ: العُلَماءُ أطهَرُ النّاسِ أخلاقًا وأقَلُّهُم فِي المَطامِعِ أعراقًا[١٦٠٥].

و : مِدادُهُم أفضَلُ مِن دِماءِ الشُّهَداءِ

١٤٠٧ ـ رسول الله ﷺ: وُزِنَ حِبرُ العُلَماءِ بِدَمِ الشُّهَداءِ فَرَجَحَ عَلَيهِم[١٦٠٦].

١٤٠٨ ـ عنه ﷺ: يُحاسَبُ النّاسُ بِأَعمالِهِم ، والعُلَماءُ عَلىٰ حَسَبِ عَمَلِهِم ، فَيُوزَنُ عَمَلُ أحَدِهِم مَعَ عَمَلِهِ ، وإنَّ مِدادَ العُلَماءِ فِي الميزانِ أثقَلُ مِن دَمِ الشُّهَداءِ وأكثَرُ ثَوابًا يَومَ القِيامَةِ[١٦٠٧].

١٤٠٩ ـ عنه ﷺ: إذا كانَ يَومُ القِيامَةِ وُزِنَ مِدادُ العُلَماءِ بِدِماءِ الشُّهَداءِ ، فَيَرجَحُ مِدادُ العُلَماءِ عَلىٰ دِماءِ الشُّهَداءِ[١٦٠٨].

ز : حُكّامٌ عَلَى المُلوكِ

١٤١٠ ـ رسول الله ﷺ: العالِمُ سُلطانُ اللهِ فِي الأَرضِ ، فَمَن وَقَعَ فيهِ فَقَد هَلَكَ[١٦٠٩].

۱۴۰۳۔ رسول خداؐ: کوئی عالم نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ نے اس سے اسی دن عہد و پیمان لے لیا تھا جس دن نبیوںؑ سے عہد و پیمان لیا تھا۔ اور خدا اس کے عمل کی برائیوں کو اس کی علمی نشستوں کے ذریعہ دور کرتا رہتا ہے۔ مگر یہ کی اس پر وحی نہیں ہوتی۔

۱۴۰۴۔ اللہ تعالیٰ: نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمایا: علماء کی تعظیم کرو اور ان کی فضیلت کو پہچانو۔ اس لئے کہ میں نے انہیں انبیاءؑ و مرسلین کے علاوہ تمام مخلوقات پر اس طرح فضیلت دی ہے جس طرح سورج کو تمام ستاروں پر، آخرت کو دنیا پر اور مجھے ساری مخلوقات پر فضیلت ہے۔

۱۴۰۵۔ امام علیؑ: بیشک لوگوں میں انبیاءؑ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو انبیاء کی لائی ہوئی چیزوں کی زیادہ معرفت رکھتا ہے۔

ھ۔ لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ اخلاق

۱۴۰۶۔ امام علیؑ: علماء لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ اور فطرت دخلقت کے اعتبار سے سب سے کم طمع رکھنے والے ہیں۔

و: علماء کے قلم کی سیاہی شہدا کے خون سے افضل ہے

۱۴۰۷۔ رسول خداؐ: علماء کے قلم کی روشنائی شہداء کے خون سے وزن کی گئی تو روشنائی غالب رہی۔

۱۴۰۸۔ رسول خداؐ: لوگوں سے انکے اعمال کے متعلق اور علماء سے بھی ان کے اعمال کے بارے میں حساب ہوگا پھر ان میں سے کسی ایک عالم کا عمل تمام لوگوں کے اعمال سے وزن کیا جائیگا تو روز قیامت میزان عمل میں علماء کے قلم کی روشنائی شہداء کے خون سے زیادہ وزنی اور زیادہ ثواب کی حامل ہوگی۔

۱۴۰۹۔ رسول خداؐ: قیامت کے دن علماء کے قلم کی روشنائی کا شہداء کے خون سے موازنہ کیا جائے گا تو علماء کے قلم کی روشنائی کا وزن شہداء کے خون سے زیادہ ہوگا۔

ز۔ بادشاہوں کے حاکم

۱۴۱۰۔ رسول خداؐ: عالم روئے زمین پر اللہ کی جانب سے سلطان ہے لہذا جو اس کی عیب جوئی کرے گا وہ ہلاک ہو جائیگا۔

١٤١١ ـ الإمام عليّ عليه السلام: العُلَماءُ حُكّامٌ عَلَى النّاسِ[١٦١٠].

١٤١٢ ـ عنه عليه السلام: المُلوكُ حُكّامٌ عَلَى النّاسِ والعِلمُ حاكِمٌ عَلَيهِم، وحَسبُكَ مِنَ العِلمِ أن تَخشَى اللهَ، وحَسبُكَ مِنَ الجَهلِ أن تُعجَبَ بِعِلمِكَ[١٦١١].

١٤١٣ ـ الإمام الصادق عليه السلام: المُلوكُ حُكّامُ النّاسِ، والعُلَماءُ حُكّامٌ عَلَى المُلوكِ[١٦١٢].

ح : النَّظَرُ إلَيهِم عِبادَةٌ

١٤١٤ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: النَّظَرُ إلىٰ وَجهِ العالِمِ عِبادَةٌ[١٦١٣].

١٤١٥ ـ عنه صلى الله عليه وآله: النَّظَرُ في وَجهِ العالِمِ حُبًّا لَهُ عِبادَةٌ[١٦١٤].

١٤١٦ ـ عنه صلى الله عليه وآله: النَّظَرُ إلَى العالِمِ عِبادَةٌ، والنَّظَرُ إلَى الإمامِ المُقسِطِ عِبادَةٌ[١٦١٥].

١٤١٧ ـ الإمام عليّ عليه السلام: جُلوسُ ساعَةٍ عِندَ العُلَماءِ أحَبُّ إلَى اللهِ مِن عِبادَةِ ألفِ سَنَةٍ، والنَّظَرُ إلَى العالِمِ أحَبُّ إلَى اللهِ مِنِ اعتِكافِ سَنَةٍ في بَيتِ الحَرامِ، وزِيارَةُ العُلَماءِ أحَبُّ إلَى اللهِ تَعالىٰ مِن سَبعينَ طَوافًا حَولَ البَيتِ، وأفضَلُ مِن سَبعينَ حَجَّةً وعُمرَةً مَبرورَةً مَقبولَةً، ورَفَعَ اللهُ تَعالىٰ لَهُ سَبعينَ دَرَجَةً، وأنزَلَ اللهُ عَلَيهِ الرَّحمَةَ، وشَهِدَت لَهُ المَلائِكَةُ أنَّ الجَنَّةَ وَجَبَت لَهُ[١٦١٦].

١٤١٨ ـ سُئِلَ الإمامُ جَعفَرُ بنُ مُحَمَّدٍ الصّادِقُ عليه السلام عَن قَولِهِ صلى الله عليه وآله: «النَّظَرُ في وُجوهِ العُلَماءِ عِبادَةٌ»، فَقالَ: هُوَ العالِمُ الَّذي إذا نَظَرتَ إلَيهِ ذَكَّرَكَ الآخِرَةَ، ومَن كانَ خِلافَ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ إلَيهِ فِتنَةٌ[١٦١٧].

ط : أحياءٌ بَينَ الأَمواتِ

١٤١٩ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: العالِمُ بَينَ الجُهّالِ كَالحَيِّ بَينَ الأَمواتِ[١٦١٨].

١٤٢٠ ـ عنه صلى الله عليه وآله: سَتَكونُ فِتَنٌ، يُصبِحُ الرَّجُلُ فيها مُؤمِنًا ويُمسي كافِرًا، إلّا مَن أحياهُ

۱۴۱۱۔امام علیؑ: علماء لوگوں کے حاکم ہیں۔

۱۴۱۲۔امام علیؑ: بادشاہ لوگوں کے حاکم ہیں اور علم بادشاہوں کا حاکم ہے اور تمہارے علم کے لئے یہی کافی ہے کہ تم خدا سے ڈرو۔اور تمہاری جہالت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنی معلومات پر خوش ہو جاؤ۔

۱۴۱۳۔امام صادقؑ: بادشاہ لوگوں کے حاکم ہیں اور علماء بادشاہوں کے حاکم ہیں۔

ح۔علماء کی طرف نظر کرنا عبادت ہے

۱۴۱۴۔رسول خداؐ: عالم کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہے

۱۴۱۵۔رسول خداؐ: عالم کے چہرے پر محبت کے ساتھ نظر کرنا عبادت ہے۔

۱۴۱۶۔رسول خداؐ: عالم کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور امام عادل کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۱۴۱۷۔امام علیؑ: علماء کی بزم میں ایک ساعت بیٹھنا اللہ کے نزدیک ایک ہزار سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے، عالم کے چہرے کی طرف نظر کرنا مسجد الحرام میں ایک سال کے اعتکاف سے زیادہ محبوب ہے۔اور علماء کی زیارت کرنا اللہ کے نزدیک خانۂ کعبہ کے گرد ستر طواف سے زیادہ محبوب اور ستر قبول حج اور عمرہ سے افضل ہے اللہ تعالیٰ اس کے ستر درجے بلند کر دیتا ہے اور اس کے اوپر رحمت نازل کرتا ہے نیز ملائکہ گواہی دیتے ہیں کہ اس کے لئے جنت واجب ہے۔

۱۴۱۸۔امام صادقؑ: سے پوچھا گیا کہ رسول خدا کے اس قول (علماء کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہے) کا کیا مطلب ہے؟ امام نے فرمایا یہ وہ عالم ہے جس کا دیکھنا آخرت کی یاد دلاتا ہے اور جو اس کے برخلاف ہو تو اس کی طرف دیکھنا فتنہ ہے۔

ط۔مردوں کے درمیان زندہ

۱۴۱۹۔رسول خداؐ: جاہلوں کے درمیان عالم مردوں کے درمیان زندہ کے مانند ہے۔

۱۴۲۰۔رسول خدا: عنقریب ایسے فتنے برپا ہونگے کہ انسان صبح کو باایمان اٹھائے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا سوائے اس شخص کے کہ جس کے دل کو اللہ نے علم کے ذریعہ حیات بخشی ہے

اللهُ بِالعِلمِ[١٦١٩].

١٤٢١ ـ الإمام عليّ ﷺ: العالِمُ حَيٌّ بَينَ المَوتىٰ[١٦٢٠].

١٤٢٢ ـ عنه ﷺ: العُلَماءُ باقونَ ما بَقِيَ اللَّيلُ والنَّهارُ[١٦٢١].

١٤٢٣ ـ عنه ﷺ: ما ماتَ مَن أحيىٰ عِلمًا[١٦٢٢].

١٤٢٤ ـ عنه ﷺ: مَن نَشَرَ حِكمَةً ذُكِرَ بِها[١٦٢٣].

١٤٢٥ ـ عنه ﷺ: العالِمُ حَيٌّ وإن كانَ مَيِّتًا، الجاهِلُ مَيِّتٌ وإن كانَ حَيًّا[١٦٢٤].

١٤٢٦ ـ مِمّا يُنسَبُ إلَى الإمامِ عَلِيٍّ ﷺ:

فَقُم بِعِلمٍ ولا تَبغي لَهُ بَدَلًا   فَالنّاسُ مَوتىٰ وأهلُ العِلمِ أحياءُ[١٦٢٥]

ي: مَوتُهُم ثُلمَةٌ فِي الدّينِ

١٤٢٧ ـ رسول الله ﷺ: مَوتُ العالِمِ ثُلمَةٌ فِي الإسلامِ، لا يَسُدُّها اختِلافُ اللَّيلِ والنَّهارِ[١٦٢٦].

١٤٢٨ ـ عنه ﷺ: مَوتُ العالِمِ مُصيبَةٌ لا تُجبَرُ، وثُلمَةٌ لا تُسَدُّ، وهُوَ نَجمٌ طَمَسَ[١٦٢٧]، ومَوتُ قَبيلَةٍ أيسَرُ مِن مَوتِ عالِمٍ[١٦٢٨].

١٤٢٩ ـ عنه ﷺ: ما قَبَضَ اللهُ عالِمًا إلّا كانَ ثَغرَةً فِي الإسلامِ، لا تُسَدُّ بِمِثلِهِ[١٦٢٩] إلىٰ يَومِ القِيامَةِ[١٦٣٠].

١٤٣٠ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ لا يَقبِضُ العِلمَ انتِزاعًا يَنتَزِعُهُ مِنَ العِبادِ، ولٰكِن يَقبِضُ العِلمَ بِقَبضِ العُلَماءِ، حَتّىٰ إذا لَم يُبقِ عالِمًا، اِتَّخَذَ النّاسُ رُؤوسًا جُهّالًا، فَسُئِلوا فَأَفتَوا بِغَيرِ عِلمٍ، فَضَلّوا وأضَلّوا[١٦٣١].

۱۴۲۱۔امام علیؑ: عالم مردوں کے درمیان زندہ ہے۔

۱۴۲۲۔امام علیؑ: جب تک لیل ونہار باقی ہے علماء باقی رہیں گے۔

۱۴۲۳۔امام علیؑ: جس نے کسی علم کو زندہ کیا ہے اسے موت نہیں آسکتی۔

۱۴۲۴۔امام علیؑ: جس نے کوئی حکمت نشر کی ہے وہ اسی حکمت کے ذریعہ یاد کیا جائے گا۔

۱۴۲۵۔امام علیؑ: عالم زندہ ہے چاہے موت ہی آ گئی ہو اور جاہل مردہ ہے چاہے زندہ ہی کیوں نہ ہو۔

۱۴۲۶۔امام علیؑ: سے منسوب شعر میں ہے علم حاصل کرنے کے لئے آمادہ ہو جاؤ اور اس کے بدلے کسی دوسری چیز کو حاصل نہ کرو اس لئے کہ لوگ مردہ اور صاحبان علم زندہ ہیں۔

ی: علماء کی موت سے دین میں رخنہ پڑ جاتا ہے۔

۱۴۲۷۔رسول خداؐ: عالم کی موت سے اسلام میں ایسا رخنہ ہو جاتا ہے کہ جسے گردش لیل ونہار پر نہیں کر سکتی۔

۱۴۲۸۔رسول خداؐ: عالم کی موت ایسی مصیبت ہے کہ جسکا جبران نہیں ہوسکتا اور ایسا شگاف ہے جسے پر نہیں کیا جا سکتا اور ایسا ستارہ ہے جو ناپید ہو جاتا ہے اور ایک قبیلہ کی موت عالم کی موت سے زیادہ آسان ہے۔

۱۴۲۹۔رسول خداؐ: اللہ نے کسی عالم کی روح قبض نہیں کی مگر یہ کہ اس کی موت سے اسلام میں ایسا خلاء پیدا ہو جاتا ہے جس کو قیامت تک کوئی شی پر نہیں کر سکتی۔

۱۴۳۰۔رسول خداؐ: بیشک اللہ بندوں کے اٹھانے کے ساتھ علم کو نہیں اٹھاتا بلکہ علم علماء کی موت سے علم کو اٹھالیتا ہے یہاں تک کہ کسی عالم کو روئے زمین پر باقی نہیں رکھے گا اس وقت لوگ جاہلوں کو اپنا سید وسردار بنا لیں گ اور جب ان سے سوال ہوگا تو بغیر علم ومعرفت کے فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

١٤٣١ـعنه ﷺ: لَمَوتُ ألفِ عابِدٍ أيسَرُ عِندَ اللهِ مِن مَوتِ رَجُلٍ عاقِلٍ عَقَلَ عَنِ اللهِ ﷻ حَلالَهُ وحَرامَهُ، وإن لَم يَكُن يَزيدُ عَلَى الفَريضَةِ شَيئًا(١٦٣٢).

١٤٣٢ـأبو أُمامَةَ، عَن رَسولِ اللهِ ﷺ أنَّهُ قالَ: خُذُوا العِلمَ قَبلَ أن يَذهَبَ، قالوا: وكَيفَ يَذهَبُ العِلمُ يا نَبِيَّ اللهِ وفينا كِتابُ اللهِ؟! قالَ: فَغَضِبَ، لا يُغضِبُهُ اللهُ، ثُمَّ قالَ: ثَكِلَتكُم أُمَّهاتُكُم، أوَلَم تَكُنِ التَّوراةُ والإِنجيلُ في بَني إسرائيلَ فَلَم يُغنِيا عَنهُم شَيئًا؟! إنَّ ذَهابَ العِلمِ أن يَذهَبَ حَمَلَتُهُ، إنَّ ذَهابَ العِلمِ أن يَذهَبَ حَمَلَتُهُ(١٦٣٣).

١٤٣٣ـالإمام عليّ ﵇: ثُلمَةُ الدّينِ مَوتُ العُلَماءِ(١٦٣٤).

١٤٣٤ـعنه ﵇: إذا ماتَ العالِمُ ثُلِمَ فِي الإِسلامِ ثُلمَةٌ لا يَسُدُّها إلّا خَلَفٌ مِنهُ(١٦٣٥).

١٤٣٥ـعنه ﵇: إذا ماتَ العالِمُ ثُلِمَ فِي الإِسلامِ ثُلمَةٌ لا يَسُدُّها شَيءٌ إلى يَومِ القِيامَةِ(١٦٣٦).

١٤٣٦ـالإمام الصادق ﵇: إذا ماتَ المُؤمِنُ الفَقيهُ ثُلِمَ فِي الإِسلامِ ثُلمَةٌ لا يَسُدُّها شَيءٌ(١٦٣٧).

١٤٣٧ـالإمام الكاظم ﵇: إذا ماتَ المُؤمِنُ... ثُلِمَ فِي الإِسلامِ ثُلمَةٌ لا يَسُدُّها شَيءٌ؛ لِأَنَّ المُؤمِنينَ الفُقَهاءَ حُصونُ الإِسلامِ كَحِصنِ سورِ المَدينَةِ لَها(١٦٣٨).

١٤٣٨ـالإمام الصادق ﵇: ما مِن أحَدٍ يَموتُ مِنَ المُؤمِنينَ أحَبَّ إلى إبليسَ مِن مَوتِ فَقيهٍ(١٦٣٩).

١٤٣٩ـالإمام زين العابدين ﵇ ـفي قَولِ اللهِ تَعالى ﴿أوَلَم يَرَوا أنّا نَأتِي الأَرضَ نَنقُصُها مِن أطرافِها﴾(١٦٤٠)ـ: وهُوَ ذَهابُ العُلَماءِ(١٦٤١).

۱۴۳۱۔رسول خداؐ: اللہ کے نزدیک ہزار عابدوں کی موت اس ایک عاقل کی موت سے زیادہ آسان ہے جوحرام وحلال الٰہی سے واقف ہے چاہے وہ واجبات کے علاوہ کسی مستحب پر عمل نہ کرتا ہو۔

۱۴۳۲۔ابوامامہ: سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: علم ختم ہونے سے پہلے حاصل کرلولوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! علم کس طرح ختم ہوسکتا ہے جبکہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے؟ اس (ابو امامہ) نے کہا یہ سن کر پیغمبراسلامؐ غضب ناک ہوئے (خدا انہیں کبھی غضبناک نہ فرمائے) اس کے بعد فرمایا تمہاری مائیں تمہارے ماتم میں بیٹھیں کیا بنی اسرائیل کے درمیان توریت اور انجیل نہیں تھی مگر ان دونوں کتابوں نے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا علم کا خاتمہ صاحبان علم کی موت سے ہوجاتا ہے۔

۱۴۳۳۔امام علیؑ: دین میں علماء کی موت سے رخنہ پڑ جاتا ہے۔

۱۴۳۴۔امام علیؑ: عالم کی موت سے اسلام میں ایسا خلاء پیدا ہوجاتا ہے جس کو سوائے اس کے جانشین کے کوئی اور پر نہیں کرسکتا۔

۱۴۳۵۔امام علیؑ: عالم کی موت سے دین اسلام میں ایسا خلاء پیدا ہوجاتا ہے جسے قیامت تک کوئی چیز پر نہیں کرسکتی۔

۱۴۳۶۔امام صادقؑ: جب کوئی (فقیہ مومن) مرتا ہے تو دین اسلام میں ایسا شگاف پیدا ہوجاتا ہے جسکو کوئی شئ پرنہیں کرسکتی۔

۱۴۳۷۔امام کاظمؑ: جب کوئی مومن مرجاتا ہے. تو دین اسلام میں ایسا خلا پیدا ہوجاتا ہے جسکو کوئی شئ پر نہیں کرسکتی کیونکہ فقہاء مومنین اسلام کے قلعے ہیں جس طرح شہر پناہ ہوتی ہے۔

۱۴۳۸۔امام صادقؑ: ابلیس کے نزدیک (مومنین میں سے) فقیہ کی موت سے زیادہ محبوب کسی کی موت نہیں ہے۔

۱۴۳۹۔امام سجادؑ: اللہ کے اس قول (کیا انہوں نے نہیں دیکھا ہے کہ ہم کسی طرح زمین کو اس کے کنارے سے کم کردیا کرتے ہیں) کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علما کا بچھڑ جانا ہے

ك : يَبكي عَلىٰ مَوتِهِم كُلُّ شَيءٍ

١٤٤٠ ـ رسول الله ﷺ: العالِمُ إذا ماتَ بَكىٰ عَلَيهِ كُلُّ شَيءٍ حَتَّى الحيتانُ فِي البَحرِ[١٦٤٢].

١٤٤١ ـ عنه ﷺ: إنَّ السَّماءَ والأَرضَ لَتبكي عَلَى المُؤمِنِ إذا ماتَ أربَعينَ صَباحًا ، وإنَّها لَتَبكي عَلَى العالِمِ إذا ماتَ أربَعينَ شَهرًا[١٦٤٣].

٢ / ١

خَصائِصُ الرّاسِخينَ فِي العِلمِ

الكتاب

﴿لٰكِنِ الرّاسِخونَ فِي العِلمِ مِنهُم والمُؤمِنونَ يُؤمِنونَ بِما اُنزِلَ إلَيكَ وما اُنزِلَ مِن قَبلِكَ والمُقيمينَ الصَّلاةَ والمُؤتونَ الزَّكاةَ والمُؤمِنونَ بِاللهِ واليَومِ الآخِرِ اُولٰئِكَ سَنُؤتيهِم أجرًا عَظيمًا﴾[١٦٤٤].

﴿هُوَ الَّذي أنزَلَ عَلَيكَ الكِتابَ مِنهُ آياتٌ مُحكَماتٌ هُنَّ اُمُّ الكِتابِ واُخَرُ مُتَشابِهاتٌ فَأَمَّا الَّذينَ في قُلوبِهِم زَيغٌ فَيَتَّبِعونَ ما تَشابَهَ مِنهُ ابتِغاءَ الفِتنَةِ وابتِغاءَ تَأويلِهِ وما يَعلَمُ تَأويلَهُ إلَّا اللهُ والرّاسِخونَ فِي العِلمِ يَقولونَ آمَنّا بِهِ كُلٌّ مِن عِندِ رَبِّنا وما يَذَّكَّرُ إلّا اُولُوا الأَلبابِ﴾[١٦٤٥].

الحديث

١٤٤٢ ـ رسول الله ﷺ: الرّاسِخونَ فِي العِلمِ مَن بَرَّت يَمينُهُ ، وصَدَقَ لِسانُهُ ، واستَقامَ بِهِ قَلبُهُ ، وعَفَّ بَطنُهُ وفَرجُهُ[١٦٤٦].

١٤٤٣ ـ الإمام عليّ ؑ: اِعلَم أنَّ الرّاسِخينَ فِي العِلمِ هُمُ الَّذينَ أغناهُم عَنِ اقتِحامِ السُّدَدِ المَضروبَةِ دونَ الغُيوبِ ، الإِقرارُ بِجُملَةِ ما جَهِلوا تَفسيرَهُ مِنَ الغَيبِ

ک۔علماء کی موت پر کائنات کی ہر شی گریہ کرتی ہے۔

۱۴۴۰۔رسول خداؐ: جب کوئی عالم مرجاتا ہے تو کائنات کی ہرشی یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں گریہ کرتی ہیں

۱۴۴۱۔ رسول خداؐ: آسمان و زمین مومن کی موت پر چالیس شب و روز گریہ کرتے ہیں۔ اور یہی چیزیں عالم کی موت پر چالیس مہینے تک گریہ کرتی ہیں۔

۲/۱ راسخون فی العلم کے خصائص

قرآن مجید:

﴿لیکن ان میں سے جولوگ علم میں رسوخ رکھنے والے اور ایمان لانے والے ہیں وہ ان سب پر ایمان رکھتے ہیں جوتم پر نازل ہوا ہے یاتم سے پہلے نازل ہو چکا ہے اور بالخصوص نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں ہم عنقریب ان سب کو اجر عظیم عطا کریں گے﴾ ﴿اس نے آپ پر وہ کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیتیں محکم اور واضح ہیں جو اصل کتاب ہیں اور کچھ متشابہ ہیں۔اب جن کے دلوں میں کجی ہے وہ انہیں متشابہات کے پیچھے لگ جاتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور من مانی تاویلیں کریں حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف خدا کو ہے اور ان کو ہے جو علم میں رسوخ رکھنے والے ہیں جن کا کہنا یہ ہے کہ ہم اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب کی سب محکم و متشابہ ہمارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے اور یہ بات سوائے صاحبانِ عقل کے کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے﴾

حدیث شریف

۱۴۴۲۔رسول خداؐ: راسخون فی العلم وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ نیک، زبان سچی، دل صاف، شکم اور شرمگاہ باعفت ہیں۔

۱۴۴۳۔امام علیؑ: یاد رکھو کہ راسخون فی العلم وہی لوگ ہیں جنہیں غیب الٰہی کے سامنے پڑے ہوئے پردوں کے اندر درانہ داخل ہونے سے اس امر نے بے نیاز بنا دیا ہے کہ وہ پوشیدہ غیب کا اجمالی اقرار رکھتے ہیں

المَحجوبِ ، فَمَدَحَ اللهُ ـ تعالىٰ ـ اِعترافَهُم بِالعَجزِ عَن تناوُلِ ما لَم يُحيطوا بِهِ عِلمًا ، وسَمّىٰ تَركَهُمُ التَّعَمُّقَ فيما لَم يُكَلِّفهُمُ البَحثَ عَن كُنهِهِ رُسوخًا(١٦٤٧).

١٤٤٤ ـ عنه عليه السلام: أينَ الَّذينَ زَعَموا أنَّهُمُ الرّاسِخونَ فِي العِلمِ دونَنا ، كَذِبًا وبَغيًا عَلَينا ، أن رَفَعَنَا اللهُ ووَضَعَهُم ، وأعطانا وحَرَمَهُم ، وأدخَلَنا وأخرَجَهُم ، بِنا يُستَعطَى الهُدىٰ ويُستَجلَى العَمىٰ(١٦٤٨).

١٤٤٥ ـ الإمام الباقر عليه السلام ـ في تفسير الرّاسِخونَ فِي العِلمِ ـ : مَن لا يَختَلِفُ في عِلمِهِ(١٦٤٩).

١ / ٣

خَصائِصُ أعلَمِ النّاسِ

١٤٤٦ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: أعلَمُ النّاسِ مَن جَمَعَ عِلمَ النّاسِ إلىٰ عِلمِهِ(١٦٥٠).

١٤٤٧ ـ عنه صلى الله عليه وآله: سَأَلَ موسىٰ رَبَّهُ عزّ وجلّ قالَ : رَبِّ أيُّ عِبادِكَ أعلَمُ ؟ قالَ : عالِمٌ لا يَشبَعُ مِنَ العِلمِ يَجمَعُ عِلمَ النّاسِ إلىٰ عِلمِهِ(١٦٥١).

١٤٤٨ ـ موسى عليه السلام: يا رَبِّ أيُّ عِبادِكَ أعلَمُ ؟ قالَ : عالِمٌ غَرثانُ مِنَ العِلمِ . ويوشِكُ أن تَرَوا جُهّالَ النّاسِ يَتَباهَونَ بِالعِلمِ ويَتَغايَرونَ عَلَيهِ كَما تَتَغايَرُ النِّساءُ عَلَى الرِّجالِ ، فَذاكَ حَظُّهُم مِنهُ(١٦٥٢).

١٤٤٩ ـ لُقمانُ عليه السلام: ـ لِمَن قالَ لَهُ : أيُّ النّاسِ أعلَمُ ؟ ـ : مَنِ ازدادَ مِن عِلمِ النّاسِ إلىٰ عِلمِهِ(١٦٥٣).

١٤٥٠ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله ـ لِعَبدِاللهِ بنِ مَسعودٍ ـ : هَل تَدري أيُّ النّاسِ أعلَمُ ؟ قُلتُ : اللهُ

اور پروردگار نے ان کے اسی جذبہ کی تعریف کی ہے کہ جس چیز کوانکا علم احاطہ نہیں کرسکتا اسکے بارے میں اپنی عاجزی کا اقرار کرلیتے ہیں اوراسی صفت کواس نے رسوخ سے تعبیر کیا ہے۔

۱۴۴۴۔امام علیؑ: کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال یہ ہے کہ ہمارے بجائے وہی راسخون فی العلم ہیں اور یہ خیال صرف جھوٹ اور ہمارے خلاف بغاوت سے پیدا ہوا ہے کہ خدا نے ہمیں بلندی عطا کی ہے اور انہیں پست وذلیل بنایا ہے۔ہم کوعلم سے نوازا ہےاورانہیں محروم رکھا ہے،ہمیں (علوم کے سمندر) میں داخل کیا ہے اورانہیں باہر رکھا ہے۔ ہمارے ہی ذریعہ ہدایت طلب کی جاتی ہےاور ہمارے ہی ذریعہ تاریکیوں میں روشنی حاصل کی جاتی ہے۔

۳/۱

زیادہ علم والے انسان کے اوصاف

۱۴۴۶۔رسول خداؐ: سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ ہے جودوسروں کے علوم کواپنے علم میں جمع کرلے۔

۱۴۴۷۔رسول خداؐ: حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا پروردگار! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ جاننے والا کون ہے؟ ارشاد ہوا۔وہ عالم جوعلم سے سیرنہیں ہوتا اور دوسروں کے علم کا اپنے علم میں اضافہ کرتارہتا ہے۔

۱۴۴۸۔حضرت موسیٰ نے: (بارگاہ خداوندی میں سوال کیا) اے پالنے والے! تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے؟ ارشاد ہواوہ عالم جو ہمیشہ علم کا بھوکا ہوتا ہے عنقریب تم نادان اور جاہل افراد کودیکھو گے کہ علم کے ذریعہ فخر ومباہات کررہے ہیں اور وہ عالم سے اس طرح غیرت کریں گے کہ جس طرح عورتیں مردوں سے غیرت کرتی ہیں۔پھرانکا نصیب اتنی ہی معلومات ہوگا۔

۱۴۴۹۔لقمان حکیم: سے کسی نے پوچھا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جودوسروں کے علم سے اپنے علم کوزیادہ کرتا ہے۔

۱۴۵۰۔رسول خداؐ: نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا: کیاتم جانتے ہوکہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ عبد

ورَسولُهُ أعلَمُ. قالَ: فَإِنَّ أعلَمَ النّاسِ أبصَرُهُم بِالحَقِّ إذا اختَلَفَتِ النّاسُ[١٦٥٤].

١٤٥١ ـ عنه ﷺ ـ لِرَجُلٍ سَأَلَهُ عَمّا فِي الدُّنيا والآخِرَةِ ـ: سَل عَمّا بَدا لَكَ، قالَ: يا نَبِيَّ اللهِ، أُحِبُّ أن أكونَ أعلَمَ النّاسِ، قالَ: اِتَّقِ اللهَ تَكُن أعلَمَ النّاسِ[١٦٥٥].

١٤٥٢ ـ الإمام عليّ ؑ: أعلَمُ النّاسِ المُستَهتَرُ[١٦٥٦] بِالعِلمِ[١٦٥٧].

١٤٥٣ ـ عنه ؑ: أعلَمُ النّاسِ مَن لَم يُزِلِ الشَّكُّ يَقينَهُ[١٦٥٨].

١٤٥٤ ـ عنه ؑ: أعظَمُ النّاسِ عِلمًا أشَدُّهُم خَوفًا للهِ سُبحانَهُ[١٦٥٩].

٤/١

فَضلُ العالِمِ عَلَى العابِدِ

١٤٥٥ ـ رسول الله ﷺ: فَضلُ العالِمِ عَلَى العابِدِ كَفَضلِ القَمَرِ عَلىٰ سائِرِ النُّجومِ لَيلَةَ البَدرِ[١٦٦٠].

١٤٥٦ ـ عنه ﷺ: إنَّ فَضلَ العالِمِ عَلَى العابِدِ كَفَضلِ الشَّمسِ عَلَى الكَواكِبِ، وفَضلَ العابِدِ عَلىٰ غَيرِ العابِدِ كَفَضلِ القَمَرِ عَلَى الكَواكِبِ[١٦٦١].

١٤٥٧ ـ عنه ﷺ: فَضلُ العالِمِ عَلَى العابِدِ كَفَضلي عَلىٰ أدناكُم[١٦٦٢].

١٤٥٨ ـ عنه ﷺ: فَضلُ العالِمِ عَلَى الشَّهيدِ دَرَجَةٌ، وفَضلُ الشَّهيدِ عَلَى العابِدِ دَرَجَةٌ، وفَضلُ النَّبِيِّ عَلَى العالِمِ دَرَجَةٌ، وفَضلُ القُرآنِ عَلىٰ سائِرِ الكَلامِ كَفَضلِ اللهِ عَلىٰ خَلقِهِ، وفَضلُ العالِمِ عَلىٰ سائِرِ النّاسِ كَفَضلي عَلىٰ أدناهُم[١٦٦٣].

اللہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول سب سے بڑے عالم ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان اختلاف کے وقت سب سے بڑا عالم وہ ہے جو حق کے متعلق سب سے زیادہ بصیرت رکھتا ہے۔

۱۴۵۱۔ رسول خداؐ: نے اس آدمی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جس نے دنیا و آخرت کے متعلق سوال کیا تھا جو چاہتے ہو پوچھ لو، اس نے کہا: اے اللہ کے نبی میں چاہتا ہوں لوگوں میں سب سے بڑا عالم بن جاؤں آنحضرت نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔

۱۴۵۲۔ امام علیؑ: علم کا عاشق اور شیفتہ لوگوں میں سب سے بڑا عالم ہے۔

۱۴۵۳۔ امام علیؑ: لوگوں میں سب سے بڑا عالم وہ ہے جس کے یقین کو شک زائل نہ کر سکے۔

۱۴۵۴۔ امام علیؑ: لوگوں میں علم کے اعتبار سے سب سے بڑا وہ ہے جو ان میں اللہ سبحانہ سے سب سے زیادہ خوف رکھتا ہے۔

۱/۴

عابد پر عالم کی فضیلت

۱۴۵۵۔ رسول خداؐ: عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہی ہے جیسی چودھویں کے چاند کو سارے ستاروں پر ہوتی ہے۔

۱۴۵۶۔ رسول خداؐ: بیشک صاحب علم کو عابد پر ویسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی سورج کو ستاروں پر اور عابد کو غیر عابد پر ویسی ہی فضیلت حاصل ہے جو چاند کو ستاروں پر حاصل ہے۔

۱۴۵۷۔ رسول خداؐ: عالم کو عابد پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے ادنی انسان پر حاصل ہے۔

۱۴۵۸۔ رسول خداؐ: عالم کی فضیلت شہید پر ایک درجہ ہے، شہد کی فضیلت عابد پر ایک درجہ ہے نبی کی فضیلت عالم پر ایک درجہ ہے اور قرآن کی فضیلت تمام کلام پر ایسی ہی ہے جیسی فضیلت اللہ کو اسکی ساری مخلوقات پر ہے، اور عالم کی فضیلت تمام لوگوں پر ایسی ہی ہے کی جیسی فضیلت مجھے تم میں سے ایک ادنی انسان پر ہے۔

١٤٥٩ ـ عنه ﷺ: فُضِّلَ العالِمُ عَلَى العابِدِ سَبعينَ دَرَجَةً ، ما بَينَ كُلِّ دَرَجَتَينِ كَما بَينَ السَّماءِ والأَرضِ[١٦٦٤].

١٤٦٠ ـ عنه ﷺ: فَضلُ العالِمِ عَلَى العابِدِ سَبعونَ دَرَجَةً ، بَينَ كُلِّ دَرَجَتَينِ حُضرُ الفَرَسِ[١٦٦٥] سَبعينَ عامًا ، وذٰلِكَ لِأَنَّ الشَّيطانَ يَضَعُ البِدعَةَ لِلنّاسِ فَيُبصِرُهَا العالِمُ فَيُزيلُها ، والعابِدُ يُقبِلُ عَلىٰ عِبادَتِهِ[١٦٦٦].

١٤٦١ ـ عنه ﷺ: فَضلُ المُؤمِنِ العالِمِ عَلَى المُؤمِنِ العابِدِ سَبعونَ دَرَجَةً[١٦٦٧].

١٤٦٢ ـ عنه ﷺ: بَينَ العالِمِ والعابِدِ مِائَةُ دَرَجَةٍ ، بَينَ كُلِّ دَرَجَتَينِ حُضرُ الجَوادِ المُضمَرِ سَبعينَ سَنَةً[١٦٦٨].

١٤٦٣ ـ عنه ﷺ: لَساعَةٌ مِن عالِمٍ يَتَّكِئُ عَلىٰ فِراشِهِ يَنظُرُ في عِلمِهِ خَيرٌ مِن عِبادَةِ العابِدِ سَبعينَ عامًا[١٦٦٩].

١٤٦٤ ـ عنه ﷺ: رَكعَةٌ مِن عالِمٍ بِاللهِ خَيرٌ مِن أَلفِ رَكعَةٍ مِن مُتَجاهِلٍ بِاللهِ[١٦٧٠].

١٤٦٥ ـ عنه ﷺ ـ مِمّا أوصىٰ بِهِ عَلِيًّا ﷺ ـ: يا عَلِيُّ ، رَكعَتَينِ يُصَلّيهِمَا العالِمُ أفضَلُ مِن أَلفِ رَكعَةٍ يُصَلّيهَا العابِدُ[١٦٧١].

١٤٦٦ ـ عنه ﷺ ـ أيضًا ـ: يا عَلِيُّ، نَومُ العالِمِ أفضَلُ مِن عِبادَةِ العابِدِ[١٦٧٢].

١٤٦٧ ـ عنه ﷺ: يَبعَثُ اللهُ تَعالَى العالِمَ والعابِدَ يَومَ القِيامَةِ ، فَإِذَا اجتَمَعا عِندَ الصِّراطِ ، قيلَ لِلعابِدِ: اُدخُلِ الجَنَّةَ فَانعَم فيها بِعِبادَتِكَ ، وقيلَ لِلعالِمِ: قِف هاهُنا في زُمرَةِ الأَنبِياءِ ، فَاشفَع فيمَن أحسَنتَ أدَبَهُ فِي الدُّنيا[١٦٧٣].

١٤٦٨ ـ عنه ﷺ: ما عُبِدَ اللهُ بِشَيءٍ أفضَلَ مِن فِقهٍ فِي الدّينِ ، ولَفَقيهٌ واحِدٌ أشَدُّ عَلَى الشَّيطانِ مِن أَلفِ عابِدٍ ، وإنَّ لِكُلِّ شَيءٍ عِمادًا ، وعِمادُ الدّينِ الفَقيهُ[١٦٧٤].

۱۴۵۹۔ رسول خداؐ: عالم کو عابد پر ستر درجہ فضیلت حاصل ہے، اور ہر دو درجہ کے درمیان زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

۱۴۶۰۔ رسول خداؐ: عالم کو عابد پر ستر درجہ فضیلت حاصل ہے اور ہر دو درجہ کے درمیان ستر سال گھوڑے دوڑانے کی مسافت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان لوگوں کے درمیان بدعتیں ایجاد کرتا ہے جسے عالم جان لیتا ہے اور اسے زائل کر دیتا ہے جبکہ عابد اپنی عبادت میں مصروف رہتا ہے۔

۱۴۶۱۔ رسول خداؐ: باایمان عالم کو باایمان عابد کے اوپر ستر درجہ فضیلت حاصل ہے۔

۱۴۶۲۔ رسول خداؐ: عالم اور عابد کے درمیان سو درجہ (کا فاصلہ) ہے جس کے ہر دو درجہ کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

۱۴۶۳۔ رسول خداؐ: عالم کا بستر پر لیٹے ہوئے ایک گھنٹہ علم کے سلسلے میں غور و خوض کرنا عابد کی ستر سال کی عبادت سے افضل ہے۔

۱۴۶۴۔ رسول خداؐ: نے خدا سے متعلق علم رکھنے والے کی ایک رکعت نماز خدا سے ناواقف انسان کی ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے۔

۱۴۶۵۔ رسول خداؐ: آپکی جانب سے حضرت علیؑ کو کی گئی وصیتوں میں سے ایک وصیت یہ تھی کہ اے علیؑ! عالم کی دو رکعت نماز عابد کی ہزار رکعت سے افضل ہے۔

۱۴۶۶۔ رسول خداؐ: حضرت علیؑ کو یہ بھی وصیت فرمائی ہے کہ اے علیؑ! عالم کا سونا عابد کی عبادت سے افضل ہے۔

۱۴۶۷۔ رسول خداؐ: اللہ تعالیٰ عالم اور عابد کو قیامت کے دن ایک ساتھ اٹھائے گا جب دونوں صراط کے نزدیک اکٹھا ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ اور اس میں اپنی عبادت کے نتیجہ میں بہرہ مند ہو۔ اور عالم سے کہا جائے گا یہیں انبیاء کے زمرہ میں ٹھر جاؤ اور ہر اس شخص کی شفاعت کرو جسے دنیا میں زیور ادب سے مالا مال کیا ہے۔

۱۴۶۸۔ رسول خداؐ: دین میں تفقہ سے بڑھکر اور کسی چیز کے ذریعہ اللہ کی عبادت نہیں ہوئی ہے۔ اور شیطان کے لئے ایک فقیہ ہزار عابدوں زیادہ گراں ہے، ہر شی کے لئے ایک ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فقیہ ہے۔

۱۴۶۹ ـ الإمام عليّ عليه السلام: رَكعَتانِ مِن عالِمٍ خَيرٌ مِن سَبعينَ رَكعَةً مِن جاهِلٍ ، لِأَنَّ العالِمَ تَأتيهِ الفِتنَةُ فَيَخرُجُ مِنها بِعِلمِهِ؛ وتَأتِي الجاهِلَ فَيَنسِفُهُ نَسفًا(۱۶۷۵).

۱۴۷۰ ـ عنه عليه السلام: العالِمُ أعظَمُ أجرًا مِنَ الصّائِمِ القائِمِ الغازي في سَبيلِ اللهِ(۱۶۷۶).

۱۴۷۱ ـ عنه عليه السلام: نَومٌ عَلىٰ عِلمٍ خَيرٌ مِنِ اجتِهادٍ عَلىٰ جَهلٍ(۱۶۷۷).

۱۴۷۲ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: عالِمٌ يُنتَفَعُ بِعِلمِهِ خَيرٌ مِن ألفِ عابِدٍ(۱۶۷۸).

۱۴۷۳ ـ الإمام الصادق عليه السلام: عالِمٌ أفضَلُ مِن ألفِ عابِدٍ، وألفِ زاهِدٍ، وألفِ مُجتَهِدٍ(۱۶۷۹).

۱۴۷۴ ـ عنه عليه السلام: الرّاوِيَةُ لِحَديثِنا يَشُدُّ بِهِ قُلوبَ شيعَتِنا أفضَلُ مِن ألفِ عابِدٍ(۱۶۸۰).

۱۴۷۵ ـ عنه عليه السلام: يَأتي صاحِبُ العِلمِ قُدّامَ العابِدِ بِرَبوَةٍ مَسيرَةَ خَمسِمِائَةِ عامٍ(۱۶۸۱).

۱۴۷۶ ـ الإمام الرضا عليه السلام: يُقالُ لِلعابِدِ يَومَ القِيامَةِ: نِعمَ الرَّجُلُ كُنتَ، هِمَّتُكَ ذاتُ نَفسِكَ، وكَفَيتَ النّاسَ مَؤونَتَكَ، فَادخُلِ الجَنَّةَ. ألا إنَّ الفَقيهَ مَن أفاضَ عَلَى النّاسِ خَيرَهُ، وأنقَذَهُم مِن أعدائِهِم، ووَفَّرَ عَلَيهِم نِعَمَ جِنانِ اللهِ تَعالىٰ، وحَصَّلَ لَهُم رِضوانَ اللهِ تَعالىٰ، ويُقالُ لِلفَقيهِ: يا أيُّهَا الكافِلُ لِأَيتامِ آلِ مُحَمَّدٍ، الهادي لِضُعَفاءِ مُحِبّيهِم ومُواليهِم، قِف حَتّىٰ تَشفَعَ لِكُلِّ مَن أخَذَ عَنكَ أو تَعَلَّمَ مِنكَ(۱۶۸۲).

۱ / ۵

مَثَلُ العُلَماءِ

أ: كَمَثَلِ النُّجومِ

۱۴۷۷ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: إنَّ مَثَلَ العُلَماءِ فِي الأَرضِ كَمَثَلِ النُّجومِ فِي السَّماءِ، يُهتَدىٰ

۱۴۶۹۔امام علیؑ: عالم کی دو رکعت نماز جاہل کی ستر رکعت نماز سے بہتر ہے کیونکہ فتنہ وفساد جب عالم تک پہونچتا ہے تو وہ خودکو اپنے علم کی بدولت بچالیتا ہے اور جاہل تک پہنچتا ہے تو وہ اسے اسکی جگہ سے پچھاڑ دیتا ہے۔

۱۴۷۰۔امام علیؑ: عالم کا اجر وثواب، روزہ دار عابد شب زندہ دار اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے مجاہد سے بھی عظیم ہے

۱۴۷۱۔امام علیؑ: علم کے ساتھ سونا جاہلانہ کوشش سے بہتر ہے۔

۱۴۷۲۔امام علیؑ: ایسا عالم جس کے علم سے زیادہ فائدہ اٹھایا جارہا ہو ایک ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

۱۴۷۳۔امام صادقؑ: ایک عالم ہزار عابد ہزار زاہد اور ہزار سعی وکوشش کرنے والوں سے افضل ہے۔

۱۴۷۴۔امام صادقؑ: ہماری حدیث کا راوی جس سے ہمارے شیعوں کے دلوں کو تقویت ہوتی ہے ہزار عابدوں سے افضل ہے۔

۱۴۷۵۔امام صادقؑ: عالم، عبادت گذار سے پانچ سو سال فاصلہ کی مسافت سے آگے چلے گا۔

۱۴۷۶۔امام رضاؑ: قیامت کے دن عابد سے کہا جائے گا۔تم کتنے اچھے آدمی تھے تمہارا سارا ہم وغم تمہاری ذات سے وابستہ تھا اور اپنی زحمتوں سے لوگوں کو آسودہ رکھا لہذا جنت میں داخل ہو جاؤ آگاہ ہو جاؤ کہ فقیہ وہ ہے جو لوگوں پر اپنا فیض جاری رکھتا ہے انہیں دشمنوں سے نجات دیتا ہے ان کے لئے بہشت الٰہی کی نعمتوں کو فراوان کرتا ہے اور ان کے لئے خوشنودی خدا حاصل کرنے کا تحفہ پیش کرتا ہے ایسے فقیہ سے قیامت کے دن کہا جائے گا۔اے آل محمدؐ کے شیعوں کی سرپرستی کرنے والے اور ان کے کمزور وناتواں دوستوں اور چاہنے والوں کی راہنمائی کرنے ولاے ٹھہر جا تاکہ جن لوگوں نے تجھ سے علم حاصل کیا ہے یا جن سے تونے علم حاصل کیا ہے انکی شفاعت کرلے۔

۱/۵

علماء کی مثال

الف: ستاروں کے مانند

۱۴۷۷۔رسول خداؐ: روئے زمین پر علماء کی مثال آسمان پر ستاروں کے مانند ہے جن کے ذریعہ خشکی وتری

بِها في ظُلُماتِ البَرِّ والبَحرِ، فَإِذَا انطَمَسَتِ النُّجومُ أوشَكَ أن تَضِلَّ الهُداةُ(١٦٨٣).

ب: كَالبَدرِ:

١٤٧٨ ـ **الإمام عليّ** عليه السلام: إنَّمَا العُلَماءُ فِي النّاسِ كَالبَدرِ فِي السَّماءِ يُضيءُ نورُهُ عَلىٰ سائِرِ الكَواكِبِ(١٦٨٤).

ج: كَمَن مَعَهُ السِّراجُ

١٤٧٩ ـ **رسول الله** صلى الله عليه وآله: لابُدَّ لِلمُؤمِنِ مِن أربَعَةِ أشياءَ: دابَّةٍ فارِهَةٍ، ودارٍ واسِعَةٍ، وثِيابٍ جَميلَةٍ، وسِراجٍ مُنيرٍ، قالوا: يا رَسولَ اللهِ، لَيسَ لَنا ذٰلِكَ فَما هِيَ؟ قالَ صلى الله عليه وآله: أمَّا الدّابَّةُ الفارِهَةُ فَعَقلُهُ، وأمَّا الدّارُ الواسِعَةُ فَصَبرُهُ، وأمَّا الثِّيابُ الجَميلَةُ فَحَياهُ، وأمَّا السِّراجُ المُنيرُ فَعِلمُهُ(١٦٨٥).

١٤٨٠ ـ **الإمام الباقر** عليه السلام: العالِمُ كَمَن مَعَهُ شَمعَةٌ تُضيءُ لِلنّاسِ، فَكُلُّ مَن أبصَرَ بِشَمعَتِهِ دَعا لَهُ بِخَيرٍ، كَذٰلِكَ العالِمُ مَعَهُ شَمعَةٌ تُزيلُ ظُلمَةَ الجَهلِ والحَيرَةِ، فَكُلُّ مَن أضاءَت لَهُ فَخَرَجَ بِها مِن حَيرَةٍ، أو نَجا بِها مِن جَهلٍ، فَهُوَ مِن عُتَقائِهِ مِنَ النّارِ، واللهُ يُعَوِّضُهُ عَن ذٰلِكَ بِكُلِّ شَعرَةٍ لِمَن أعتَقَهُ ما هُوَ أفضَلُ لَهُ مِنَ الصَّدَقَةِ بِمِائَةِ ألفِ قِنطارٍ عَلىٰ غَيرِ الوَجهِ الَّذي أمَرَ اللهُ عزّ وجلّ بِهِ، بَل تِلكَ الصَّدَقَةُ وَبالٌ عَلىٰ صاحِبِها، لٰكِن يُعطيهِ اللهُ ما هُوَ أفضَلُ مِن مِائَةِ ألفِ رَكعَةٍ يُصَلّيها مِن بَينِ يَدَيِ الكَعبَةِ(١٦٨٦).

١٤٨١ ـ **الإمام عليّ** عليه السلام ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: العالِمُ مِصباحُ اللهِ فِي الأَرضِ، فَمَن أرادَ اللهُ بِهِ خَيرًا اقتَبَسَ مِنهُ(١٦٨٧).

کی تاریکیوں میں ہدایت ملتی ہے پس جب ستارے ناپید ہو جائیں گے تو ہدایت یافتہ افراد کی گمراہی کا وقت قریب آچکا ہوگا۔

ب: چودہویں کے چاند کے مانند

۱۴۷۸۔امام علیؑ: لوگوں کے درمیان علماء آسمان میں چودھویں کے چاند کے مانند ہیں کہ جس کی روشنی تمام ستاروں پر غالب رہتی ہے۔

ج: چراغ رکھنے والے کے مانند

۱۴۷۹۔رسول خداؐ: مومن کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں عمدہ سواری، وسیع گھر، لباس، روشن چراغ، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو یہ سب چیزیں نہیں ہیں آخر یہ سب چیزیں ہیں کیا؟ آنحضرت نے فرمایا عمدہ سواری سے مراد اسکی عقل ہے، وسیع گھر سے مراد صبر، بہترین لباس سے مراد شرم وحیا اور روشن چراغ سے مراد اس کا علم ہے۔

۱۴۸۰۔امام باقرؑ: عالم اس شخص کے مانند ہے جس کے ہمراہ شمع ہوتی ہے جس سے لوگوں کو روشنی ملتی ہے لہذا جو بھی اسکی شمع سے روشنی حاصل کرتا ہے اسے دعائیں دیتا ہے اسی طرح عالم کے ہمراہ علم کی شمع ہوتی ہے جس سے وہ جہالت وحیرانی کی تاریکیوں کو زائل کر دیتا ہے لہذا جو شخص بھی اسکی روشنی کے ذریعہ حیران کن تاریکیوں سے نکل جاتا ہے یا اس کے ذریعہ جہالت ونادانی سے نجات پا جاتا ہے تو وہ آتش جہنم سے آزاد کردہ افراد میں سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ اسے اسکے آزاد کردہ شخص کے ہر بال کے عوض اس کو لاکھ رطل صدقہ سے کہیں زیادہ اجر وثواب مرحمت کرتا ہے جس (صدقہ) کو اس راہ میں نہ صرف کیا گیا ہو جس کا اللہ نے حکم دیا ہے تو وہ صدقہ صاحب صدقہ کے لئے وبال جان بن جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ عالم کو خانہ کعبہ میں ادا کی گئی ایک لاکھ رکعت نماز سے بہتر اجر وثواب عطا کرتا ہے۔

۱۴۸۱۔امام علیؑ: سے منسوب بیان ہے کہ: عالم روئے زمین پر اللہ کا چراغ ہے پس جس کے لئے خدا خیر کا خواہاں ہوتا ہے وہ اسی چراغ کی روشنی سے فیضیاب ہوتا ہے۔

۱ / ٦

فَوائِدُ مُجالَسَةِ العالِمِ

۱۴۸۲ ـ رسول الله ﷺ: ما مِن مؤمِنٍ يَقعُدُ ساعَةً عِندَ العالِمِ إلّا جَلَستَ إلىٰ حَبيبي، وعِزَّتي وجَلالي لَأُسكِنَنَّكَ الجَنَّةَ مَعَهُ ولا اُبالي(۱٦۸۸).

۱۴۸۳ ـ عنه ﷺ: ألا فَاغتَنِموا مَجالِسَ العُلَماءِ، فَإِنَّها رَوضَةٌ مِن رِياضِ الجَنَّةِ، تَنزِلُ عَلَيهِمُ الرَّحمَةُ والمَغفِرَةُ، كَالمَطَرِ مِنَ السَّماءِ، يَجلِسونَ بَينَ أيديهِم مُذنِبينَ ويَقومونَ مَغفورينَ لَهُم، والمَلائِكَةُ يَستَغفِرونَ لَهُم ماداموا جُلوسًا عِندَهُم، وإنَّ اللهَ يَنظُرُ إلَيهِم فَيَغفِرُ لِلعالِمِ والمُتَعَلِّمِ والنّاظِرِ والمُحِبِّ لَهُم(۱٦۸۹).

۱۴۸۴ ـ عنه ﷺ: جُلوسُ ساعَةٍ عِندَ العالِمِ في مُذاكَرَةِ العِلمِ أحَبُّ إلَى اللهِ تَعالىٰ مِن مِائَةِ ألفِ رَكعَةٍ تَطَوُّعًا، ومِائَةِ ألفِ تَسبيحَةٍ، ومِن عَشرِ آلافِ فَرَسٍ يَغزو بِهَا المُؤمِنُ في سَبيلِ اللهِ(۱٦۹۰).

۱۴۸۵ ـ عنه ﷺ ـ لِأَبي ذَرٍّ ـ: يا أبا ذَرٍّ، الجُلوسُ ساعَةً عِندَ مُذاكَرَةِ العِلمِ خَيرٌ لَكَ مِن عِبادَةِ سَنَةٍ، صِيامِ نَهارِها وقِيامِ لَيلِها(۱٦۹۱).

۱۴۸٦ ـ عنه ﷺ: مُجالَسَةُ العُلَماءِ عِبادَةٌ(۱٦۹۲).

۱۴۸۷ ـ الإمام عليّ ؑ: جاوِرِ العُلَماءَ تَستَبصِر(۱٦۹۳).

۱۴۸۸ ـ عنه ؑ: جالِسِ العُلَماءَ يَزدَد عِلمُكَ، ويَحسُن أدَبُكَ، وتَزكُ نَفسُكَ(۱٦۹۴).

۱۴۸۹ ـ عنه ؑ: مُجالَسَةُ العُلَماءِ زِيادَةٌ(۱٦۹۵).

۱۴۹۰ ـ عنه ؑ: صاحِبِ العُقَلاءَ وجالِسِ العُلَماءَ واغلِبِ الهَوىٰ، تُرافِقِ المَلَأَ الأَعلىٰ(۱٦۹٦).

۶/۱

عالم کی ہمنشینی کے فوائد

۱۴۸۲۔رسول خداؐ: کوئی مرد مومن کسی عالم کی بزم میں ایک ساعت نہیں بیٹھا مگر یہ کہ ندا آتی ہے کہ تم میرے حبیب کے پاس بیٹھے ہو، میری عزت اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں بہشت میں اس کا ہمنشیں قرار دونگا اور کوئی پروانہیں کرونگا۔

۱۴۸۳۔رسول خداؐ: نے ابوذر سے فرمایا، علماء کی بزم کو غنیمت سمجھو کیونکہ ان کی بزم جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے کہ جن پر اللہ کی رحمت و مغفرت آب باراں کے مانند نازل ہوتی رہتی ہے گناہگار انکی بزم میں بیٹھتے ہیں اور مغفرت کیئے ہوئے اٹھتے ہیں اور جب تک وہ بیٹھے رہتے ہیں ملائکہ ان کیلئے استغفار کرتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ کی نظر عنایت ہوتی ہے لہذا وہ عالم طالب علم اور انہیں دیکھنے والوں اور ان سے محبت کرنے والوں کو بخش دیتا ہے۔

۱۴۸۴۔رسول خداؐ: علمی گفتگو کے لئے عالم کی خدمت میں ایک گھنٹہ بیٹھنا اللہ کے نزدیک ایک لاکھ مستحبی نماز ایک لاکھ تسبیح اور راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے دس ہزار جنگی گھوڑوں کے عطیہ سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۴۸۵۔رسول خداؐ نے: ابوذر غفاریؓ سے فرمایا: اے ابوذر! علمی گفتگو کے لئے ایک گھنٹہ بیٹھنا تمہاری سال بھر کی اس عبادت سے بہتر ہے کہ جس میں دنوں کو روزہ رکھا ہو اور راتوں کو عبادت میں گذارا ہو۔

۱۴۸۶۔رسول خداؐ: علماء کی ہمنشینی عبادت ہے۔

۱۴۸۷۔امام علیؑ: علماء کی ہمنشینی اختیار کرو صاحب بصیرت ہو جاؤ گے۔

۱۴۸۸۔امام علیؑ: علماء کی ہمنشینی اختیار کرو تا کہ تمہارے علم میں اضافہ، ادب نیک اور نفس پاک و پاکیزہ ہو جائے

۱۴۸۹۔امام علیؑ: علماء کی ہمنشینی (علم) کی افزائش کا باعث ہوتی ہے۔

۱۴۹۰۔امام علیؑ: عقلمندوں کی صحبت اور علماء کی ہمنشینی اختیار کرو اور اپنی خواہشات پر غلبہ حاصل کرو تا کہ ملأ اعلٰی میں ان کے ساتھ ہو جاؤ۔

۱۴۹۱ ـ عنه ﷺ: جالِسِ العُلَماءَ تَسعَد[۱۶۹۷].

۱۴۹۲ ـ عنه ﷺ: مُعاشَرَةُ ذَوِي الفَضائِلِ حَياةُ القُلوبِ[۱۶۹۸].

۱۴۹۳ ـ عنه ﷺ: مُجالَسَةُ الحُكَماءِ حَياةُ العُقولِ وشِفاءُ النُّفوسِ[۱۶۹۹].

۱۴۹۴ ـ عنه ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِلحُسَينِ ﷺ ـ: مَن خالَطَ العُلَماءَ وُقِّرَ، ومَن خالَطَ الأَنذالَ حُقِّرَ[۱۷۰۰].

۱۴۹۵ ـ رسول الله ﷺ: لا تَجلِسوا مَعَ كُلِّ عالِمٍ، إلّا عالِمًا يَدعوكُم مِن خَمسٍ إلىٰ خَمسٍ: مِنَ الشَّكِّ إلَى اليَقينِ، ومِنَ العَداوَةِ إلَى النَّصيحَةِ، ومِنَ الكِبرِ إلَى التَّواضُعِ، ومِنَ الرِّياءِ إلَى الإِخلاصِ، ومِنَ الرَّغبَةِ إلَى الزُّهدِ[۱۷۰۱].

۱۴۹۶ ـ الإمام الكاظم ﷺ: مُحادَثَةُ العالِمِ عَلَى المَزابِلِ خَيرٌ مِن مُحادَثَةِ الجاهِلِ عَلَى الزَّرابِيِّ[۱۷۰۲] [۱۷۰۳].

۱۴۹۷ ـ لقمان ﷺ: أي بُنَيَّ، صاحِبِ العُلَماءَ وجالِسهُم، وزُرهُم في بُيوتِهِم، لَعَلَّكَ أن تُشبِهَهُم فَتَكونَ مِنهُم[۱۷۰۴].

۱۴۹۸ ـ عنه ﷺ: يا بُنَيَّ، جالِسِ العُلَماءَ وزاحِمهُم بِرُكبَتَيكَ، فَإِنَّ اللهَ يُحيِي القُلوبَ بِنورِ الحِكمَةِ كَما يُحيِي اللهُ الأَرضَ المَيتَةَ بِوابِلِ السَّماءِ[۱۷۰۵].

۱ / ۷

العُلَماءُ يَومَ القِيامَةِ

۱۴۹۹ ـ رسول الله ﷺ: مَن تَعَلَّمَ مَسأَلَةً واحِدَةً قُلِّدَ يَومَ القِيامَةِ أَلفَ قِلادَةٍ مِن نورٍ، وغُفِرَ لَهُ أَلفُ ذَنبٍ، وبُنِيَ لَهُ مَدينَةٌ مِن ذَهَبٍ، وكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ شَعرَةٍ عَلىٰ

۱۴۹۱۔امام علیؑ: علماء کی ہمنشینی اختیار کرو سعادت مند ہو جاؤ گے۔

۱۴۹۲۔امام علیؑ: صاحبان فضیلت کی معاشرت دلوں کی زندگی ہے۔

۱۴۹۳۔امام علیؑ: حکماء کی معاشرت، عقلوں کی زندگی اور نفسوں کی شفاء کا باعث ہے۔

۱۴۹۴۔امام علیؑ: نے اپنے فرزند امام حسینؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: جو علماء کی محفل میں شریک ہوا وہ صاحب عزت و وقار ہو گیا اور جو پست و حقیر لوگوں سے گھل مل گیا وہ ذلیل و رسوا ہو گیا۔

۱۴۹۵۔رسول خداؐ: ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو سوائے اس عالم کے جو تمہیں پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف دعوت دیتا ہے شک سے یقین کی طرف عداوت سے خیر خواہی کی طرف تکبر سے تواضع کی طرف، ریاکاری سے اخلاص کی طرف رغبت سے پارسائی کی طرف۔

۱۴۹۶۔امام کاظمؑ: مزبلہ پر علماء سے گفتگو، جہلا سے مسند پر گفتگو سے بہتر ہے۔

۱۴۹۷۔لقمان حکیم، اے میرے بیٹے! علماء کی صحبت اور انکی ہمنشینی اختیار کرو اور ان کی زیارت کے لئے ان کے گھر جاؤ شاید تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ اور ان ہی میں سے شمار کئے جاؤ۔

۱۴۹۸۔لقمان حکیم: اے بیٹا! علماء کے پاس بیٹھو اور انکی خدمت میں زانوئے ادب تہ کرو اسلئے کہ اللہ حکمت کے نور سے دلوں کو اسی طرح زندگی عطا کرتا ہے جس طرح مردہ زمینوں کو آسمان کی بارش سے زندگی عطا کر دیتا ہے

۷/۱

روز قیامت علماء کا وقار

۱۴۹۹۔رسول خداؐ: جو ایک مسئلہ کی تعلیم حاصل کرتا ہے قیامت کے دن اس کی گردن میں نور کے ایک ہزار ہار پہنائے جائیں گے اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔ اس کیلئے سونے کا ایک شہر بنایا جائے گا اور اس کے جسم پر ہر بال کے عوض ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

جَسَدِهِ حَجَّةٌ وعُمرَةٌ(١٧٠٦).

١٥٠٠ ـ عنه ﷺ: يَقولُ اللهُ ﷻ لِلعُلَماءِ يَومَ القِيامَةِ: ... إنّي لَم أجعَل عِلمي وحُكمي فيكُم إلّا وأنا اُريدُ أن أغفِرَ لَكُم عَلىٰ ما كانَ فيكُم ولا اُبالي(١٧٠٧).

١٥٠١ ـ عنه ﷺ: إذا كانَ يَومُ القِيامَةِ جَمَعَ اللهُ العُلَماءَ فَقالَ: إنّي لَم أستَودِع حِكمَتي قُلوبَكُم وأنا اُريدُ أن اُعَذِّبَكُم، اُدخُلوا الجَنَّةَ(١٧٠٨).

١٥٠٢ ـ الإمام عليّ ؑ: إذا كانَ يَومُ القِيامَةِ جَمَعَ اللهُ العُلَماءَ فَيَقولُ لَهُم: عِبادي، إنّي اُريدُ بِكُمُ الخَيرَ الكَثيرَ بَعدَما أنتُم تَحمِلونَ الشِّدَّةَ مِن قِبَلي وكَرامَتي وتَعبُدُني النّاسُ بِكُم، فَأَبشِروا فَإِنَّكُم أحِبّائي وأفضَلُ خَلقي بَعدَ أنبِيائي، فَأَبشِروا فَإِنّي قَد غَفَرتُ لَكُم ذُنوبَكُم وقَبِلتُ أعمالَكُم، ولَكُم فِي النّاسِ شَفاعَةٌ مِثلُ شَفاعَةِ أنبِيائي، وإنّي مِنكُم راضٍ ولا أهتِكُ سُتورَكُم ولا أفضَحُكُم في هٰذَا الجَمعِ(١٧٠٩).

١٥٠٣ ـ الإمام العسكريّ ؑ: يَأتي عُلَماءُ شيعَتِنا، القَوّامونَ بِضُعَفاءِ مُحِبّينا وأهلِ وَلايَتِنا يَومَ القِيامَةِ، والأَنوارُ تَسطَعُ مِن تيجانِهِم، عَلىٰ رَأسِ كُلِّ واحِدٍ مِنهُم تاجُ بَهاءٍ، قَدِ انبَثَّت تِلكَ الأَنوارُ في عَرَصاتِ القِيامَةِ ودَورُها مَسيرَةَ ثَلاثِمِائَةِ ألفِ سَنَةٍ، فَشُعاعُ تيجانِهِم يَنبَثُّ فيها كُلِّها(١٧١٠).

١٥٠٤ ـ الإمام عليّ ؑ: حَضَرَتِ امرَأَةٌ عِندَ الصِّدّيقَةِ فاطِمَةَ الزَّهراءِ ؑ، فَقالَت: إنَّ لي والِدَةً ضَعيفَةً، وقَد لَبَسَ عَلَيها في أمرِ صَلاتِها شَيءٌ، وقَد بَعَثَتني إلَيكِ أسأَلُكِ، فَأَجابَتها فاطِمَةُ ؑ عَن ذٰلِكَ، ثُمَّ ثَنَّت فَأَجابَت، ثُمَّ ثَلَّثَت (فَأَجابَت)، إلىٰ أن عَشَّرَت فَأَجابَت، ثُمَّ خَجِلَت مِنَ الكَثرَةِ، فَقالَت: لا أشُقُّ عَلَيكِ يا بِنتَ رَسولِ اللهِ، قالَت فاطِمَةُ ؑ: هاتي وسَلي عَمّا بَدا لَكِ،

۱۵۰۰۔رسول خداؐ: اللہ تعالیٰ علماء سے روز قیامت ارشادفرمائے گا: میں نے اپنا علم اور حکم تمہار حوالے نہیں کیا مگر یہ کہ کسی شی کی پرواہ کئے بغیر میں تمہارے سابقہ گناہوں کو معاف کرنا چاہتا ہوں۔

۱۵۰۱۔رسول خداؐ: جب قیامت برپا ہوگی تو خداوند متعال علماء کو جمع کرے گا اور فرمائے گا میں نے تمہیں اپنی حکمتوں سے اس لئے نہیں نوازا تھا کہ تمہیں جہنم میں داخل کروں، جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۱۵۰۲۔امام علیؑ: جب قیامت برپا ہوگی تو خدا سارے علماء کو جمع کرے گا اور ان سے ارشاد فرمائے گا اے میرے بندو! میں تمہارے سلسلے میں خیر کثیر کا ارادہ رکھتا ہوں کیونکہ تم لوگوں نے میری جانب سے بڑی مصیبتیں برداشت کی ہیں اور تمہاری بدولت دوسروں نے میری عبادت کی ہے، تمہیں بشارت ہو کہ تم میرے دوست اور انبیاء کے بعد میری مخلوقات میں افضل ہو تمہیں بشارت ہو کہ میں نے تمہارے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔اور تمہارا اعمال قبول کر لیا ہے۔ اور تمہیں انبیاءؑ کی طرح لوگوں کی شفاعت کرنے کا حق حاصل ہے بیشک میں تم سے راضی ہوں میں تمہارے عیوب کا پردہ چاک نہیں کرونگا اور نہ تمہیں اس مجمع میں ذلیل ورسوا کرونگا۔

۱۵۰۳۔امام عسکریؑ علیہ السلام: قیامت کے دن ہمارے شیعوں کے علماء جنہوں نے ہمارے کمزور شیعوں اور ولایت و محبت رکھنے والوں کی سرپرستی کی ہے اس طرح وارد ہونگے کہ ان کے تاج سے نور چمکتا ہوگا اور ہر ایک کے سر پر بڑا حسین وخوبصورت تاج ہوگا جس سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہونگی اور میدان محشر کے چپے چپے کو تین لاکھ سال کی مسافت کے فاصلہ سے روشن کر رہی ہونگی، یعنی ان کے تاج کی شعائیں ہر جگہ پہنچ رہی ہوں گی۔

۱۵۰۴۔امام علیؑ: ایک دفعہ ایک عورت حضرت صدیقہ کبریٰ فاطمہ زہراؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: میری ماں بہت ضعیف و کمزور ہے انہیں نماز کے سلسلے میں ایک مسئلہ درپیش ہے مجھے آپؑ کے پاس اس کے سلسلے میں سوال کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ جناب سیدہ صلوات اللہ علیھا نے اس کے سوال کا جواب دے دیا۔ کچھ دیر کے بعد پھر وہ سوال کرنے آئی جناب سیدہؑ نے اس سوال کا جواب بھی مرحمت فرمایا کچھ دیر کے بعد۔ پھر آئی اور تیسرا سوال کیا آپ نے پھر جواب مرحمت فرمایا یہاں تک کہ وہ عورت دس مرتبہ سوال کرنے آئی اور جناب سیدہؑ ہر مرتبہ اس کے سوال کا جواب مرحمت فرماتی رہیں۔ پھر وہ عورت کثرتِ سوال سے شرمندہ ہوگئی اور بولی: اے بنت رسولؐ! اب میں آپؑ کو زحمت نہیں دونگی۔ حضرت سیدہ نے فرمایا: تمہیں جو پوچھنا ہو آ کر پوچھ لیا کرو۔ کیا اگر کسی شخص کو ایک بوجھ اٹھا کر بلندی پر لے جانے کے لئے ایک لاکھ اشرفیاں دی جائیں تو اسے وہ عمل سنگین معلوم ہوگا اس نے کہا: نہیں آپ

أرأَيتِ مَنِ اكترِيَ يَومًا يَصعَدُ إلىٰ سَطحٍ بِحِملٍ ثَقيلٍ وكِراؤُهُ مِائَةُ ألفِ دينارٍ أيَثقُلُ عَلَيهِ؟ فقالَت: لا، فَقالَت: أُكريتُ (أُكتُريتُ) أَنَا لِكُلِّ مَسأَلَةٍ بِأَكثَرَ مِن مِلءِ ما بَينَ الثَّرىٰ إلَى العَرشِ لُؤلُؤًا، فَأَحرىٰ أن لا يَثقُلَ عَلَيَّ؛ سَمِعتُ أبي ﷺ يَقولُ: إنَّ عُلَماءَ شيعَتِنا يُحشَرونَ فَيُخلَعُ عَلَيهِم مِن خِلَعِ الكَراماتِ عَلىٰ قَدرِ كَثرَةِ عُلومِهِم وجِدِّهِم في إرشادِ عِبادِ اللهِ، حَتّىٰ يُخلَعَ عَلَى الواحِدِ مِنهُم ألفُ ألفِ خِلعَةٍ مِن نورٍ، ثُمَّ يُنادي مُنادي رَبِّنا ﷻ: أيُّهَا الكافِلونَ لِأَيتامِ آلِ مُحَمَّدٍ النّاعِشونَ لَهُم عِندَ انقِطاعِهِم عَن آبائِهِمُ الَّذينَ هُم أَئِمَّتُهُم، هٰؤُلاءِ تَلامِذَتُكُم والأَيتامُ الَّذينَ كَفَلتُموهُم ونَعَشتُموهُم، فَاخلَعوا عَلَيهِم (كَما خَلَعتُموهُم) خِلَعَ العُلومِ فِي الدُّنيا، فَيَخلَعونَ عَلىٰ كُلِّ واحِدٍ مِن اُولٰئِكَ الأَيتامِ عَلىٰ قَدرِ ما أَخَذوا عَنهُم مِنَ العُلومِ، حَتّىٰ إنَّ فيهِم -يَعني فِي الأَيتامِ- لَمَن يُخلَعُ عَلَيهِ مِائَةُ ألفِ خِلعَةٍ، وكَذٰلِكَ يَخلَعُ هٰؤُلاءِ الأَيتامُ عَلىٰ مَن تَعَلَّمَ مِنهُم، ثُمَّ إنَّ اللهَ تَعالىٰ يَقولُ: أعيدوا عَلىٰ هٰؤُلاءِ العُلَماءِ الكافِلينَ لِلأَيتامِ حَتّىٰ تُتِمّوا لَهُم خِلَعَهُم وتُضَعِّفوها، فَيُتَمَّ لَهُم ما كانَ لَهُم قَبلَ أن يَخلَعوا عَلَيهِم، ويُضاعَفُ لَهُم، وكَذٰلِكَ مَن بِمَرتَبَتِهِم مِمَّن يُخلَعُ عَلَيهِم عَلىٰ مَرتَبَتِهِم. وقالَت فاطِمَةُ ﷺ: يا أَمَةَ اللهِ، إنَّ سِلكًا مِن تِلكَ الخِلَعِ لَأَفضَلُ مِمّا طَلَعَت عَلَيهِ الشَّمسُ ألفَ ألفِ مَرَّةٍ، وما فَضلٌ فَإِنَّهُ مَشوبٌ بِالتَّنغيصِ والكَدَرِ[١٧١١].

١٥٠٥ ـ منية المريد: فِي الإنجيلِ: إنَّ اللهَ تَعالىٰ يَقولُ يَومَ القِيامَةِ: يا مَعشَرَ العُلَماءِ، ما ظَنُّكُم بِرَبِّكُم؟ فَيَقولونَ: ظَنُّنا أن يَرحَمَنا ويَغفِرَ لَنا، فَيَقولُ تَعالىٰ: فَإِنّي قَد فَعَلتُ، إنّي قَدِ استَودَعتُكُم حِكمَتي لا لِشَرٍّ أرَدتُهُ بِكُم، بَل لِخَيرٍ أرَدتُهُ بِكُم، فَادخُلوا في صالِحِ عِبادي إلىٰ جَنَّتي بِرَحمَتي[١٧١٢].

نے فرمایا دیکھ مجھے تیرے ہر سوال کا جواب دینے کے عوض زمین سے آسمان تک موتیوں بھرے خزانے سے زیادہ اجر وثواب دیا گیا ہے تو پھر مجھے ذرا بھی سنگین نہیں معلوم ہونا چاہئے۔

میں نے اپنے پدر بزرگوار رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ہمارے شیعوں کے علماء کو جب قیامت میں محشور کیا جائے گا تو ان کے جسموں پر ان کے کثرت علم اور بندگان خدا کی ہدایت وراہنمائی میں سعی وکوشش کے صلہ میں عظمت وکرامت کی خلعتیں پہنائی جائیں گی یہاں تک کہ بعض علماء کے جسم پر دس لاکھ نورانی خلعتیں پہنادی جائیں گی اور خدا کی جانب سے منادی ندا دے گا۔ اے یتیمان آلِ محمدؐ کے پرورش کرنے والو اے باپ سے بچھڑنے والے یعنی اپنے ائمہؑ سے بچھڑنے والوں کا ہاتھ تھامنے والو! یہ شیعہ تمہارے شاگرد اور یہی وہ یتیم ہیں جن کی تم نے سرپرستی کی ہے اور جن کے ہاتھوں کو تم نے تھاما ہے آج انہیں اسی طرح خلعتوں سے نوازو جس طرح دنیا میں تم نے انہیں علم ودانش کی خلعتوں سے نوازا تھا۔ اور پھر وہ علماء شیعوں کو ان کی تعلیم کے لحاظ سے جو ان علماء سے حاصل کی ہے انہیں خلعتوں پہنائیں گے یہاں تک کہ بعض شیعوں کے جسم پر ایک لاکھ خلعتیں ہونگی۔ پھر ان کے بعد اللہ کی آواز آئے گی۔

دوبارہ ان علماء کو جنہوں نے یتیمانِ آلِ محمدؐ کی پرورش کی ہے خلعتیں پہناؤ یہاں تک کامل اور دو برابر خلعتیں ہو جائیں حکم خدا سے انہیں پھر اس کے علم اور کوشش کے صلہ میں خلعتیں پہنائی جائیں گی جو اس کے سوا بلکہ اس سے زیادہ ہونگی جو پہلے پہنائی جا چکی ہونگی اس طرح ہر ایک کی خلعتیں انکی قدر ومنزلت کے اعتبار سے دوگنا ہو جائے گی۔ پھر جناب سیدہؑ نے فرمایا اے کنیز خدا! ان خلعتوں کے ایک تار کی چمک سورج جن چیزوں پر چمکا ہے اگر ہزار ہزار بار چمکے پھر بھی اس سے زیادہ ہے جبکہ سورج کی چمک میں کوئی فضیلت نہیں کیونکہ اس کی چمک میں تیرگی اور گرد وغبار کا شائبہ پایا جاتا ہے۔

۱۵۰۵۔ کتاب منیۃ المرید: میں انجیل کے حوالے سے ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے گروہ علماء تمہارا اپنے پروردگار کے سلسلے میں کیا گمان ہے؟ وہ کہیں گے ہم یہ گمان رکھتے ہیں کہ خدا ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور ہم پر رحمت ومغفرت نازل فرمائے۔ آواز پروردگار آئے گی۔ میں نے ایسا ہی کیا میں نے تمہیں کسی شر کی وجہ سے اپنی حکمتوں سے نہیں نوازا ہے بلکہ میرا ارادہ۔ نیک ہے جاؤ میری جنت میں میرے صالح بندونکے ساتھ داخل ہو جاؤ میری رحمتیں تمہارے ساتھ ہیں۔

۱ / ۸

النَّوادِر

۱۵۰۶ ـ رسول الله ﷺ: نَومُ العالِمِ عِبادَةٌ، ونَفَسُهُ تَسبيحٌ، وعَمَلُهُ مُضاعَفٌ، ودُعاؤُهُ مُستَجابٌ، وذَنبُهُ مَغفورٌ[۱۷۱۳].

۱۵۰۷ ـ عنه ﷺ: فَضلُ العالِمِ عَلىٰ غَيرِهِ كَفَضلِ النَّبِيِّ عَلىٰ اُمَّتِهِ[۱۷۱۴].

۱۵۰۸ ـ عنه ﷺ: البَرَكَةُ مَعَ أكابِرِكُم أهلِ العِلمِ[۱۷۱۵].

۱۵۰۹ ـ عنه ﷺ: العُلَماءُ قادَةٌ، والمُتَّقونَ سادَةٌ، ومُجالَسَتُهُم زِيادَةٌ[۱۷۱۶].

۱۵۱۰ ـ عنه ﷺ: إنَّ العالِمَ لَيَستَغفِرُ لَهُ مَن فِي السَّماواتِ ومَن فِي الأَرضِ حَتَّى الحيتانُ فِي الماءِ[۱۷۱۷].

۱۵۱۱ ـ عنه ﷺ: ما مِن عالِمٍ أو مُتَعَلِّمٍ يَمُرُّ بِقَريَةٍ مِن قُرَى المُسلِمينَ... ولَم يَأكُل مِن طَعامِهِم ولَم يَشرَب مِن شَرابِهِم، ودَخَلَ مِن جانِبٍ وخَرَجَ مِن جانِبٍ، إلّا رَفَعَ اللهُ تَعالىٰ عَذابَ قُبورِهِم أربَعينَ يَومًا[۱۷۱۸].

۱۵۱۲ ـ عنه ﷺ: إنَّ أهلَ الجَنَّةِ لَيَحتاجونَ إلَى العُلَماءِ فِي الجَنَّةِ، وذٰلِكَ أنَّهُم يَزورونَ اللهَ تَعالىٰ في كُلِّ جُمُعَةٍ، فَيَقولُ لَهُم: تَمَنَّوا عَلَيَّ ما شِئتُم، فَيَلتَفِتونَ إلَى العُلَماءِ فَيَقولونَ: ماذا نَتَمَنّىٰ؟ فَيَقولونَ: تَمَنَّوا عَلَيهِ كَذا وكَذا، فَهُم يَحتاجونَ إلَيهِم فِي الجَنَّةِ كَما يَحتاجونَ إلَيهِم فِي الدُّنيا[۱۷۱۹].

۱۵۱۳ ـ عنه ﷺ: سَأَلتُ جِبرائيلَ ؑ فَقُلتُ: العُلَماءُ أكرَمُ عِندَ اللهِ أمِ الشُّهَداءُ؟ فَقالَ: العالِمُ الواحِدُ أكرَمُ عَلَى اللهِ مِن ألفِ شَهيدٍ، فَإِنَّ اقتِداءَ العُلَماءِ بِالأَنبِياءِ واقتِداءَ الشُّهَداءِ بِالعُلَماءِ[۱۷۲۰].

۱/۸

نادر اقوال

۱۵۰۶۔ رسول خداؐ: عالم کا سونا عبادت، اسکی سانس تسبیح اس کا عمل دوگنا، اس کی دعا مستجاب اور اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

۱۵۰۷۔ رسول خداؐ: عالم کی فضیلت غیر عالم پر اسی طرح ہے جیسی نبی کی فضیلت اسکی امت پر ہے۔

۱۵۰۸۔ رسول خداؐ: برکت بزرگوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ بزرگ سے مراد اہل علم ہیں۔

۱۵۰۹۔ رسول خداؐ: علماء رہبر ہیں متقین سید و سردار ہیں۔ اور ان کی ہمنشینی افزائش علم وفضیلت کا باعث ہے۔

۱۵۱۰۔ رسول خداؐ: بیشک عالم کیلئے آسمانوں اور زمینوں کی ہر چیز یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں۔

۱۵۱۱۔ رسول خداؐ: کوئی عالم یا طالب علم کسی مسلمان قریہ سے نہیں گذرتا..... نہ انکا کھانا کھاتا ہے اور نہ انکا پانی پیتا ہے لیکن ایک طرف سے داخل ہوتا ہے اور دوسری طرف سے نکل جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس قریہ کی قبروں سے چالیس روز تک عذاب کو دور کر دیتا ہے۔

۱۵۱۲۔ رسول خداؐ: بیشک اہل جنت جنت میں بھی علماء کے محتاج ہونگے اور وہ اس طرح کہ اہل جنت ہر جمعہ کے دن کرشمہ قدرت کا مشاہدہ کریں گے اور اللہ ان سے فرمائے گا۔ تمہیں مجھ سے جو تمنا ہے دریافت کرو۔ اس وقت وہ علماء کی طرف متوجہ ہونگے اور ان سے سوال کریں گے کہ اللہ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء فرمائیں گے فلاں فلاں چیز کی تمنا کرو اس طرح لوگ جنت میں بھی دنیا کی طرح علماء کے محتاج ہونگے۔

۱۵۱۳۔ رسول خداؐ؛ کا ارشاد ہے کہ میں نے جبرائیل سے پوچھا اللہ کے نزدیک علماء زیادہ محترم ہیں یا شہداء حضرت جبرائیل نے کہا اللہ کے نزدیک ایک عالم ہزار شہیدوں سے زیادہ محترم ہے کیونکہ علماء انبیاء کی اقتدا کرتے ہیں اور شہدا علماء کی۔

۱۵۱۴ ـ الإمام عليّ عليه السلام: بَخٍ بَخٍ لِعالِمٍ عَلِمَ فَكَفَّ، وخافَ البَياتَ فَأَعَدَّ واستَعَدَّ، إن سُئِلَ أفصَحَ وإن تُرِكَ سَكَتَ، كَلامُهُ صَوابٌ وسُكوتُهُ عَن غَيرِ عِيٍّ عَنِ الجَوابِ[1721].

۱۵۱۵ ـ عنه عليه السلام: رُتبَةُ العالِمِ أعلَى المَراتِبِ[1722].

۱۵۱۶ ـ عنه عليه السلام: عالِمٌ مُعانِدٌ خَيرٌ مِن جاهِلٍ مُساعِدٍ[1723].

۱۵۱۷ ـ عنه عليه السلام: العالِمُ يَنظُرُ بِقَلبِهِ وخاطِرِهِ، الجاهِلُ يَنظُرُ بِعَينِهِ وناظِرِهِ[1724].

۱۵۱۸ ـ عنه عليه السلام: العالِمُ يَعرِفُ الجاهِلَ لِأَنَّهُ كانَ قَبلُ جاهِلًا، الجاهِلُ لا يَعرِفُ العالِمَ لِأَنَّهُ لَم يَكُن قَبلُ عالِمًا[1725].

۱۵۱۹ ـ عنه عليه السلام ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: إثنانِ يَهونُ عَلَيهِما كُلُّ شَيءٍ: عالِمٌ عَرَفَ العَواقِبَ، وجاهِلٌ يَجهَلُ ما هُوَ فيهِ[1726].

۱۵۲۰ ـ عنه عليه السلام: إنَّ اللهَ يُحِبُّ المُؤمِنَ العالِمَ الفَقيهَ الزّاهِدَ الخاشِعَ الحَيَّ الحَليمَ الحَسَنَ الخُلقِ والمُقتَصِدَ المُنصِفَ المُتَعَفِّفَ[1727].

۱۵۲۱ ـ عنه عليه السلام: الجاهِلُ صَغيرٌ وإن كانَ شَيخًا، والعالِمُ كَبيرٌ وإن كانَ حَدَثًا[1728].

۱۵۲۲ ـ عنه عليه السلام: لا يَنتَصِفُ عالِمٌ مِن جاهِلٍ[1729].

۱۵۲۳ ـ الإمام الحسين عليه السلام: لَو أنَّ العالِمَ كُلَّ ما قالَ أحسَنَ وأصابَ لَأَوشَكَ أن يُجَنَّ مِنَ العُجبِ، وإنَّمَا العالِمُ مَن يَكثُرُ صَوابُهُ[1730].

۱۵۲۴ ـ الإمام الكاظم عليه السلام ـ لِهِشامٍ ـ: يا هِشامُ، مَن أكرَمَهُ اللهُ بِثَلاثٍ فَقَد لَطَفَ لَهُ: عَقلٍ يَكفيهِ مَؤونَةَ هَواهُ، وعِلمٍ يَكفيهِ مَؤونَةَ جَهلِهِ، وغِنًى يَكفيهِ مَخافَةَ الفَقرِ[1731].

۱۵۱۴۔امام علیؑ: مبارک ہو مبارک ہو اس عالم کیلئے جس نے علم حاصل کیا پھر اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھا ناگہانی موت سے خوف کھایا تو اس کے لئے استعداد پیدا کرلی۔اگر اس سے کوئی سوال ہوتا ہے تو بہترین اور فصیح و بلیغ جواب دیتا ہے اور جب نہ پوچھا جائے تو خاموش رہتا ہے اسکی گفتار صحیح اور اس کی خاموشی، جواب سے عاجزی پر محمول نہیں کی جاسکتی ہے۔

۱۵۱۵۔امام علیؑ: عالم کا مرتبہ سب سے عظیم مرتبہ ہے۔

۱۵۱۶۔امام علیؑ: دشمنی کرنے والا عالم، مددگار جاہل سے بہتر ہے۔

۱۵۱۷۔امام علیؑ: عالم اپنے دل و دماغ کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور جاہل اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھتا ہے

۔

۱۵۱۸۔امام علیؑ: عالم، جاہل کی معرفت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی پہلے جاہل تھا۔لیکن جاہل عالم کی معرفت نہیں رکھتا اسلئے کہ جاہل کبھی عالم تھا ہی نہیں۔

۱۵۱۹۔امام علیؑ: سے منسوب بیان میں آیا ہے دو قسم کے لوگوں کی نظر میں ہر چیز حقیر ہے ہر کام کے انجام سے آگاہ عالم اور ہر کام کے انجام سے ناواقف جاہل۔

۱۵۲۰۔امام علیؑ: بیشک اللہ تعالیٰ با ایمان عالم، فقیہ، زاہد، خاشع، زندہ دل، بردبار، خوش اخلاق معتدل، منصف اور حیادار کو دوست رکھتا ہے۔

۱۵۲۱۔امام علیؑ: جاہل چھوٹا ہوتا ہے اگرچہ سن رسیدہ ہی کیوں نہ ہو اور عالم بزرگ ہوتا ہے اگرچہ کمسن ہی کیوں نہ ہو۔

۱۵۲۲۔امام علیؑ: عالم کبھی جاہل سے انصاف نہیں پاتا۔

۱۵۲۳۔امام حسینؑ: اگر عالم کی ہر بات پسندیدہ اور درست ہو جاتی تو شاید خود پسندی کے باعث مجنون ہو جاتا عالم تو بس وہ ہے جس کی اکثر باتیں درست ہوتی ہیں۔

۱۵۲۴۔امام کاظمؑ: نے ہشام بن حکم سے فرمایا: اے ہشام! جس شخص کو خدا تین چیزیں عطا کردے تو اس پر اس نے لطف و کرم فرمایا ہے ایسی عقل جو خواہشات کا مقابلہ کرنے ایسا عالم جو جہالت کا مقابلہ کرنے اور بے نیازی جو فقر و فاقہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہو۔

۱۵۲۵ ـ**الإمام الهادي** عليه السلام: أرجَحُ مِنَ العِلمِ حامِلُهُ[۱۷۳۲].

۱۵۲۶ ـ**الإمام الجواد** عليه السلام: مَا اجتَمَعَ رَجُلانِ إلّا كانَ أفضَلُهُما عِندَ اللهِ آدبَهُما، فَقيلَ: يَابنَ رَسولِ اللهِ قَد عَرَفنا فَضلَهُ عِندَ النّاسِ، فَما فَضلُهُ عِندَ اللهِ؟ فَقالَ: بِقِراءَةِ القُرآنِ كَما اُنزِلَ، ويَروي حَديثَنا كَما قُلنا، ويَدعُو اللهَ مُغرَمًا بِدُعائِهِ[۱۷۳۳].

۱۵۲۷ ـ**موسى** عليه السلام: يا إلٰهي مَن أحَبُّ النّاسِ إلَيكَ؟ قالَ: عالِمٌ يَطلُبُ عالِمًا[۱۷۳۴].

۱۵۲۵۔امام ہادیؑ:علم سے بہتر حاملِ علم ہے۔

۱۵۲۶۔امام جوادؑ: دو شخص ایک جگہ جمع نہیں ہوتے مگر یہ کہ ان دونوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے افضل وہ شخص ہے جو زیادہ ادب واخلاق والا ہے امام سے پوچھا گیا اے فرزند رسول لوگوں کے نزدیک ایسے شخص کی فضیلت کو تو ہم نے جان لیا لیکن اللہ کے نزدیک اسکی کیا فضیلت ہے؟ آپ نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کے سبب کہ جس طرح وہ نازل ہوا ہے اور ہماری احادیث کی روایت کے بموجب کہ جس طرح ہم نے بیان کیا ہے اور خدا کو اپنی دعاؤں میں عشق و محبت سے پکارنے کے باعث۔

۱۵۲۷۔حضرت موسیٰؑ: اے پالنے والے تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون شخص ہے؟ ارشاد ہوا وہ عالم جو دوسرے عالم کی تلاش میں ہوتا ہے۔

الفصل الثّاني

آدابُ العالِمِ

أ: ما يَنبَغي لِلعالِمِ

٢ / ١

العَمَل

١٥٢٨ ـ رسول الله ﷺ: تَعَلَّموا ما شِئتُم إن شِئتُم أن تَعلَموا، فَلَن يَنفَعَكُمُ اللهُ بِالعِلمِ حَتّىٰ تَعمَلوا[١٧٣٥].

١٥٢٩ ـ عنه ﷺ: إنّي لا أخافُ عَلَيكُم فيما لا تَعلَمونَ، ولٰكِنِ انظُروا كَيفَ تَعمَلونَ فيما تَعلَمونَ[١٧٣٦].

١٥٣٠ ـ عنه ﷺ: كونوا لِلعِلمِ رُعاةً ولا تَكونوا لَهُ رُواةً[١٧٣٧].

١٥٣١ ـ عنه ﷺ: لا تَزولُ قَدَما عَبدٍ يَومَ القِيامَةِ حَتّىٰ يُسأَلَ عَن أربَعٍ: عَن عُمرِهِ فيما أفناهُ، وعَن جَسَدِهِ فيما أبلاهُ، وعَن مالِهِ مِن أينَ اكتَسَبَهُ وفيما وَضَعَهُ، وعَن عِلمِهِ ماذا عَمِلَ فيهِ[١٧٣٨].

دوسری فصل

عالم کے آداب

الف۔ عالم کے لئے مناسب امور

۱/۲

عمل

۱۵۲۸۔ رسول خداؐ: جس چیز کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو کرو۔ خدا تمہیں علم کے ذریعہ نفع نہیں پہنچائے گا جب تک نکہ عمل نہ کرو گے۔

۱۵۲۹۔ رسول خداؐ: جو کچھ تم نہیں جانتے مجھے اس کا خوف نہیں ہے لیکن تم یہ دیکھو کہ جو جانتے ہو اس پر تمہارا عمل کیسا ہے۔

۱۵۳۰۔ رسول خداؐ: علم کی رعایت کرنے والے بنو نہ کہ اسکی روایت کرنے والے۔

۱۵۳۱۔ رسول خداؐ: کسی بندے کا قدم روز قیامت آگے نہیں بڑھ سکتا جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے گا اس کی عمر کے بارے میں کہ کہاں صرف کی۔ اس کے جسم کے بارے میں کہ کس چیز میں مشغول رکھا اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا اور علم کے بارے میں کہ اس پر عمل کیا۔

۱۵۳۲ ـ عنه ﷺ: مَن غَلَبَ عِلمُهُ هَواهُ فَهُوَ عِلمٌ نافِعٌ[۱۷۳۹].

۱۵۳۳ ـ عنه ﷺ: العِلمُ إمامُ العَمَلِ والعَمَلُ تابِعُهُ، يُلهِمُهُ اللهُ السُّعَداءَ ويَحرِمُهُ الأَشقِياءَ[۱۷۴۰].

۱۵۳۴ ـ عنه ﷺ: كونوا لِلعِلمِ رُعاةً ولا تَكونوا لَهُ رُواةً، فَقَد يَرعَوي مَن لا يَروي، وقَد يَروي مَن لا يَرعَوي، إنَّكُم لَن تَكونوا عالِمينَ حَتّىٰ تَكونوا بِما عَلِمتُم عامِلينَ[۱۷۴۱].

۱۵۳۵ ـ الإمام عليّ عليه السلام: مَن خالَفَ هَواهُ أطاعَ العِلمَ[۱۷۴۲].

۱۵۳۶ ـ عنه عليه السلام: مَن قاتَلَ جَهلَهُ بِعِلمِهِ فازَ بِالحَظِّ الأَسعَدِ[۱۷۴۳].

۱۵۳۷ ـ عنه عليه السلام ـ في صِفَةِ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام ـ: عَقَلُوا الدّينَ عَقلَ وِعايَةٍ ورِعايَةٍ، لا عَقلَ سَماعٍ ورِوايَةٍ، فَإِنَّ رُواةَ العِلمِ كَثيرٌ، ورُعاتَهُ قَليلٌ[۱۷۴۴].

۱۵۳۸ ـ عنه عليه السلام: إعقِلُوا الخَبَرَ إذا سَمِعتُموهُ عَقلَ رِعايَةٍ لا عَقلَ رِوايَةٍ، فَإِنَّ رُواةَ العِلمِ كَثيرٌ، ورُعاتَهُ قَليلٌ[۱۷۴۵].

۱۵۳۹ ـ عنه عليه السلام: مَن جَمَعَ فيهِ سِتَّ خِصالٍ ما يَدَعُ لِلجَنَّةِ مَطلَبًا ولا عَنِ النّارِ مَهرَبًا: مَن عَرَفَ اللهَ فَأَطاعَهُ، وعَرَفَ الشَّيطانَ فَعَصاهُ، وعَرَفَ الحَقَّ فَاتَّبَعَهُ، وعَرَفَ الباطِلَ فَاتَّقاهُ، وعَرَفَ الدُّنيا فَرَفَضَها، وعَرَفَ الآخِرَةَ فَطَلَبَها[۱۷۴۶].

۱۵۴۰ ـ عنه عليه السلام: إن أحبَبتَ أن تَكونَ أسعَدَ النّاسِ بِما عَلِمتَ فَاعمَل[۱۷۴۷].

۱۵۴۱ ـ عنه عليه السلام: أطِعِ العِلمَ واعصِ الجَهلَ تُفلِح[۱۷۴۸].

۱۵۴۲ ـ عنه عليه السلام: العِلمُ يُرشِدُكَ، والعَمَلُ يَبلُغُ بِكَ الغايَةَ[۱۷۴۹].

۱۵۴۳ ـ عنه عليه السلام: إعمَل بِالعِلمِ تُدرِك غُنمًا[۱۷۵۰].

۱۵۳۲۔رسول خداؐ: جس کا علم اس کی خواہشات پر غالب آجائے وہی مفید علم ہے۔

۱۵۳۳۔رسول خداؐ: جو سیکھنا چاہتے ہو سیکھ لو تمہیں علم کے ذریعہ اللہ نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ اس کے مطابق عمل نہ کرو اس لئے کہ علماء کی ساری کوشش علم کی رعایت ہے جب کہ بے وقوفوں کی ساری کوشش علم کی روایت کے لئے ہوتی ہے۔

۱۵۳۴۔رسول خداؐ: علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے جسے اللہ سعادت مندوں کو عطا کرتا ہے اور بدبختوں کو محروم رکھتا ہے۔

۱۵۳۵۔رسول خداؐ: علم کی رعایت کرنے والے بنو صرف اس کے راوی نہ بنو کیونکہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص راوی نہیں ہے مگر علم کی رعایت کرنے والا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے ایک شخص روایت کرتا ہے مگر علم کی رعایت نہیں کرتا ہے بیشک تم اس وقت تک عالم نہیں بن سکتے جب تک کہ اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرو۔

۱۵۳۶۔امام علیؑ: جس نے اپنی خواہشات کی مخالفت کی وہ علم کا مطیع ہو گیا۔

۱۵۳۷۔امام علیؑ: جو اپنے علم کے ذریعہ جہل و نادانی کو قتل کردے وہ سعادت کے عظیم درجہ پر فائز ہو جاتا ہے۔

۱۵۳۸۔امام علیؑ: آلِ محمدؐ کی توصیف میں فرماتے ہیں انہوں نے دین کو اس طرح پہچانا ہے جو سمجھ اور نگرانی کا نتیجہ ہے صرف سننے اور روایت کا نتیجہ نہیں ہے اس لئے کہ علم کی روایت کرنے والے بہت ہیں مگر اس کا پاس و لحاظ رکھنے والے بہت کم ہیں۔

۱۵۳۹۔امام علیؑ: جب کسی خبر کو سنو تو عقل کے معیار پر پرکھ لو اور صرف نقل پر بھروسہ نہ کرو کہ علم کے نقل کرنے والے بہت ہوتے ہیں اور سمجھنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔

۱۵۴۰۔امام علیؑ: جو شخص اپنے اندر چھ خصوصیات پیدا کرے وہ جنت میں جانے اور جہنم سے بچنے کے لئے کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا جو اللہ کی معرفت حاصل کرلے تو اس کی اطاعت کرے۔۲۔شیطان کو پہچان جائے تو اس کی مخالفت کرے۔۳۔حق کی معرفت پیدا ہو جائے تو اس کی پیروی کرے۔۴۔باطل کی شناخت ہو جائے تو اس سے اجتناب کرے۔۵۔دنیا کو پہچان جائے تو اسے ٹھکرا دے۔۶۔آخرت کی معرفت حاصل ہو جائے تو اس کی تلاش میں رہے۔

۱۵۴۱۔امام علیؑ: اگر تم چاہتے ہو کہ لوگوں میں سب سے زیادہ سعادتمند ہو جاؤ تو جو جانتے ہو اس پر عمل کرو۔

۱۵۴۲۔امام علیؑ: علم کا اتباع اور جہل کی مخالفت کرو فلاح پا جاؤ گے۔

۱۵۴۳۔امام علیؑ: علم تمہیں راستہ دکھاتا ہے اور عمل تمہیں مقصد تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۵۴۴ ـ عنه ﷺ: أيُّهَا النّاسُ ، إذا عَلِمتُم فَاعمَلوا بِما عَلِمتُم لَعَلَّكُم تَهتَدونَ[۱۷۵۱].

۱۵۴۵ ـ عنه ﷺ: اِعمَلوا بِالعِلمِ تَسعَدوا[۱۷۵۲].

۱۵۴۶ ـ عنه ﷺ: العِلمُ رُشدٌ لِمَن عَمِلَ بِهِ[۱۷۵۳].

۱۵۴۷ ـ عنه ﷺ: العامِلُ بِالعِلمِ كَالسّائِرِ عَلَى الطَّريقِ الواضِحِ[۱۷۵۴].

۱۵۴۸ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: ما أحسَنَ العِلمَ يَزينُهُ العَمَلُ ! وما أحسَنَ العَمَلَ يَزينُهُ الرِّفقُ ![۱۷۵۵]

۱۵۴۹ ـ عنه ﷺ: بِحُسنِ العَمَلِ تُجنىٰ ثَمَرَةُ العِلمِ ، لا بِحُسنِ القَولِ[۱۷۵۶].

۱۵۵۰ ـ عنه ﷺ: فَضيلَةُ العِلمِ العَمَلُ بِهِ[۱۷۵۷].

۱۵۵۱ ـ عنه ﷺ: خَيرُ العِلمِ ما قارَنَهُ العَمَلُ[۱۷۵۸].

۱۵۵۲ ـ عنه ﷺ: تَمامُ العِلمِ استِعمالُهُ[۱۷۵۹].

۱۵۵۳ ـ عنه ﷺ: تَمامُ العِلمِ العَمَلُ بِموجَبِهِ[۱۷۶۰].

۱۵۵۴ ـ عنه ﷺ: مِن كَمالِ العِلمِ العَمَلُ بِما يَقتَضيهِ[۱۷۶۱].

۱۵۵۵ ـ عنه ﷺ: العَمَلُ بِالعِلمِ مِن تَمامِ النِّعمَةِ[۱۷۶۲].

۱۵۵۶ ـ عنه ﷺ: جَمالُ العالِمِ عَمَلُهُ بِعِلمِهِ[۱۷۶۳].

۱۵۵۷ ـ عنه ﷺ: أحسَنُ العِلمِ ما كانَ مَعَ العَمَلِ[۱۷۶۴].

۱۵۵۸ ـ عنه ﷺ ـ في كِتابِهِ إلىٰ مُعاوِيَةَ ـ: اِعلَموا أنَّ خِيارَ عِبادِ اللهِ الَّذينَ يَعمَلونَ بِما يَعلَمونَ ، وأنَّ شِرارَهُمُ الجُهّالُ الَّذينَ يُنازِعونَ بِالجَهلِ أهلَ العِلمِ ، فَإِنَّ لِلعالِمِ بِعِلمِهِ فَضلًا ، وإنَّ الجاهِلَ لَن يَزدادَ بِمُنازَعَةِ العالِمِ إلّا جَهلًا[۱۷۶۵].

۱۵۴۴۔امام علیؑ: علم کے مطابق عمل کرو تا کہ غنیمت حاصل کرلو۔

۱۵۴۵۔امام علیؑ: اے لوگو! جب علم حاصل کرلو تو جو کچھ سیکھا ہے اس پر عمل کرو شاید ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

۱۵۴۶۔امام علیؑ: علم کے مطابق عمل کرو خوشبخت ہو جاؤ گے۔

۱۵۴۷۔امام علیؑ: علم عمل کرنے والے کے لئے راہنما ہے۔

۱۵۴۸۔امام علیؑ: علم کے مطابق عمل کرنے والا راہِ راست پر چلنے والے کے مانند ہے،۔

۱۵۴۹۔امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ کتنا خوبصورت ہے وہ علم جو عمل سے زینت پاتا ہے اور کتنا خوبصورت ہے وہ عمل جو نرمی سے آراستہ ہوتا ہے۔

۱۵۵۰۔امام علیؑ: حسن عمل کے ذریعہ علم کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے صرف حسن سخن کافی نہیں ہے

۱۵۵۱۔امام علیؑ: فضیت علم اس پر عمل کرنے میں ہے۔

۱۵۵۲۔امام علیؑ: بہترین علم وہ ہے جسکے ساتھ عمل ہو۔

۱۵۵۳۔امام علیؑ: مکمل علم یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔

۱۵۵۴۔امام علیؑ: تمام علم یہ ہے کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

۱۵۵۵۔امام علیؑ: علم کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا کمال علم کی نشانی ہے۔

۱۵۵۶۔امام علیؑ: علم کے مطابق عمل کرنا تمام نعمت کی نشانی ہے۔

۱۵۵۷۔امام علیؑ: جمال عالم اپنے علم کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔

۱۵۵۸۔امام علیؑ: بہترین علم وہ ہے جو عمل کے ساتھ ہوتا ہے۔

۱۵۵۹ ـ عنه ﷺ: مَن عَمِلَ بِالعِلمِ بَلَغَ بُغيَتَهُ مِنَ الآخِرَةِ ومُرادَهُ[۱۷۶۶].

۱۵۶۰ ـ عنه ﷺ: تَعَلَّمُوا العِلمَ تُعرَفوا بِهِ، واعمَلوا بِهِ تَكونوا مِن أهلِهِ، فَإِنَّهُ سَيَأتي بَعدَ هٰذا زَمانٌ لا يَعرِفُ فيهِ تِسعَةُ عُشَرائِهِمُ[۱۷۶۷] المَعروفَ، ولا يَنجو مِنهُ إلّا كُلُّ نُوَمَةٍ، فَأُولٰئِكَ أئِمَّةُ الهُدىٰ ومَصابيحُ العِلمِ لَيسوا بِالمَساييحِ ولَا المَذاييعِ[۱۷۶۸] البُذرِ[۱۷۶۹].

۱۵۶۱ ـ عنه ﷺ: قِوامُ الدّينِ والدُّنيا بِأَربَعَةٍ: عالِمٍ مُستَعمِلٍ عِلمَهُ، وجاهِلٍ لا يَستَنكِفُ أن يَتَعَلَّمَ، وجَوادٍ لا يَبخَلُ بِمَعروفِهِ، وفَقيرٍ لا يَبيعُ آخِرَتَهُ بِدُنياهُ، فَإِذا ضَيَّعَ العالِمُ عِلمَهُ استَنكَفَ الجاهِلُ أن يَتَعَلَّمَ، وإذا بَخِلَ الغَنِيُّ بِمَعروفِهِ باعَ الفَقيرُ آخِرَتَهُ بِدُنياهُ[۱۷۷۰].

۱۵۶۲ ـ عنه ﷺ: إذا رُمتُمُ الانتِفاعَ بِالعِلمِ فَاعمَلوا بِهِ، وأكثِروا الفِكرَ في مَعانيهِ، تَعِهِ القُلوبُ[۱۷۷۱].

۱۵۶۳ ـ عنه ﷺ: قَليلُ العِلمِ مَعَ العَمَلِ خَيرٌ مِن كَثيرِهِ بِلا عَمَلٍ[۱۷۷۲].

۱۵۶۴ ـ عنه ﷺ ـ عِندَما سُئِلَ ﷺ مَنِ العالِمُ؟ ـ: مَنِ اجتَنَبَ المَحارِمَ[۱۷۷۳].

۱۵۶۵ ـ عنه ﷺ: يَحتاجُ العِلمُ إلَى العَمَلِ[۱۷۷۴].

۱۵۶۶ ـ عنه ﷺ: مِلاكُ العِلمِ العَمَلُ بِهِ[۱۷۷۵].

۱۵۶۷ ـ عنه ﷺ: شَرُّ العِلمِ عِلمٌ لا يُعمَلُ بِهِ[۱۷۷۶].

۱۵۶۸ ـ عنه ﷺ: عِلمٌ بِلا عَمَلٍ كَشَجَرٍ بِلا ثَمَرٍ[۱۷۷۷].

۱۵۶۹ ـ عنه ﷺ: عِلمٌ بِلا عَمَلٍ كَقَوسٍ بِلا وَتَرٍ[۱۷۷۸].

۱۵۷۰ ـ عنه ﷺ: كَمالُ العِلمِ العَمَلُ[۱۷۷۹].

۱۵۵۹۔ امام علیؑ : نے معاویہ بن ابی سفیان کے نام خط میں تحریر فرمایا یاد رکھو کہ اللہ کے اچھے بندے وہ لوگ ہیں جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہیں اور برے بندے وہ جاہل ہیں جو اپنی جہالت کے سبب اہل علم سے اختلاف کرتے ہیں اس لئے کہ عالم کو علم کے ذریعہ فضیلت ملتی ہے اور عالم سے نزاع کرنے میں جاہل کو سوائے جہالت میں اضافہ ہونے کے کچھ اور نہیں ملتا۔

۱۵۶۰۔ امام علیؑ: جس نے علم کے مطابق عمل کیا وہ اپنے اخروی مطلوب و مقصود تک پہنچ جاتا ہے

۱۵۶۱۔ امام علیؑ: علم حاصل کرو تاکہ اس کے ذریعہ معرفت ہو سکے اور اس کے مطابق عمل کرو تاکہ اس کے اہل قرار پاؤ اس لئے کہ اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں ۱۹ معروف لوگوں کو نیک کام کی معرفت ہی نہ ہوگی سوائے گمنام آدمی کے کوئی نجات نہیں پائے گا۔ پس یہی لوگ ائمہ ہدایت اور چراغ علم ہونگے وہ نہ ہر طرف بھاگیں گے اور نہ ہی اپنی طاقت بیانی سے اسرار کو فاش کرینگے۔

۱۵۶۲۔ امام علیؑ: چار قسم کے لوگو نسے دین و دنیا دونوں کا نظام وابستہ ہے، اپنے علم کو استعمال کرنے والا عالم، تحصیل علم سے گریز نہ کرنے والا جاہل، نیکی و احسان سے بخل نہ کرنے والا سخی، آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچنے والا فقیر، پس جب عالم اپنے علم کو ضائع کرے گا تو جاہل تحصیل علم سے گریز کریگا جب بے نیاز نیکی و احسان کرنے سے بخل کریگا تو فقیر بھی آخرت کو دنیا کے عوض بیچ دے گا۔

۱۵۶۳۔ امام علیؑ : اگر تم چاہتے ہو کہ علم سے فائدہ اٹھاؤ تو اس کے مطابق عمل کرو اور علم کے مفہوم و مطالب میں غور و فکر کرو تاکہ دل اسے اچھی طرح جذب کرلے۔

۱۵۶۴۔ امام علیؑ: عمل کے ساتھ تھوڑا علم اس علم سے بہتر ہے جس کے ساتھ عمل نہ ہو۔

۱۵۶۵۔ امام علیؑ: سے جب پوچھا گیا کہ عالم کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔ جو حرام سے اجتناب کرے۔

۱۵۶۶۔ امام علیؑ: علم عمل کا محتاج ہے۔

۱۵۶۷۔ امام علیؑ: علم کا معیار اس پر عمل کرنا ہے۔

۱۵۶۸۔ امام علیؑ: بدترین علم وہ علم ہے جس پر عمل نہیں ہوتا ہے۔

۱۵۶۹۔ امام علیؑ: عمل کے بغیر علم ثمر کے بغیر درخت کے مانند ہے۔

۱۵۷۰۔ امام علیؑ: عمل کے بغیر علم ایسا ہی ہے جیسے تیر کے بغیر کمان ہوتی ہے۔

۱۵۷۱ ـ عنه ﷺ: أنفعُ العِلمِ ما عُمِلَ بِهِ(۱۷۸۰).

۱۵۷۲ ـ عنه ﷺ: عَلَى العالِمِ أن يَعمَلَ بِما عَلِمَ، ثُمَّ يَطلُبَ تَعَلُّمَ ما لَم يَعلَم(۱۷۸۱).

۱۵۷۳ ـ عنه ﷺ: إنَّكُم إلَى العَمَلِ بِما عَلِمتُم أحوَجُ مِنكُم إلىٰ تَعَلُّمِ ما لَم تَكونوا تَعلَمونَ(۱۷۸۲).

۱۵۷۴ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: العِلمُ دَليلُ العَمَلِ، والعَمَلُ وِعاءُ الفَهمِ(۱۷۸۳).

۱۵۷۵ ـ عنه ﷺ: كانَ نَقشُ خاتَمِ حُسَينِ بنِ عَلِيٍّ «عَلِمتَ فَاعمَل»(۱۷۸٤).

۱۵۷۶ ـ عنه ﷺ ـ فِي الدُّعاءِ ـ: ثُمَّ استَعمِلني بِما تُلهِمُني مِنهُ، ووَفِّقني لِلنُّفوذِ فيما تُبَصِّرُني مِن عِلمِهِ، حَتّىٰ لا يَفوتَنِي استِعمالُ شَيءٍ عَلَّمتَنيهِ، ولا تَثقُلَ أركاني عَنِ الحُفوفِ فيما ألهَمتَنيهِ(۱۷۸۵).

۱۵۷۷ ـ الإمام الباقر ﷺ: إذا سَمِعتُمُ العِلمَ فَاستَعمِلوهُ، ولتَتَّسِع قُلوبُكُم، فَإِنَّ العِلمَ إذا كَثُرَ في قَلبِ رَجُلٍ لا يَحتَمِلُهُ قَدَرَ الشَّيطانُ عَلَيهِ، فَإِذا خاصَمَكُمُ الشَّيطانُ فَأَقبِلوا عَلَيهِ بِما تَعرِفونَ، فَإِنَّ كَيدَ الشَّيطانِ كانَ ضَعيفًا، فَقُلتُ: ومَا الَّذي نَعرِفُهُ؟ قالَ: خاصِموهُ بِما ظَهَرَ لَكُم مِن قُدرَةِ اللهِ عَزَّوجَلَّ(۱۷۸۶).

۱۵۷۸ ـ الإمام الصادق ﷺ: إنَّ رُواةَ الكِتابِ كَثيرٌ، وإنَّ رُعاتَهُ قَليلٌ، وكَم مِن مُستَنصِحٍ لِلحَديثِ مُستَغِشٍّ لِلكِتابِ، فَالعُلَماءُ يَحزُنُهُم تَركُ الرِّعايَةِ، والجُهّالُ يَحزُنُهُم حِفظُ الرِّوايَةِ، فَراعٍ يَرعىٰ حَياتَهُ، وراعٍ يَرعىٰ هَلَكَتَهُ، فَعِندَ ذٰلِكَ اختَلَفَ الرّاعِيانِ و تَغايَرَ الفَريقانِ(۱۷۸۷).

۱۵۷۹ ـ عنه ﷺ ـ في تفسير قوله تعالى: ﴿فَكُبْكِبُواْ فِيهَا هُمْ وَٱلْغَاوُۥنَ﴾(۱۷۸۸) ـ: الغاوونَ هُمُ الَّذينَ عَرَفُوا الحَقَّ وعَمِلوا بِخِلافِهِ(۱۷۸۹).

۱۵۷۱۔امام علیؑ: علم کا کمال عمل ہے۔

۱۵۷۲۔امام علیؑ: سب سے زیادہ نفع بخش علم وہ ہے جس پر عمل کیا جائے۔

۱۵۷۳۔امام علیؑ: عالم پر لازم ہے کہ جو جانتا ہے اس پر عمل کرے پھر جو چیزیں معلوم نہیں ہیں انہیں حاصل کرنے کی جستجو میں رہے۔

۱۵۷۴۔امام علیؑ: جو نہیں جانتے ہو اس کے سیکھنے سے زیادہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ جو جانتے ہو اس پر عمل کرو۔

۱۵۷۵۔امام سجادؑ: علم عمل کا راہنما اور عمل فہم کا ظرف ہے۔

۱۵۷۶۔امام سجادؑ: حضرت امام حسینؑ کی مہر کا نقش یہ تھا ''جان لیا ہے تو عمل کرو''

۱۵۷۷۔امام سجادؑ: ایک دعا میں فرماتے ہیں؛ پروردگارا! پس مجھ پر جو کچھ الہام کیا ہے مجھ سے اس پر عمل بھی کرا۔ اور جن چیزوں کے متعلق مجھے آگاہی عطا کی ہے اسے انجام دینے کی توفیق دے تا کہ کوئی بھی ایک چیز کہ جس کے استعمال کی تو نے مجھے تعلیم دی ہے چھوٹنے نہ پائے اور جن چیزوں کو بطور الہام مجھے سکھایا ہے ان کی رعایت کرنے سے میرے اعضاء و جوارح سنگینی محسوس نہ کریں۔

۱۵۷۸۔امام باقرؑ: جب تم علم سنو تو اسے استعمال میں لاؤ اور تمہارے دلوں میں گشادگی ہونی چاہئے اس لئے کہ جس انسان کے دل میں علم کو تحمل کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اگر اس میں زیادہ ہو جائے تو اس پر شیطان غالب آجاتا ہے اور جب شیطان تم سے لڑنے لگے تو تم اپنی معلومات کے ذریعہ اس کا مقابلہ کرو۔ کیونکہ شیطان کا حربہ بڑا کمزور ہوتا ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: ہم کیا جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس کا مقابلہ کرو جو کچھ قدرت خدا سے تم پر ظاہر ہو چکا ہے۔

۱۵۷۹۔امام صادقؑ: کتاب کی روایت کرنے والے بہت ہیں اور اسکی نگرانی کرنے والے بہت کم ہیں کتنے حدیث کے ایسے خیر خواہ ہیں جنہوں نے کتاب میں کچھ ملا دیا ہے پس علماء کو عدم رعایت محزون کرتی ہے اور جہلاء کو حفظ روایت محزون کر رہی ہے ایک نگران اپنی حیات کی نگرانی کر رہا ہے۔ اور دوسرا اپنی ہلاکت کی نگرانی کر رہا ہے اور یہی وہ موقع ہے جہاں دو قسم کے نگراں آپس میں اختلاف کر بیٹھتے ہیں اور آخر کار ایک دوسرے سے جدا ہو جاتا ہے۔

۱۵۸۰ ـ عنه ﷺ: كانَ المَسيحُ ؈ يقولُ لِأَصحابِهِ: إنَّما أُعَلِّمُكُم لِتَعمَلوا، ولا أُعَلِّمُكُم لِتُعجَبوا، إنَّكُم لَن تَنالوا ما تُريدونَ إلّا بِتَركِ ما تَشتَهونَ وبِصَبرِكُم عَلىٰ ما تكرَهونَ(۱۷۹۰).

۱۵۸۱ ـ عنه ﷺ: تَعَلَّموا ما شِئتُم أن تَعمَلوا، فَلَن يَنفَعَكُمُ اللهُ بِالعِلمِ حَتّىٰ تَعمَلوا بِهِ، لِأَنَّ العُلَماءَ هِمَّتُهُمُ الرِّعايَةُ، والسُّفَهاءَ هِمَّتُهُمُ الرِّوايَةُ(۱۷۹۱).

۱۵۸۲ ـ الإمام الكاظم ؈ ـ في وَصِيَّتِهِ لِهِشامٍ ـ: يا هِشامُ، إنَّ كُلَّ النّاسِ يُبصِرُ النُّجومَ، ولٰكِن لا يَهتَدي بِها إلّا مَن يَعرِفُ مَجارِيَها ومَنازِلَها. وكَذٰلِكَ أنتُم تَدرُسونَ الحِكمَةَ ولٰكِن لا يَهتَدي بِها مِنكُم إلّا مَن عَمِلَ بِها(۱۷۹۲).

۱۵۸۳ ـ عنه ؈ ـ فِي الدُّعاءِ ـ: يا اللهُ يا اللهُ يا اللهُ، أسأَلُكَ بِحَقِّ مَن حَقُّهُ عَلَيكَ عَظيمٌ، أن تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ، وأن تَرزُقَنِي العَمَلَ بِما عَلَّمتَني مِن مَعرِفَةِ حَقِّكَ(۱۷۹۳).

۱۵۸۴ ـ عيسى ؈: رَأَيتُ حَجَرًا مَكتوبًا عَلَيهِ: اِقلِبني، فَقَلَبتُهُ، فَإِذا عَلَيهِ مِن باطِنِهِ: مَن لا يَعمَلُ بِما يَعلَمُ مَشومٌ عَلَيهِ طَلَبُ ما لا يَعلَمُ ومَردودٌ عَلَيهِ ما عَلِمَ(۱۷۹٤).

۱۵۸۵ ـ هاشِمُ بنُ البَريدِ عَن أبيهِ: جاءَ رَجُلٌ إلىٰ عَلِيِّ بنِ الحُسَينِ ؈ فَسَأَلَهُ عَن مَسائِلَ، فَأَجابَ، ثُمَّ عادَ لِيَسأَلَ عَن مِثلِها، فَقالَ عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ ؈: مَكتوبٌ فِي الإِنجيلِ: لا تَطلُبوا عِلمَ ما لا تَعلَمونَ ولَمّا تَعمَلوا بِما عَلِمتُم، فَإِنَّ العِلمَ إذا لَم يُعمَل بِهِ لَم يَزدَد صاحِبُهُ إلّا كُفرًا ولَم يَزدَد مِنَ اللهِ إلّا بُعدًا(۱۷۹۵).

۱۵۸۰۔امام صادقؑ: حضرت عیسیٰؑ اپنے اصحاب سے کہا کرتے تھے میں تمہیں اسلئے تعلیم دے رہا ہوں تا کہ تم عمل کرو نہ کہ اسلئے کہ تم شادمان ہو جاؤ۔اور دیکھو تم اپنی پسند کو ترک کئے بغیر اور اپنی ناپسند چیزوں پر صبر کئے بغیر اپنی مراد نہیں پا سکتے۔

۱۵۸۱۔امام صادقؑ: انہیں چیزوں کا علم حاصل کرو جن پر عمل کرنا چاہتے ہو اللہ تمہیں علم کے ذریعہ کبھی نفع نہیں پہنچا سکتا مگر یہ کہ اس پر عمل کرو اسلئے کہ علماء کی ساری کوشش اسکی حفاظت کیلئے ہوتی ہے اور بیوقوفوں کی ساری کوشش اسکی روایت میں صرف ہوتی ہے۔

۱۵۸۲۔امام کاظمؑ: نے ہشام بن حکم کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا اے ہشام! سبھی لوگ ستاروں کو دیکھتے ہی لیکن ان کے ذریعہ کوئی راستہ نہیں پاتا سوائے ان لوگوں کے جو ستاروں کے راستوں اور انکی منزلوں سے واقف ہیں۔اسی طرح تم لوگ بھی حکمت کو پڑھتے ہو۔لیکن اس کے ذریعہ ہدایت نہیں حاصل کر پاتے سوائے اس شخص کے جو اس پر عمل کرتا ہے۔

۱۵۸۳۔امام کاظمؑ۔ایک دعا میں فرماتے ہیں۔اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ! اس کا واسطہ جس کا حق تیرے نزدیک بڑا عظیم ہے کہ تو محمد و آل محمدؐ پر درود بھیج اور اپنی معرفت سے جو کچھ مجھے علم دیا ہے اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

۱۵۸۴۔حضرت عیسیٰؑ: میں نے ایک پتھر دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا۔مجھے الٹ دو۔میں نے اسے الٹ دیا تو اس کے باطنی حصہ پر تحریر تھا۔جو شخص جتنا جان چکا ہے اگر اس پر عمل نہیں کرتا۔تو اسکے لئے جو نہیں جانتا اس کا طلب کرنا برا ہے اور جو کچھ جان چکا ہے وہ بھی اسکی طرف پلٹا دیا جائیگا۔

۱۵۸۵۔ہاشم بن برید اپنے باپ برید سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ ایک شخص امام سجادؑ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اس نے آپؑ سے چند مسائل پوچھے اور اس کے جواب مرحمت فرمائے پھر اس نے انہیں سوالوں کے مانند دوسرے سوالات کرنا چاہے تو اما سجادؑ نے فرمایا انجیل میں مرقوم ہے کہ جن چیزوں کو جان چکے ہو ان پر عمل کرنے سے پہلے نہ مجہول چیزوں کا علم حاصل نہ کرو، اس لئے کہ علم صاحبانِ علم کے لئے عمل نہ کرنے کی صورت میں کفر و الحاد ہے اور اللہ سے دوری کے علاوہ کوئی اضافہ نہیں کرتا ہے۔

۱۵۸۶ ـ لقمانُ الحكيم ـ لِابنِهِ ـ: يا بُنَيَّ لا تتَعلَّم ما لا تَعلَمُ حَتّىٰ تَعمَلَ بِما تَعلَمُ[١٧٩٦].

۱۵۸۷ ـ أبو عَبدِالرَّحمٰن: حَدَّثَنا مَن كانَ يُقرِئُنا مِن أصحابِ النَّبِيِّ ﷺ، أنَّهُم كانوا يَقتَرِئونَ مِن رَسولِ اللهِ ﷺ عَشرَ آياتٍ، فَلا يَأخُذونَ فِي العَشرِ الأُخرىٰ حَتّىٰ يَعلَموا ما في هٰذِهِ مِنَ العِلمِ والعَمَلِ[١٧٩٧].

٢ / ٢

مَكارِمُ الأَخلاقِ

۱۵۸۸ ـ رسول الله ﷺ: تَعَلَّمُوا العِلمَ وتَعَلَّموا لِلعِلمِ السَّكينَةَ والوَقارَ، وتَواضَعوا لِمَن تَعَلَّمونَ مِنهُ[١٧٩٨].

۱۵۸۹ ـ عنه ﷺ: مَنِ ازدادَ عِلمًا ثُمَّ لَم يَزدَد زُهدًا لَم يَزدَد مِنَ اللهِ إلّا بُعدًا[١٧٩٩].

۱۵۹۰ ـ عنه ﷺ: الوَرَعُ حَسَنٌ، ولٰكِن فِي العُلَماءِ أحسَنُ[١٨٠٠].

۱۵۹۱ ـ عنه ﷺ: زينَةُ العِلمِ الإِحسانُ[١٨٠١].

۱۵۹۲ ـ الإمام عليّ عليه السلام: رَأسُ العِلمِ الرِّفقُ، رَأسُ الجَهلِ الخُرقُ[١٨٠٢][١٨٠٣].

۱۵۹۳ ـ عنه عليه السلام: رَأسُ العِلمِ التَّمييزُ بَينَ الأَخلاقِ، وإظهارُ مَحمودِها، وقَمعُ مَذمومِها[١٨٠٤].

۱۵۸۶۔لقمان حکیم۔نے اپنے فرزند سے فرمایا اے بیٹا جو نہیں جانتے اسے اس وقت تک سیکھنے کی کوشش نہ کرو جب تک جو جانتے ہو اس پر عمل نہ کرلو۔

۱۵۸۷۔ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ پیغمبر اسلام کے ایک صحابی (جو ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے) نے مجھ سے فرمایا، اصحاب، رسول خداؐ سے دس، دس آیتیں سیکھتے اور دوسری دس آیتیں اس وقت تک نہیں سیکھتے تھے جب تک انہیں یہ علم نہیں ہو جاتا تھا کہ پہلی دس آیتوں میں کیا ہے۔

۲/۲

مکارم اخلاق

۱۵۸۸۔رسول خداؐ: علم حاصل کرو اور علم کے لئے سکون و وقار بھی حاصل کرو اور جس سے علم حاصل کر رہے ہو اس کے لئے تواضع وانکساری کرو۔

۱۵۸۹۔رسول خداؐ: جو شخص علم میں اضافہ کرے مگر اس کے زہد و پارسائی میں اضافہ نہ ہو تو وہ اللہ سے دور ہی ہوتا جائیگا۔

۱۵۹۰۔رسول خداؐ: ورع وتقویٰ اچھا ہے لیکن علماء میں زیادہ اچھا ہے۔

۱۵۹۱۔رسول خداؐ نیکی واحسان، علم کی زینت ہے۔

۱۵۹۲۔امام علیؑ: علم کی اساس نرمی اور جہالت کی بنیاد سختی ہے۔

۱۵۹۳۔امام علیؑ: اصل علم اخلاق کے درمیان تمیز کرنا ہے اور پسندیدہ اخلاق کا اظہار اور ناپسند اخلاق کا خاتمہ کرنا ہے۔

٢ / ٣

الحِلم

الكتاب

﴿والله عَليمٌ حَليمٌ﴾[١٨٠٥].

﴿وإنَّ الله لَعَليمٌ حَليمٌ﴾[١٨٠٦].

﴿وكانَ الله عَليمًا حَليمًا﴾[١٨٠٧].

الحديث

١٥٩٤ ـ رسول الله ﷺ: نِعمَ وَزيرُ العِلمِ الحِلمُ[١٨٠٨].

١٥٩٥ ـ عنه ﷺ: زَينُ العِلمِ حِلمُ أهلِهِ[١٨٠٩].

١٥٩٦ ـ عنه ﷺ: والَّذي نَفسي بِيَدِهِ، ما جُمِعَ شَيءٌ إلىٰ شَيءٍ أفضَلُ مِن حِلمٍ إلىٰ عِلمٍ[١٨١٠].

١٥٩٧ ـ الإمام عليّ ؑ ـ في صِفَةِ المُتَّقينَ ـ: يَمزُجُ الحِلمَ بِالعِلمِ والقَولَ بِالعَمَلِ[١٨١١].

١٥٩٨ ـ عنه ؑ: لا عِلمَ لِمَن لا حِلمَ لَهُ[١٨١٢].

١٥٩٩ ـ عنه ؑ: يَحتاجُ العِلمُ إلَى الحِلمِ[١٨١٣].

١٦٠٠ ـ عنه ؑ: وَقارُ الحِلمِ زينَةُ العِلمِ[١٨١٤].

١٦٠١ ـ عنه ؑ: نِعمَ قَرينُ الحِلمِ العِلمُ[١٨١٥].

١٦٠٢ ـ عنه ؑ: تَعَلَّموا العِلمَ، وتَعَلَّموا لِلعِلمِ السَّكينَةَ والحِلمَ، ولا تَكونوا جَبابِرَةَ العُلَماءِ[١٨١٦].

١٦٠٣ ـ عنه ؑ: كَمالُ العِلمِ الحِلمُ، وكَمالُ الحِلمِ كَثرَةُ الاِحتِمالِ والكَظمِ[١٨١٧].

١٦٠٤ ـ عنه ؑ: حُسنُ الحِلمِ دَليلُ وُفورِ العِلمِ[١٨١٨].

١٦٠٥ ـ عنه ؑ: لَن يُثمِرَ العِلمُ حَتّىٰ يُقارِنَهُ الحِلمُ[١٨١٩].

۲/۳

حلم و بردباری

قرآن مجید

﴿اللہ بہت علم والا اور بڑا بردبار ہے۔﴾ ﴿بیشک اللہ بڑا علم والا اور بردبار ہے۔﴾

﴿اور اللہ بڑا علم والا اور حلم سے کام لینے والا ہے۔﴾

حدیث شریف

۱۵۹۴۔رسول خداؐ: علم کا بہترین وزیر حلم ہے۔

۱۵۹۵۔رسول خداؐ: علم کی زینت اہل علم کا حلم ہے۔

۱۵۹۶۔رسول خداؐ: جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے علم کے ساتھ بردباری سے بہتر کوئی چیز دوسری چیز کے ساتھ جمع نہیں ہوئی۔

۱۵۹۷۔امام علیؑ: صفات متقین کے بیان میں فرماتے ہیں: وہ حلم کو علم سے اور قول کو عمل سے ملا دیتے ہیں۔

۱۵۹۸۔امام علیؑ: جس کے یہاں بردباری نہیں ہے اس کے پاس علم نہیں ہے۔

۱۵۹۹۔امام علیؑ: علم، حلم کا محتاج ہے۔

۱۶۰۰۔امام علیؑ: حلم کا وقار، علم کی زینت ہے۔

۱۶۰۱۔امام علیؑ: حلم کا بہترین ساتھی علم ہے۔

۱۶۰۲۔امام علیؑ: علم حاصل کرو۔ اور علم کے لئے سکون و بردباری حاصل کرو اور مغرور علماء میں سے نہ ہو جاؤ۔

۱۶۰۳۔امام علیؑ: علم کا کمال حلم ہے، اور حلم کا کمال زیادہ سے زیادہ تحمل اور صبر ہے۔

۱۶۰۴۔امام علیؑ: حسن بردباری کثرت علم کا پتا دیتی ہے۔

۱۶۰۵۔امام علیؑ: علم ہرگز ثمر بخش نہیں ہو سکتا جب تک کہ حلم اس کے ہمراہ نہ ہو۔

۱۶۰۶ ـ عنه ﷺ: الحِلمُ زِينَةُ العِلمِ[۱۸۲۰].

۱۶۰۷ ـ عنه ﷺ: رَأسُ العِلمِ الحِلمُ[۱۸۲۱].

۱۶۰۸ ـ عنه ﷺ: إنَّ أفضَلَ العِلمِ السَّكينَةُ والحِلمُ[۱۸۲۲].

۱۶۰۹ ـ عنه ﷺ: الحِلمُ حِليَةُ العِلمِ وعِلَّةُ السِّلمِ[۱۸۲۳].

۱۶۱۰ ـ عنه ﷺ: لا شَيءَ أحسَنُ مِن عَقلٍ مَعَ عِلمٍ، وعِلمٍ مَعَ حِلمٍ، وحِلمٍ مَعَ قُدرَةٍ[۱۸۲۴].

۱۶۱۱ ـ عنه ﷺ: مِن أشرَفِ العِلمِ التَّحَلّي بِالحِلمِ[۱۸۲۵].

۱۶۱۲ ـ عنه ﷺ: العِلمُ قائِدُ الحِلمِ[۱۸۲۶].

۱۶۱۳ ـ عنه ﷺ: عَلَيكَ بِالحِلمِ فَإِنَّهُ ثَمَرَةُ العِلمِ[۱۸۲۷].

۱۶۱۴ ـ عنه ﷺ: رَدُّ الغَضَبِ بِالحِلمِ ثَمَرَةُ العِلمِ[۱۸۲۸].

۱۶۱۵ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أصلُ الحِلمِ[۱۸۲۹].

۱۶۱۶ ـ عنه ﷺ: الحِلمُ ثَمَرَةُ العِلمِ[۱۸۳۰].

۱۶۱۷ ـ عنه ﷺ: غايَةُ العِلمِ السَّكينَةُ والحِلمُ[۱۸۳۱].

۱۶۱۸ ـ عنه ﷺ: تَجَرَّع مَضَضَ الحِلمِ، فَإِنَّهُ رَأسُ الحِكمَةِ وثَمَرَةُ العِلمِ[۱۸۳۲].

۱۶۱۹ ـ عنه ﷺ: بِالعِلمِ تُدرَكُ دَرَجَةُ الحِلمِ[۱۸۳۳].

۱۶۲۰ ـ عنه ﷺ: مَنِ ارتَوىٰ مِن مَشرَبِ العِلمِ تَجَلبَبَ جِلبابَ الحِلمِ[۱۸۳۴].

۱۶۲۱ ـ عنه ﷺ: العِلمُ مَركَبُ الحِلمِ[۱۸۳۵].

۱۶۲۲ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: إنَّ العُلَماءَ هُمُ الحُلَماءُ الرُّحَماءُ[۱۸۳۶].

۱۶۰۶۔امام علیؑ: حلم، علم کی زینت ہے۔

۱۶۰۷۔امام علیؑ: علم کی اساس حلم ہے۔

۱۶۰۸۔امام علیؑ: بیشک، افضل علم سکون و بردباری ہے۔

۱۶۰۹۔امام علیؑ: حلم، علم کا زیور اور سلامتی کا باعث ہے۔

۱۶۱۰۔امام علیؑ: علم کے ساتھ عقل ہے، حلم کے ساتھ علم ہے اور قدرت کے ساتھ حلم سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۶۱۱۔امام علیؑ: سب سے بڑا باشرف علم بردباری سے آراستہ ہونا ہے۔

۱۶۱۲۔امام علیؑ: علم، رہبر حلم ہے۔

۱۶۱۳۔امام علیؑ: حلم تمہارے لئے لازم ہے کیونکہ حلم، علم کا ثمرہ ہے۔

۱۶۱۴۔امام علیؑ: بردباری کے ذریعہ غصہ کی آگ کو ٹھنڈا کرنا علم کا ثمرہ ہے۔

۱۶۱۵۔امام علیؑ: علم، حلم کی بنیاد ہے۔

۱۶۱۶۔امام علیؑ: حلم، علم کا ثمرہ ہے۔

۱۶۱۷۔امام علیؑ: علم کی غرض، سکون و بردباری ہے۔

۱۶۱۸۔امام علیؑ: حلم کی تلخیوں کا گھونٹ پی جاؤ کہ یہی بنیاد حکمت اور ثمرہ علم ہے۔

۱۶۱۹۔امام علیؑ: علم ہی کے ذریعہ درجہ حلم کو پایا جا سکتا ہے۔

۱۶۲۰۔امام علیؑ: جو شخص علم کے گھاٹ سے سیراب ہو چکا سے اس نے حلم و بردباری کی چادر اوڑھ لی۔

۱۶۲۱۔امام علیؑ: علم، حلم کی سواری ہے۔

۱۶۲۲۔اما سجادؑ: بیشک علماء حلیم اور رحیم ہیں۔

١٦٢٣ ـ الإمام الباقر عليه السلام: ما شيبَ شَيءٌ بِشَيءٍ أحسَنُ مِن حِلمٍ بِعِلمٍ[١٨٣٧].

١٦٢٤ ـ عنه عليه السلام ـ في رِسالَتِهِ إلىٰ سَعدِ الخَيرِ ـ: الحِلمُ لِباسُ العالِمِ فَلا تَعرَيَنَّ مِنهُ[١٨٣٨].

١٦٢٥ ـ الإمام الصادق عليه السلام: عَلَيكَ بِالحِلمِ فَإِنَّهُ رُكنُ العِلمِ[١٨٣٩].

١٦٢٦ ـ عنه عليه السلام: اُطلُبُوا العِلمَ وتَزَيَّنوا مَعَهُ بِالحِلمِ والوَقارِ[١٨٤٠].

٤ / ٢

الصَّمت

١٦٢٧ ـ الإمام عليّ عليه السلام: كُن صَموتًا مِن غَيرِ عِيٍّ، فَإِنَّ الصَّمتَ زينَةُ العالِمِ وسِترُ الجاهِلِ[١٨٤١].

١٦٢٨ ـ عنه عليه السلام: الصَّمتُ زَينُ العِلمِ وعنوانُ الحِلمِ[١٨٤٢].

١٦٢٩ ـ عنه عليه السلام: يَنبَغي أن يَكونَ عِلمُ الرَّجُلِ زائِدًا عَلىٰ نُطقِهِ، وعَقلُهُ غالِبًا عَلىٰ لِسانِهِ[١٨٤٣].

١٦٣٠ ـ عنه عليه السلام: لا تَتَكَلَّم بِكُلِّ ما تَعلَمُ، فَكَفىٰ بِذٰلِكَ جَهلًا[١٨٤٤].

١٦٣١ ـ الإمام الباقر عليه السلام: صَمتُ الأَديبِ عِندَ اللهِ أفضَلُ مِن تَسبيحِ الجاهِلِ[١٨٤٥].

١٦٣٢ ـ الإمام الصادق عليه السلام: كانَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام يَقولُ: يا طالِبَ العِلمِ، إنَّ لِلعالِمِ ثَلاثَ عَلاماتٍ: العِلمَ والحِلمَ والصَّمتَ[١٨٤٦].

٥ / ٢

خَفضُ الجَناحِ

١٦٣٣ ـ الإمام عليّ عليه السلام: خَفضُ الجَناحِ زينَةُ العِلمِ[١٨٤٧].

۱۶۲۳۔امام باقرؑ :علم اور حلم کی آمیزش سے بہتر ہرگز دو چیزوں کی آمیزش نہیں ہوئی ہے۔

۱۶۲۴۔امام باقرؑ : سعد الخیر کے نام خط میں تحریر فرماتے ہیں۔حلم، عالم کا لباس ہے لہذا اس سے اپنے جسم کو عریاں نہ کرنا۔

۱۶۲۵۔امام صادقؑ :تمہارے لئے بردباری لازم ہے کیونکہ وہ علم کا ستون ہے۔

۱۶۲۶۔امام صادقؑ :علم حاصل کرو اور اس کے ساتھ حلم و وقار کی زینت سے اپنے آپ کو آراستہ کرو۔

۲/۴

خاموشی

۱۶۲۷۔امام علیؑ: عاجزی کے بغیر خاموش رہو۔اس لئے کہ خاموشی عالم کی زینت اور جاہل کی پردہ پوشی ہے۔

۱۶۲۸۔امام علیؑ: خاموشی زینت علم اور سرنامہ حلم ہے۔

۱۶۲۹۔امام علیؑ:ضروری ہے کہ انسان کا علم اس کے نطق سے پرزائد ہو اور اس کی عقل اس کی زبان پر غالب ہو۔

۱۶۳۰۔امام علیؑ: جو کچھ جانتے ہو وہ سب بیان نہ کرو کہ یہی تمہاری جہالت کے لئے کافی ہے۔

۱۶۳۱۔امام باقرؑ :ادیب کی خاموشی اللہ کے نزدیک جاہل کی تسبیح سے افضل ہے۔

۱۶۳۲۔امام صادقؑ :امیر المومنینؑ فرمایا کرتے تھے:اے علم کے طلب کرنے والو! عالم کی تین علامتیں ہیں:علم ،حلم اور خاموشی۔

۲/۵

فروتنی

۱۶۳۳۔امام علیؑ:تواضع علم کی زینت ہے۔

۱۶۳۴ ـ عيسى عليه السلام: يا مَعشَرَ الحَوارِيّينَ، لي إلَيكُم حاجَةٌ، اِقضوها لي. قالوا: قُضِيَت حاجَتُكَ يا روحَ اللهِ، فَقامَ فَغَسَلَ أقدامَهُم، فَقالوا: كُنّا نَحنُ أحَقَّ بِهٰذا يا روحَ اللهِ! فَقالَ: إنَّ أحَقَّ النّاسِ بِالخِدمَةِ العالِمُ، إنَّما تَواضَعتُ هٰكَذا لِكَيما تَتَواضَعوا بَعدي فِي النّاسِ كَتَواضُعي لَكُم. بِالتَّواضُعِ تَعمُرُ الحِكمَةُ لا بِالتَّكَبُّرِ، وكَذٰلِكَ فِي السَّهلِ يَنبُتُ الزَّرعُ لا فِي الجَبَلِ[۱۸۴۸].

۲/ ۶

مُكافَحَةُ إبليسَ

۱۶۳۵ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: ما مِن شَيءٍ أقطَعَ لِظَهرِ إبليسَ مِن عالِمٍ يَخرُجُ في قَبيلَةٍ[۱۸۴۹].

۱۶۳۶ ـ عنه صلى الله عليه وآله: والَّذي نَفسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَعالِمٌ واحِدٌ أشَدُّ عَلىٰ إبليسَ مِن ألفِ عابِدٍ، لِأَنَّ العابِدَ لِنَفسِهِ والعالِمَ لِغَيرِهِ[۱۸۵۰].

۱۶۳۷ ـ الإمام الباقر عليه السلام: واللهِ لَمَوتُ عالِمٍ أحَبُّ إلىٰ إبليسَ مِن مَوتِ سَبعينَ عابِدًا[۱۸۵۱].

۱۶۳۸ ـ عنه عليه السلام ـ في كِتابِهِ إلىٰ سَعدِ الخَيرِ ـ: يا أخي، إنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ جَعَلَ في كُلٍّ مِنَ الرُّسُلِ بَقايا مِن أهلِ العِلمِ يَدعونَ مَن ضَلَّ إلَى الهُدىٰ ويَصبِرونَ مَعَهُم عَلَى الأَذىٰ، يُجيبونَ داعِيَ اللهِ ويَدعونَ إلَى اللهِ فَأَبصِرهُم رَحِمَكَ اللهُ، فَإِنَّهُم في مَنزِلَةٍ رَفيعَةٍ وإن أصابَتهُم فِي الدُّنيا وَضيعَةٌ، إنَّهُم يُحيونَ بِكِتابِ اللهِ المَوتىٰ ويُبصِرونَ بِنورِ اللهِ مِنَ العَمىٰ، كَم مِن قَتيلٍ لِإِبليسَ قَد أحيَوهُ! وكَم مِن تائِهٍ ضالٍّ قَد هَدَوهُ! يَبذِلونَ دِماءَهُم دونَ هَلَكَةِ العِبادِ، وما أحسَنَ أثَرَهُم عَلَى العِبادِ! وأقبَحَ آثارَ العِبادِ عَلَيهِم![۱۸۵۲]

۱۶۳۴۔ حضرت عیسیٰؑ: اے حواریو! مجھکو تم سے ایک حاجت ہے اسے میرے لئے پوری کرو ان لوگوں نے کہا: اے روح خدا! آپکی حاجت پوری ہوگئی پس حضرتِ عیسیٰؑ اٹھے اوران کے پیروں کودھویا ان لوگوں نے کہا، اے روح خدا! ہم آپ کی نسبت اس کے زیادہ مستحق تھے، حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا خدمتِ خلق کا سب سے زیادہ حقدار عالم ہے میں نے تمہاری نسبت یہ تواضع اس لئے کی ہے تاکہ میرے بعد تم سب میری طرح لوگوں کے لئے تواضع کروکہ تواضع کے ذریعہ حکمت آباد ہوتی ہے نہ کہ تکبر کے ذریعہ جس طرح زراعت نرم و ہموار زمین میں اگتی ہے نہ کہ پتھریلی وبنجر زمین میں۔

۲/۱۶ ابلیس کا مقابلہ

۱۶۳۵۔ رسول خداؐ: کسی قبیلہ میں پیدا ہونے والے عالم سے زیادہ اورکوئی چیز ابلیس کی کمر توڑنے والی نہیں ہے۔

۱۶۳۶۔ رسول خداؐ: قسم اس ذات کی جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے ایک عالم ابلیس کے لئے ہزار عابد سے سخت ہے کیونکہ عابد اپنے لئے عبادت کرتا ہے اور عالم دوسروں کی فکر میں رہتا ہے۔

۱۶۳۷۔ امام باقرؑ خدا کی قسم! ایک عالم کی موت ابلیس کے نزدیک ستر عابدوں کی موت سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۶۳۸۔ امام باقرؑ: نے سعد الخیر کو خط میں تحریر فرمایا اے بھائی! اللہ نے اپنے آنے جانے والے رسولوں کے درمیان ورثاء کے طور پر کچھ اہل علم کو قرار دیا ہے جو گمراہوں کو ہدایت کی دعوت دیتے ہیں اور ان کے ہمراہ مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور لوگوں کو اس کی طرف بلاتے ہیں خدا تم پر رحم کرے! ان کی دل جوئی کرو کیونکہ انہیں بڑی منزلت حاصل ہے اگر چہ وہ دنیا میں پست اور گمنام ہیں وہ مردوں کو کتاب خدا کے ذریعہ زندہ کرتے ہیں اور تاریکیوں میں اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں۔ ابلیس کے کتنے کشتوں کو زندہ کیا ہے اور نہ جانے کتنے حیران وسرگرداں گمراہوں کو راہ راست پر لگا دیا ہے۔ وہ بندوں کو ہلاکت سے بچانے کے لئے اپنا خون دیتے ہیں بندوں پر ان کے کتنے اچھے اثرات ہیں اور بندوں کے انکے اوپر کتنے برے نقوش ہیں۔

١٦٣٩ ـ **الإمام الصادق** عليه السلام: عُلَماءُ شيعَتِنا مُرابِطونَ فِي الثَّغرِ الَّذي يَلي إبليسَ وعَفاريتَهُ، يَمنَعونَهُم عَنِ الخُروجِ عَلىٰ ضُعَفاءِ شيعَتِنا، وعَن أن يَتَسَلَّطَ عَلَيهِم إبليسُ وشيعَتُهُ النَّواصِبُ(١٨٥٣).

١٦٤٠ ـ **الإمام الكاظم** عليه السلام: فَقيهٌ واحِدٌ يُنقِذُ يَتيمًا مِن أيتامِنا المُنقَطِعينَ عَن مُشاهَدَتِنا بِتَعَلُّمِ ما هُوَ مُحتاجٌ إلَيهِ، أشَدُّ عَلىٰ إبليسَ مِن ألفِ عابِدٍ، لِأَنَّ العابِدَ هَمُّهُ ذاتُ نَفسِهِ فَقَط، وهٰذا هَمُّهُ مَعَ ذاتِ نَفسِهِ ذاتُ عِبادِ اللهِ وإمائِهِ، لِيُنقِذَهُم مِن يَدِ إبليسَ ومَرَدَتِهِ(١٨٥٤) ولِذٰلِكَ هُوَ أفضَلُ عِندَ اللهِ مِن ألفِ عابِدٍ وألفِ ألفِ عابِدٍ(١٨٥٥).

١٦٤١ ـ **الإمام الهادي** عليه السلام: لَولا مَن يَبقىٰ بَعدَ غَيبَةِ قائِمِكُم عليه السلام مِنَ العُلَماءِ الدّاعينَ إلَيهِ، والدّالّينَ عَلَيهِ، والذّابّينَ عَن دينِهِ بِحُجَجِ اللهِ، والمُنقِذينَ لِضُعَفاءِ عِبادِ اللهِ مِن شِباكِ إبليسَ ومَرَدَتِهِ، ومِن فِخاخِ النَّواصِبِ، لَما بَقِيَ أحَدٌ إلَّا ارتَدَّ عَن دينِ اللهِ، ولٰكِنَّهُمُ الَّذينَ يُمسِكونَ أزِمَّةَ قُلوبِ ضُعَفاءِ الشّيعَةِ كَما يُمسِكُ صاحِبُ السَّفينَةِ سُكّانَها، اُولٰئِكَ هُمُ الأَفضَلونَ عِندَ اللهِ عزّ وجلّ(١٨٥٦).

٧/٢

مُكافَحَةُ الظّالِمِ

١٦٤٢ ـ **الإمام عليّ** عليه السلام: لَولا حُضورُ الحاضِرِ، وقِيامُ الحُجَّةِ بِوُجودِ النّاصِرِ، وما أخَذَ اللهُ عَلَى العُلَماءِ ألّا يُقارّوا عَلىٰ كِظَّةِ ظالِمٍ ولا سَغَبِ مَظلومٍ، لَأَلقَيتُ حَبلَها عَلىٰ غارِبِها(١٨٥٧).

۱۶۳۹۔امام صادقؑ: ہمارے شیعوں کے علماء اس سرحد کے محافظ ہیں کہ جسکے اس پار شیطان وعفریت موجود ہیں انہیں ہمارے ناواقف شیعوں میں داخل ہونے سے روکے رہتے ہیں اور انہیں ابلیس اور اسکے ناصبی پیروں کے تسلط سے بچاتے ہیں۔

۱۶۴۰۔امام کاظمؑ: ہمارے یتیموں میں سے وہ یتیم جسکی رسائی ہم تک ممکن نہیں ہے اسکی ضرورت کو پوری کر کے اسے نجات دلانے والا فقیہ۔ ابلیس کے لئے ہزار عابدوں سے زیادہ گراں ہے اس لئے کہ عابد فقط اپنی فکر میں رہتا ہے اور عالم اپنی فکر کے ساتھ ساتھ اللہ کے دوسرے بندوں اور کنیزوں کی فکر میں لگا رہتا ہے تا کہ انہیں ابلیس اور اس کے سرکش ساتھیوں کے چنگل سے نجات دلا سکے، اسی لئے ایسا فقیہ اللہ کے نزد ایک ہزار عابدوں اور ہزار ہزار عابدوں سے افضل ہے۔

۱۶۴۱۔امام ہادیؑ: اگر قائم آل محمد کی غیبت کے بعد سے ایسے علماء موجود نہ ہوتے جو حضرت قائمؑ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور ان کی طرف راہنمائی کرتے ہیں، الٰہی حجتوں کے ذریعہ انکے دین سے دفاع کرتے ہیں اور اللہ کے کمزور بندوں کو ابلیس اور اس کے سرکش ساتھیوں کے چنگل سے نجات دلاتے ہیں اور ناصبیوں کے جال میں پھنسنے سے بچاتے ہیں تو کوئی شخص مرتد ہونے سے باقی نہ بچتا۔ لیکن یہی علما ہیں جنکے ہاتھوں میں ناواقف شیعوں کے دلوں کی زمام اسی طرح ہے جس طرح کشتی پر بیٹھنے والوں کی زمام ناخدا کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ یہی لوگ، اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ صاحب فضیلت ہیں۔

۲/ ۷

ظالم کا مقابلہ

۱۶۴۲۔امام علیؑ: اگر حاضرین کی موجودگی اور انصار کے وجود سے حجت تمام نہ ہوگئی ہوتی اور اللہ کا علماء سے یہ عہد نہ ہوتا کہ خبردار ظالم کی پرخوری اور مظلوم کی گرسنگی پر چین سے نہ بیٹھنا تو میں آج بھی اس خلافت کی رسی کو اسکی گردن پر ڈال کر ہنکا دیتا۔

١٦٤٣ ـ الإمام الحسين ﷺ ـ فِي الأَمرِ بِالمَعروفِ والنَّهيِ عَنِ المُنكَرِ ـ: إعتَبِروا أيُّهَا النّاسُ بِما وَعَظَ اللهُ بِهِ أولِياءَهُ مِن سوءِ ثَنائِهِ عَلَى الأَحبارِ إذ يَقولُ: ﴿لَولا يَنهاهُمُ الرَّبّانِيّونَ والأَحبارُ عَن قَولِهِمُ الإِثمَ﴾(١٨٥٨)، وقالَ: ﴿لُعِنَ الَّذينَ كَفَروا مِن بَني إسرائيلَ ـ إلىٰ قوله ـ لَبِئسَ ما كانوا يَفعَلونَ﴾(١٨٥٩). وإنَّما عابَ اللهُ ذٰلِكَ عَلَيهِم لِأَنَّهُم كانوا يَرَونَ مِنَ الظَّلَمَةِ الَّذينَ بَينَ أظهُرِهِمُ المُنكَرَ والفَسادَ فَلا يَنهَونَهُم عَن ذٰلِكَ؛ رَغبَةً فيما كانوا يَنالونَ مِنهُم، ورَهبَةً مِمّا يَحذَرونَ، واللهُ يَقولُ: ﴿فَلا تَخشَوُا النّاسَ واخشَونِ﴾(١٨٦٠)، وقالَ: ﴿والمُؤمِنونَ والمُؤمِناتُ بَعضُهُم أولِياءُ بَعضٍ يَأمُرونَ بِالمَعروفِ ويَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ﴾(١٨٦١).

فَبَدَأَ اللهُ بِالأَمرِ بِالمَعروفِ والنَّهيِ عَنِ المُنكَرِ فَريضَةً مِنهُ، لِعِلمِهِ بِأَنَّها إذا أُدِّيَت واُقيمَت استَقامَتِ الفَرائِضُ كُلُّها هَيِّنُها وصَعبُها؛ وذٰلِكَ أنَّ الأَمرَ بِالمَعروفِ والنَّهيَ عَنِ المُنكَرِ دُعاءٌ إلَى الإِسلامِ مَعَ رَدِّ المَظالِمِ، ومُخالَفَةِ الظّالِمِ، وقِسمَةِ الفَيءِ والغَنائِمِ، وأخذِ الصَّدَقاتِ مِن مَواضِعِها، ووَضعِها في حَقِّها.

ثُمَّ أنتُم، أيَّتُهَا العِصابَةُ، عِصابَةٌ بِالعِلمِ مَشهورَةٌ، وبِالخَيرِ مَذكورَةٌ، وبِالنَّصيحَةِ مَعروفَةٌ، وبِاللهِ في أنفُسِ النّاسِ مَهابَةٌ، يَهابُكُمُ الشَّريفُ، ويُكرِمُكُمُ الضَّعيفُ، ويُؤثِرُكُم مَن لا فَضلَ لَكُم عَلَيهِ ولا يَدَ لَكُم عِندَهُ، تَشفَعونَ فِي الحَوائِجِ إذَا امتَنَعَت مِن طُلّابِها، وتَمشونَ فِي الطَّريقِ بِهَيبَةِ المُلوكِ وكَرامَةِ الأَكابِرِ. ألَيسَ كُلُّ ذٰلِكَ إنَّما نِلتُموهُ بِما يُرجىٰ عِندَكُم مِنَ القِيامِ بِحَقِّ اللهِ وإن كُنتُم عَن أكثَرِ حَقِّهِ تُقَصِّرونَ؟! فَاستَخفَفتُم بِحَقِّ

۱۶۴۳۔ امام حسینؑ: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں فرماتے ہیں اے لوگو! اللہ نے یہودیوں کے احبار کی مذمت کے ذریعہ اپنے چاہنے والوں کو وعظ ونصیحت کی ہے تا کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (آخر یہودیوں کو اللہ والے اور ان کے علماء جھوٹ بولنے سے کیوں نہیں روکتے) اور (بنی اسرائیل میں سے کفر اختیار کرنے والوں پر لعنت کی جا چکی ہے۔ اور وہ کتنا بدترین کام کیا کرتے تھے) اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت کی ہے کہ وہ ظالم و جابر حکمرانوں کے فتنہ وفساد اور ظلم وستم کو دیکھتے تھے لیکن انہیں صرف اس لئے نہیں منع کرتے تھے کہ کہیں جو کچھ ان سے انہیں مل رہا ہے وہ ختم نہ ہو جائے اور کہیں ان کی جانب سے ان پر کوئی مصیبت نہ آپڑے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (لوگوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو) اور فرماتا ہے (مومنین ومومنات ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے اپنے فریضہ کا آغاز کیا ہے کیونکہ اسے علم ہے کہ اگر یہ فریضہ ادا ہو گیا اور اسکی پابندی کی گئی تو تمام دوسرے آسان ومشکل فرائض بھی انجام پا جائیں گے۔ اس لئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ظلم وجور کی رد ظالم کی مخالفت، عمومی درآمد اور غنائم کی تقسیم، صدقات و زکات کو ان کے دینے والوں سے حاصل کرنے اور مستحق تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلام ہے۔

اے ایک دوسرے سے پیوست گروہ، تم ایسے گروہ ہو جو علم میں شہرت یافتہ اور نیکیوں میں نامور، وعظ و نصیحت میں معرفت اور اللہ کے لطف وکرم سے لوگوں کے دلوں میں ہیبت رکھنے والے کہ شریف تمہاری ہیبت رکھتے ہیں اور ناتواں افراد تمہاری عزت کرتے ہیں اور جن پر تمہیں کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور نہ ہی تم نے ان کے اوپر کوئی احسان کیا ہے وہ بھی تمہیں اپنے اوپر مقدم رکھتے ہیں اور جب کسی محتاج کی ضرورت پوری نہیں ہوتی تو وہ تمہیں کو شفیع قرار دیتے ہیں تم بادشاہوں اور بڑے بزرگوں کی طرح شان وشوکت سے راہ چلتے ہو کیا یہ سب اسی لئے نہیں ہے کہ تم ایسے مقام تک پہنچ چکے ہو کہ لوگ تم سے امید رکھتے ہیں۔

کہ تم خدا کے حق کے لئے قیام کرو اگر چہ تم نے بیشتر حقوق الٰہی کی ادائیگی سے کوتاہی کی ہے؟! تم نے آئمہ کے حقوق کو ہلکا سمجھا ہے

الأئِمَّةِ، فَأَمّا حَقُّ الضُّعَفاءِ فَضَيَّعتُم، وأمّا حَقُّكُم بِزَعمِكُم فَطَلَبتُم. فَلا مالًا بَذَلتُموهُ، ولا نَفسًا خاطَرتُم بِها لِلَّذي خَلَقَها، ولا عَشيرَةً عادَيتُموها في ذاتِ اللهِ، أنتُم تَتَمَنَّونَ عَلَى اللهِ جَنَّتَهُ ومُجاوَرَةَ رُسُلِهِ وأمانًا مِن عَذابِهِ!

لَقَد خَشيتُ عَلَيكُم أيُّهَا المُتَمَنّونَ عَلَى اللهِ أن تَحِلَّ بِكُم نَقمَةٌ مِن نَقماتِهِ؛ لِأَنَّكُم بَلَغتُم مِن كَرامَةِ اللهِ مَنزِلَةً فُضِّلتُم بِها، ومَن يُعرَفُ بِاللهِ لا تُكرِمونَ، وأنتُم بِاللهِ في عِبادِهِ تُكرَمونَ! وقَد تَرَونَ عُهودَ اللهِ مَنقوضَةً فَلا تَفزَعونَ، وأنتُم لِبَعضِ ذِمَمِ آبائِكُم تَفزَعونَ، وذِمَّةُ رَسولِ اللهِ ﷺ مَحقورَةٌ! والعُميُ والبُكمُ والزَّمنىٰ فِي المَدائِنِ مُهمَلَةٌ لا تُرحَمونَ، ولا في مَنزِلَتِكُم تَعمَلونَ، ولا مَن عَمِلَ فيها تُعينونَ، وبِالإِدهانِ والمُصانَعَةِ عِندَ الظَّلَمَةِ تَأمَنونَ!

كُلُّ ذٰلِكَ مِمّا أمَرَكُمُ اللهُ بِهِ مِنَ النَّهيِ والتَّناهي وأنتُم عَنهُ غافِلونَ!

وأنتُم أعظَمُ النّاسِ مُصيبَةً لِما غُلِبتُم عَلَيهِ مِن مَنازِلِ العُلَماءِ لَو كُنتُم تَشعُرونَ! ذٰلِكَ بِأَنَّ مَجارِيَ الأُمورِ والأَحكامِ عَلىٰ أيدِي العُلَماءِ بِاللهِ الأُمَناءِ عَلىٰ حَلالِهِ وحَرامِهِ، فَأَنتُمُ المَسلوبونَ تِلكَ المَنزِلَةَ، وما سُلِبتُم ذٰلِكَ إلّا بِتَفَرُّقِكُم عَنِ الحَقِّ واختِلافِكُم فِي السُّنَّةِ بَعدَ البَيِّنَةِ الواضِحَةِ!

ولَو صَبَرتُم عَلَى الأَذىٰ وتَحَمَّلتُمُ المَؤونَةَ في ذاتِ اللهِ كانَت أُمورُ اللهِ عَلَيكُم تَرِدُ وعَنكُم تَصدُرُ وإلَيكُم تَرجِعُ، ولٰكِنَّكُم مَكَّنتُمُ الظَّلَمَةَ مِن مَنزِلَتِكُم واستَسلَمتُم أُمورَ اللهِ في أيديهِم! يَعمَلونَ بِالشُّبُهاتِ ويَسيرونَ فِي الشَّهَواتِ، سَلَّطَهُم عَلىٰ ذٰلِكَ فِرارُكُم مِنَ المَوتِ وإعجابُكُم بِالحَياةِ

اور کمزوروں کے حقوق کو ضائع کیا ہے لیکن تم نے اسی کا مطالبہ کیا جو تمہارا حق تھا اور اسے پا بھی لیا ہے نہ تو تم نے کوئی مال صرف کیا ہے اور نہ راہ خدا میں اپنی جان خطرہ میں ڈالی ہے اور نہ ہی کسی قوم وقبیلہ سے اللہ کی خاطر عداوت کی ہے اس کے باوجود تم اللہ سے یہ تمنا کرتے ہو کہ وہ تمہیں جنت میں رسولوں کے زمرہ میں جگہ دے اور تمہیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔

اے خدا سے ایسی آرزو رکھنے والو! میں تمہارے سلسلے میں خوف رکھتا ہوں کہ کہیں تم پر عتاب الٰہی میں سے کوئی عتاب نہ آپڑے کیونکہ تم لطف خدا سے اس عظیم جگہ پر پہنچ تو گئے ہو مگر اللہ کے مکرم بندوں کی عزت نہیں کرتے جبکہ خدا ہی کی وجہ سے تمہاری اس کے بندوں میں عزت ہوتی ہے تم دیکھ رہے ہو کہ الٰہی عہد و پیمان توڑا جا رہا ہے لیکن ملول نہیں ہوتے ہاں اپنے آباؤ اجداد کے بعض عہد و پیمان کی خلاف ورزی پر رنجیدگی کا اظہار کرتے ہیں ہو عہد و پیمان رسول خداؐ (ولایت) کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے اور تمام شہروں میں نابینا، گونگے اور مفلوج لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دیا گیا ہے اور تم ان پر رحم و کرم نہیں کرتے نہ تو تم اپنی منزلت کے اعتبار سے خود عمل کرتے ہو اور نہ ہی جو اس سلسلے میں عمل پیرا ہیں انکی مدد کرتے ہو تم اپنی چرب زبانی اور چاپلوسی کے ذریعہ ظالموں کے شر سے اپنے آپ کو بچا لیتے ہو۔

یہ سب وہ امور ہیں جن کے سلسلے میں خدا نے تمہیں اور تمہارے شیعوں کو منع کیا ہے لیکن تم اس سے غافل ہو تمہاری مصیبت دیگر لوگوں سے کہیں زیادہ ہے اگر تم سمجھتے ہوتے۔ اس لئے کہ تم نے علماء کے درجات کو پانے کے باوجود اس میں کوتاہی کی ہے کیونکہ تمام امور کی باگ ڈور اور احکام کا اجراء ان علماء کے ہاتھ میں ہے جو حلال وحرام کے سلسلے میں اللہ کے امین ہیں اور یہ رتبہ تم سے چھن چکا ہے اور چھننے کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ تم نے حق سے دوری اختیار کر لی ہے اور واضح و روشن دلیل کے باوجود سنت و سیرت میں اختلاف کیا ہے۔

اگر تم مصیبتوں پر صبر کرتے اور اللہ کے لئے تحمل کرتے تو خدائی احکام تمہارے اوپر نازل ہوتے اور تم سے صادر ہوتے اور پھر تمہاری طرف پلٹ آتے لیکن تم نے اپنے مقام و منزلت پر ظالم حاکموں کو قرار دے دیا اور امور خداوندی (ولایت) کو ان کے سپرد کر دیا جو شبہات پر عمل کرتے ہیں اور راہ خواہشات پر گامزن ہیں انہیں ان چیزوں پر مسلط ہونے کا موقع اس لئے مل گیا کیونکہ تم نے موت سے فرار اور اس زندگانی دنیا کو پسند کیا ہے جو عنقریب تم سے جدائی اختیار کرنے والی ہے تم نے کمزوروں کو ان کے سپرد کر دیا ہے جن میں بعضوں کو

الَّتي هِيَ مُفارِقَتُكُم، فَأَسلَمتُمُ الضُّعَفاءَ في أيديهِم، فَمِن بَينِ مُستَعبَدٍ مَقهورٍ وبَينِ مُستَضعَفٍ عَلىٰ مَعيشَتِهِ مَغلوبٍ، يَتَقَلَّبونَ فِي المُلكِ بِآرائِهِم، ويَستَشعِرونَ الخِزيَ بِأَهوائِهِمُ اقتِداءً بِالأَشرارِ وجُرأَةً عَلَى الجَبّارِ، في كُلِّ بَلَدٍ مِنهُم عَلىٰ مِنبَرِهِ خَطيبٌ يَصقَعُ.

فَالأَرضُ لَهُم شاغِرَةٌ وأيديهِم فيها مَبسوطَةٌ والنّاسُ لَهُم خَوَلٌ[١٨٦٢] لا يَدفَعونَ يَدَ لامِسٍ، فَمِن بَينِ جَبّارٍ عَنيدٍ وذي سَطوَةٍ عَلَى الضَّعَفَةِ شَديدٍ، مُطاعٍ لا يَعرِفُ المُبدِئَ المُعيدَ. فَيا عَجَبًا ومالي (لا) أعجَبُ والأَرضُ مِن غاشٍّ غَشومٍ، ومُتَصَدِّقٍ ظَلومٍ، وعامِلٍ عَلَى المُؤمِنينَ بِهِم غَيرُ رَحيمٍ! فَاللهُ الحاكِمُ فيما فيهِ تَنازَعنا، والقاضي بِحُكمِهِ فيما شَجَرَ بَينَنا!

اللّٰهُمَّ إنَّكَ تَعلَمُ أنَّهُ لَم يَكُن ما كانَ مِنّا تَنافُسًا في سُلطانٍ، ولَا التِماسًا مِن فُضولِ الحُطامِ، ولٰكِن لِنُرِيَ المَعالِمَ مِن دينِكَ، ونُظهِرَ الإِصلاحَ في بِلادِكَ، ويَأمَنَ المَظلومونَ مِن عِبادِكَ، ويُعمَلَ بِفَرائِضِكَ وسُنَنِكَ وأحكامِكَ، فَإِن لَم تَنصُرونا وتُنصِفونا قَوِيَ الظَّلَمَةُ عَلَيكُم، وعَمِلوا في إطفاءِ نورِ نَبِيِّكُم. وحَسبُنَا اللهُ وعَلَيهِ تَوَكَّلنا وإلَيهِ أنَبنا وإلَيهِ المَصيرُ[١٨٦٣].

٨/٢

رَدُّ البِدعَةِ

١٦٤٤ ـ رسول الله ﷺ: إذا ظَهَرَتِ البِدَعُ في اُمَّتي فَليُظهِرِ العالِمُ عِلمَهُ، فَمَن لَم يَفعَل

انہوں نے زبردستی اپنا غلام بنالیا ہے اور بعض سے زندگانی دنیا کے چین وسکون کو چھین لیا ہے جوان کی ملکیت میں من مانی تصرف کرتے ہیں اور وہ بے چارے احساس حقارت اور خدائے متعال پر جسارت کے خوف سے ظالم وخواہشات پرست حاکموں کی پیروی کرتے ہیں ان حکمرانوں نے ہر شہر میں اپنے بلند بانگ خطیبوں کو مقرر کر رکھا ہے جو تمام اسلامی ممالک پر مسلط ہو گئے ہیں اور بڑی بے باکی سے ہر جگہ ہاتھ صاف کر رہے ہیں لوگ ان کے غلام ہیں جو کسی قسم کی زیادتی کا دفاع نہیں کر سکتے ،بعض سخت ستمگر کمزوروں پر حملہ کرتے ہیں اوران میں بعض ایسے حاکم ہیں جو ایجاد کرنے والے (خدا) اور قیامت کو نہیں پہچانتے ہیں۔

تعجب کی بات ہے اور مجھے تعجب کیوں نہ ہو کہ ساری زمین ظالم وجابر دغاباز، زبردستی خراج وصول کرنے والے اور مومنوں پر زبردستی حکمرانی کرنے والے حکمرانوں کے قبضہ میں ہے جو مومنوں پر ذرا بھی رحم نہیں کرتے پس خدا ہمارے تنازعہ میں حاکم اور اپنے حکم کے ذریعہ ہمارے نزاعی معاملہ میں فیصلہ کرنے والا ہے آمین۔

پروردگارا! تو خوب جانتا ہے کہ جو کچھ ہم نے کیا ہے وہ کسی سلطنت کے حصول میں یا دنیا کی پست متاع کو ہڑپ کرنے کی خاطر نہیں کیا ہے بلکہ اس لئے کیا ہے تا کہ ہم تیرے دین کی نشانیوں کو سر بلند دیکھ سکیں اوراور تیری زمین پر صلح وآشتی کا پرچم لہرا سکیں اور تیرے مظلوم بندوں کو امن وامان کا جامہ پہنا سکیں اور تیرے عائد کردہ فرائض اور احکام وسنت پر عمل کیا جائے ، پس اگر تو ہماری مدد نہیں کرے گا اور ہمیں حق وانصاف سے نہیں نوازے گا تو یہ ظالم ہمارے اوپر غلبہ حاصل کرلیں گے اور پھر تیرے نبی کے نور (اسلام) کو خاموش کر دیں گے اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور ہمیں اسی کی ذات پر اعتماد ہے اور ہم اس کی طرف پلٹ کر جائیں گے اور ہم سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

۸/۲

بدعت کی تردید

۱۶۴۴۔ رسول خداؐ: جب میری امت کے درمیان بدعتیں رائج ہوں تو عالم کو چاہئے کہ اپنے علم کا اظہار

فَعَلَيهِ لَعنَةُ اللهِ(١٨٦٤).

١۶۴۵ ـ عنه ﷺ: إذا ظَهَرَتِ البِدَعُ ولَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الأُمَّةِ أوَّلَها ، فَمَن كانَ عِندَهُ عِلمٌ فَليَنشُرهُ ، فَإِنَّ كاتِمَ العِلمِ يومَئِذٍ كَكاتِمِ ما أنزَلَ اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ(١٨٦٥).

١۶۴۶ ـ عنه ﷺ: إنَّ للهِ عِندَ كُلِّ بِدعَةٍ تَكيدُ الإسلامَ وأهلَهُ مَن يَذُبُّ عَنهُ ، ويَتَكَلَّمُ بِعَلاماتِهِ ، فَاغتَنِموا تِلكَ المَجالِسَ بِالذَّبِّ عَنِ الضُّعَفاءِ ، وتَوَكَّلوا عَلَى اللهِ وكَفىٰ بِاللهِ وَكيلًا(١٨٦٦).

١۶۴٧ ـ المعصوم ﷺ: إذا ظَهَرَتِ البِدَعُ فَعَلَى العالِمِ أن يُظهِرَ عِلمَهُ ، فَإِن لَم يَفعَل سُلِبَ مِنهُ نورُ الإيمانِ(١٨٦٧).

٢ / ٩

التَّناصُح

١۶۴٨ ـ رسول الله ﷺ: تَناصَحوا فِي العِلمِ ، فَإِنَّ خِيانَةَ أحَدِكُم في عِلمِهِ أشَدُّ مِن خِيانَتِهِ في مالِهِ ، وإنَّ اللهَ سائِلُكُم يَومَ القِيامَةِ(١٨٦٨).

١۶۴٩ ـ الإمام عليّ ﷺ ـ فيما كَتَبَ إلىٰ مُعاوِيَة ـ: وإنّي لَأَعِظُكَ مَعَ عِلمي بِسابِقِ العِلمِ فيكَ مِمّا لا مَرَدَّ لَهُ دونَ نَفاذِهِ ، ولٰكِنَّ اللهَ تَعالىٰ أخَذَ عَلَى العُلَماءِ أن يُؤَدُّوا الأَمانَةَ وأن يَنصَحُوا الغَوِيَّ والرَّشيدَ(١٨٦٩).

٢ / ١٠

مَعرِفَةُ قَدرِهِ

١۶۵٠ ـ الإمام عليّ ﷺ: العالِمُ مَن عَرَفَ قَدرَهُ ، وكَفىٰ بِالمَرءِ جَهلًا أن لا يَعرِفَ

کرے اور اگر ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

۱۶۴۵۔ رسول خداؐ: جب بدعتیں ظاہر ہوں اور اس امت کے بعد والے پہلے والوں پر لعنت کریں تو اس وقت جو صاحب علم ہے اسے چاہئے اپنے علم کو نشر کرے اس لئے کہ اس موقع پر علم کا پوشیدہ کرنے والا اللہ کی طرف سے محمد پر نازل ہونے والی وحی کو چھپا رہا ہے۔

۱۶۴۶۔ رسول خداؐ: خداوند متعال، دین اسلام اور مسلمانوں کو فریب دینے والی ہر بدعت سے روک تھام کے لئے کچھ افراد رکھتا ہے جو بدعتوں کے علامات بیان کرتے ہیں۔ لہذا ایسی نشستوں کو جن میں کمزوروں کی حمایت کی جاتی ہے غنیمت سمجھو اور اللہ پر توکل کرو کہ اللہ توکل کرنے کے لئے کافی ہے۔

۱۶۴۷۔ امام معصومؑ: جب بدعتیں ظاہر ہونے لگیں تو عالم پر لازم ہے کہ اپنے علم کا اظہار کرے اور اگر ایسا نہیں کریگا تو اس کے دل سے نور ایمان سلب وہو جائے گا۔

۲/۹

ایک دوسرے کو نصیحت کرنا

۱۶۴۸۔ رسول خداؐ: علم کے بارے میں ایک دوسرے کو نصیحت کرو اس لئے کہ تم میں سے کسی کا اپنے علم میں خیانت کرنا اپنے مال میں خیانت کرنے سے زیادہ سخت ہے اور یقیناً روز قیامت اللہ تم سے سوال کرے گا۔

۱۶۴۹۔ امام علیؑ: نے (معاویہ کو تحریر فرمایا) مجھے تمہارے حتمی انجام کے متعلق پہلے سے علم ہونے کے باوجود میں تمہیں وعظ ونصیحت کرتا ہوں چونکہ اللہ نے علماء سے عہد و پیمان لیا ہے کہ وامانت ادا کریں اور ہر گمراہ اور ہدایت یافتہ کو نصیحت کریں۔

۲/۱۰

اپنی قدر کی معرفت

۱۶۵۰۔ امام علیؑ: عالم وہ ہے جو اپنی قدر و قیمت جانتا ہے، اور انسان کی جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ

قَدرَهُ(١٨٧٠).

١٦٥١ ـ عنه ﷺ: العالِمُ مَن عَرَفَ قَدرَهُ(١٨٧١).

٢ / ١١

المُباحَثَة

١٦٥٢ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ يقولُ: تَذاكُرُ العِلمِ بَينَ عِبادي مِمّا تَحيىٰ عَلَيهِ القُلوبُ المَيتَةُ إذا هُم انتَهَوا فيهِ إلىٰ أمري(١٨٧٢).

١٦٥٣ ـ عنه ﷺ: تَذاكَروا وتَلاقَوا وتَحَدَّثوا، فَإِنَّ الحَديثَ جِلاءٌ لِلقُلوبِ، إنَّ القُلوبَ لَتَرينُ كَما يَرينُ السَّيفُ، جِلاؤُها الحَديثُ(١٨٧٣).

١٦٥٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: تَزاوَروا وتَذاكَروا الحَديثَ، إلّا تَفعَلوا يَدرُس(١٨٧٤).

١٦٥٥ ـ الإمام الباقر ﷺ: تَذاكُرُ العِلمِ دِراسَةٌ، والدِّراسَةُ صَلاةٌ حَسَنَةٌ(١٨٧٥).

١٦٥٦ ـ أبُوالجارود: سَمِعتُ أبا جَعفَرٍ ﷺ يقولُ: رَحِمَ اللهُ عَبدًا أحيَا العِلمَ. قالَ: قُلتُ: وما إحياؤُهُ؟ قالَ: أن يُذاكِرَ بِهِ أهلَ الدّينِ وأهلَ الوَرَعِ(١٨٧٦).

١٦٥٧ ـ الإمام الصادق ﷺ: القُلوبُ تَربٌ، والعِلمُ غَرسُها، والمُذاكَرَةُ ماؤُها، فَإِذَا انقَطَعَ عَنِ التَّربِ ماؤُها جَفَّ غَرسُها(١٨٧٧).

١٦٥٨ ـ عنه ﷺ: تَلاقَوا وتَحادَثوا العِلمَ، فَإِنَّ بِالحَديثِ تُجلَى القُلوبُ الرّائِنَةُ، وبِالحَديثِ إحياءُ أمرِنا، فَرَحِمَ اللهُ مَن أحيا أمرَنا(١٨٧٨).

وہ اپنی قیمت نہ جانتا ہو۔

۱۶۵۱۔امام علیؑ: عالم وہی ہے جو اپنی قیمت جانتا ہے۔

۱۱/۲

مباحثہ

۱۶۵۲۔رسول خداؐ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میرے بندوں کے درمیان علمی گفتگو ایسی چیزوں میں سے ہے کہ جس کی انتہا اگر میرے امر پر ہوتی تو مردہ دلوں کو حیات نومل جاتی ہے۔

۱۶۵۳۔رسول خداؐ: آپس میں بات چیت کرو، ملاقات کرو اور حدیث بیان کرو۔ اس لئے کہ حدیث دلوں کو جلا بخشتی ہے بیشک قلوب بھی تلوار کی طرح زنگ آلود ہوجاتے ہیں اور ان کی جلا حدیث ہے۔

۱۶۵۴۔امام علیؑ: ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور حدیث کے سلسلے میں بات چیت کرو کہ اگر ایسا نہیں کروگے تو حدیث مٹ جائیگی۔

۱۶۵۵۔امام باقرؑ: علمی مذاکرہ درس ہے اور درس بہترین نماز ہے۔

۱۶۵۶۔ابوالجارود: کا بیان ہے کہ میں نے امام باقرؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ اس بندہ پر رحمت نازل کرے جس نے علم کو حیات بخشی ہے۔ میں نے عرض کیا: حیاتِ علم سے آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا: دین دار اور پرہیز گاروں سے بات چیت کرنا۔

۱۶۵۷۔امام صادقؑ: قلوب مٹی ہیں علم پودا اور علمی گفتگو اس کا پانی ہے کہ جب پانی کا سلسلہ خاک سے ٹوٹ جاتا ہے تو اس پر اگا ہوا پودا بھی خشک ہوجاتا ہے۔

۱۶۵۸۔امام صادقؑ: ایک دوسرے کی ملاقات کو جاؤ۔ اور علمی گفتگو کرو اس لئے کہ حدیث کے ذریعہ زنگ آلود دلوں کو جلا ملتی ہے۔ اور حدیث ہی کے ذریعہ ہمارا امر زندہ ہوتا ہے پس خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو ہمارے امر کو زندہ کرتا ہے۔

۱۲/۲
التَّوَقُّفُ عِندَ الجَهل

الكتاب

﴿ولا تَقفُ ما لَيسَ لَكَ بِهِ عِلمٌ إنَّ السَّمعَ والبَصَرَ والفُؤادَ كُلُّ اُولئِكَ كانَ عَنهُ مَسؤولًا﴾[۱۸۷۹].

الحديث

۱۶۵۹ـرسول الله ﷺ ـلِعَلِيٍّ عليه السلام ـ: مِن صِفاتِ المُؤمِنِ أن يَكونَ بَرِيًّا مِنَ المُحَرَّماتِ، واقِفًا عِندَ الشُّبُهاتِ[۱۸۸۰].

۱۶۶۰ ـالإمام عليّ عليه السلام: لا تُخبِر بِما لَم تُحِط بِهِ عِلمًا[۱۸۸۱].

۱۶۶۱ ـعنه عليه السلام: لا تَقُل ما لا تَعلَمُ فَتُتَّهَمَ بِإِخبارِكَ بِما تَعلَمُ[۱۸۸۲].

۱۶۶۲ ـعنه عليه السلام: إستَصبِحوا مِن شُعلَةِ واعِظٍ مُتَّعِظٍ، واقبَلوا نَصيحَةَ ناصِحٍ مُتَيَقِّظٍ، وقِفوا عِندَ ما أفادَكُم مِنَ التَّعليمِ[۱۸۸۳].

۱۶۶۳ ـزُرارَةُ بنُ أعيَنَ: سَأَلتُ أبا جَعفَرٍ عليه السلام: ما حَقُّ اللهِ عَلَى العِبادِ؟ قالَ: أن يَقولوا ما يَعلَمونَ، ويَقِفوا عِندَ ما لا يَعلَمونَ[۱۸۸۴].

۱۶۶۴ ـالإمام الصادق عليه السلام: لَو أنَّ العِبادَ إذا جَهِلوا وقَفوا ولَم يَجحَدوا، لَم يَكفُروا[۱۸۸۵].

۱۶۶۵ ـعنه عليه السلام: إنَّ اللهَ خَصَّ عِبادَهُ بِآيَتَينِ مِن كِتابِهِ: أن لا يَقولوا حَتّى يَعلَموا، ولا يَرُدّوا ما لَم يَعلَموا. قالَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ: ﴿أَلَم يُؤخَذ عَلَيهِم ميثاقُ الكِتابِ أن لا يَقولوا عَلَى اللهِ إلَّا الحَقَّ﴾[۱۸۸۶]، و قالَ: ﴿بَل كَذَّبوا بِما لَم يُحيطوا بِعِلمِهِ

۱۲/۲

جسکے بارے میں علم نہیں ہے اسے بیان نہ کرنا

قرآن مجید

﴿اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے اس کے پیچھے مت جاؤ کہ روز قیامت سماعت، بصارت اور قوتِ قلب سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا﴾

حدیث شریف

۱۶۵۹۔ رسول خداؐ: نے حضرت علیؑ سے مومن کے صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ مومن محرمات سے دور ہوتا ہے اور شبہات کے وقت ٹھہر جاتا ہے۔

۱۶۶۰۔ امام علیؑ: جس چیز کے بارے میں علم نہیں رکھتے اس کے بارے میں اظہار خیال نہ کرو۔

۱۶۶۱۔ امام علیؑ: جس چیز کے بارے میں نہیں جانتے لب کشائی مت کرو ورنہ جس کے متعلق علم رکھتے ہو اس کے متعلق بھی متہم ہو گے۔

۱۶۶۲۔ امام علیؑ: واعظ اور وعظ ونصیحت قبول کرنے والوں کے نور سے روشنی حاصل کرو اور بیدار و ہوشیار ناصح کی نصیحت کو قبول کرو اور جہاں تک اس نے تمہیں تعلیم دی ہے اس سے آگے نہ پڑھو۔

۱۶۶۳۔ زرارہ بن اعین۔ کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا: اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ امام نے فرمایا وہی کہیں جو جانتے ہیں۔ اور جو نہیں جانتے اسے بیان نہ کریں۔

۱۶۶۴۔ امام صادقؑ: اگر بندے نادانی کی صورت میں احتیاط کرتے اور انکار نہ کرتے تو کافر نہ ہوئے۔

۱۶۶۵۔ امام صادقؑ: بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے قرآن کی دو آیتیں مخصوص کر دی ہیں ۱۔ جب تک نہیں جانتے نہ بولیں ۲۔ اور جسے نہیں جانتے اسکی تردید نہ کریں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (کیا ان سے) کتاب کا عہد و پیمان نہیں لیا گیا ہے کہ وہ اللہ کے سلسلے میں کچھ نہیں بولیں گے مگر جو بات حق ہو گی؟ (نیز

ولَمّا يأتِهِم تأويلُهُ﴾[١٨٨٧] [١٨٨٨].

١٦٦٦ ـ هِشامُ بنُ سالِم: قُلتُ لِأَبي عَبدِاللهِ عليه السلام ما حَقُّ اللهِ عَلىٰ خَلقِهِ؟ فَقالَ: أن يَقولوا ما يَعلَمونَ، ويَكُفّوا عَمّا لا يَعلَمونَ[١٨٨٩].

٢ / ١٣

الاِعتِرافُ بِالجَهلِ

١٦٦٧ ـ الإمام عليّ عليه السلام: غايَةُ العَقلِ الاِعتِرافُ بِالجَهلِ[١٨٩٠].

١٦٦٨ ـ عنه عليه السلام: إنَّ الدُّنيا لَم تَكُن لِتَستَقِرَّ إلّا عَلىٰ ما جَعَلَهَا اللهُ عَلَيهِ مِنَ النَّعماءِ، والاِبتِلاءِ، والجَزاءِ فِي المَعادِ، أو ما شاءَ مِمّا لا تَعلَمُ، فَإِن أشكَلَ عَلَيكَ شَيءٌ مِن ذٰلِكَ فَاحمِلهُ عَلىٰ جَهالَتِكَ، فَإِنَّكَ أوَّلَ ما خُلِقتَ بِهِ جاهِلًا ثُمَّ عُلِّمتَ. وما أكثَرَ ما تَجهَلُ مِنَ الأَمرِ [الأُمورِ] ويَتَحَيَّرُ فيهِ رَأيُكَ! ويَضِلُّ فيهِ بَصَرُكَ ثُمَّ تُبصِرُهُ بَعدَ ذٰلِكَ![١٨٩١]

١٦٦٩ ـ الإمام زين العابدين عليه السلام ـ مِن دُعائِهِ فِي الاِستِقالَةِ ـ: ... فَمَن أجهَلُ مِنّي يا إلٰهي بِرُشدِهِ؟ ومَن أغفَلُ مِنّي عَن حَظِّهِ؟ ومَن أبعَدُ مِنّي مِنِ استِصلاحِ نَفسِهِ... حينَ اُنفِقُ ما أجرَيتَ عَلَيَّ مِن رِزقِكَ فيما نَهَيتَني عَنهُ مِن مَعصِيَتِكَ؟[١٨٩٢]

٢ / ١٤

عَدَمُ الاِكتِفاءِ بِما يَعلَمُ

١٦٧٠ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: كُلُّ صاحِبِ عِلمٍ غَرثانُ[١٨٩٣] إلىٰ عِلمٍ[١٨٩٤].

فرمایا ہے بلکہ انہوں نے اس شی کے سلسلے میں احاطہ علمی نہ رکھنے اور اس کی تاویل سے عدم واقفیت کی بنیاد پر تکذیب کی ہے)

۱۶۶۶۔ ھشام بن سالم: کہتے ہیں میں نے امامؑ صادق سے عرض کیا: اللہ کا اپنی مخلوقات پر کیا حق ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا وہی بولیں جو جانتے ہیں اور جس چیز کے سلسلے میں علم نہیں رکھتے اس سے باز رہیں۔

۱۳/۲

جہالت کا اعتراف

۱۶۶۷۔ امام علیؑ: عقل کی انتہا جہالت کا اعتراف کرنا ہے۔

۱۶۶۸۔ امام علیؑ: یہ دنیا اسی حالت میں برقرار رہ سکتی ہے جس میں مالک نے قرار دیا ہے یعنی نعمت، آزمائش آخرت کی جزا یا وہ بات جو تم نہیں جانتے ہو۔ اب اگر اس میں سے کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اسے اپنی جہات پر محمول کرنا کہ تم ابتدا میں جب پیدا ہوئے تو جاہل ہی پیدا ہوئے ہو بعد میں علم حاصل کیا ہے اور اسی بنا پر مجہولات کی تعداد کثیر ہے جس میں انسانی رائے متحیر رہ جاتی ہے اور نگاہ بہک جاتی ہے اور بعد میں صحیح حقیقت نظر آتی ہے۔

۱۶۶۹۔ امام سجادؑ: طلب عفو کے سلسلے میں دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پالنے والے اپنی ہدایت کے سلسلے میں مجھ سے بڑا جاہل کون ہوگا؟ اور اپنے نصیب کے متعلق مجھے سے بڑا غافل اور اصلاح نفس کے سلسلے میں مجھ سے زیادہ دور کون ہوگا کہ میں تیرے جاری کردہ رزق کو ان گناہوں میں صرف کرتا ہوں جس سے تو نے منع کیا ہے۔

۱۴/۲

جتنا علم ہے اسی پر اکتفا نہ کرنا

۱۶۷۰۔ رسول خدا: ہر صاحب علم، علم کا بھوکا ہوتا ہے۔

١٦٧١ ـ عنه ﷺ: لا يَشبَعُ عالِمٌ مِن عِلمٍ حَتّىٰ يَكونَ مُنتَهاهُ الجَنَّةَ[١٨٩٥].

١٦٧٢ ـ عنه ﷺ: لَن يَشبَعَ المُؤمِنُ مِن خَيرٍ يَسمَعُهُ حَتّىٰ يَكونَ مُنتَهاهُ الجَنَّةَ[١٨٩٦].

١٦٧٣ ـ عنه ﷺ: لا يَكونُ المُؤمِنُ عاقِلًا حَتّىٰ يَجتَمِعَ فيهِ عَشرُ خِصالٍ: ... لا يَسأَمُ مِن طَلَبِ العِلمِ طولَ عُمُرِهِ[١٨٩٧].

١٦٧٤ ـ عنه ﷺ: مَنهومانِ[١٨٩٨] لا يَشبَعانِ: طالِبُ دُنيا وطالِبُ عِلمٍ. وبِنَيلِ هٰذَينِ السَّبَبَينِ يَجمَعُ السَّعيدُ قُطرَيِ المُرادِ، ويَنالُ البُغيَةَ مِن إصلاحِ المَعاشِ والمَعادِ[١٨٩٩].

١٦٧٥ ـ عنه ﷺ: مَنهومانِ لا يَشبَعانِ: طالِبُ دُنيا وطالِبُ عِلمٍ، فَمَنِ اقتَصَرَ مِنَ الدُّنيا عَلىٰ ما أحَلَّ اللهُ لَهُ سَلِمَ، ومَن تَناوَلَها مِن غَيرِ حِلِّها هَلَكَ، إلّا أن يَتوبَ أو يُراجِعَ، ومَن أخَذَ العِلمَ مِن أهلِهِ وعَمِلَ بِعِلمِهِ نَجا، ومَن أرادَ بِهِ الدُّنيا فَهِيَ حَظُّهُ[١٩٠٠].

١٦٧٦ ـ عنه ﷺ: أجوَعُ النّاسِ طالِبُ العِلمِ، وأشبَعُهُمُ الَّذي لا يَبتَغيهِ[١٩٠١].

١٦٧٧ ـ عنه ﷺ: إذا أتىٰ عَلَيَّ يَومٌ لا أزدادُ فيهِ عِلمًا، فَلا بورِكَ في طُلوعِ شَمسِ ذٰلِكَ اليَومِ[١٩٠٢].

١٦٧٨ ـ عنه ﷺ: مِن مَعادِنِ التَّقوىٰ تَعَلُّمُكَ إلىٰ ما قَد عَلِمتَ ما لَم تَعلَم، والتَّقصيرُ فيما قَد عَلِمتَ قِلَّةُ الزِّيادَةِ فيهِ، وإنَّما يُزهِدُ الرَّجُلَ في عِلمِ ما لَم يَعلَم قِلَّةُ الاِنتِفاعِ بِما قَد عَلِمَ[١٩٠٣].

١٦٧٩ ـ الإمام عليّ ؈: مَن عَرَفَ الحِكَمَ لَم يَصبِر عَلَى الازدِيادِ مِنها[١٩٠٤].

١٦٨٠ ـ عنه ؈ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: لَو كانَ أحَدٌ مُكتَفِيًا مِنَ العِلمِ لَاكتَفىٰ نَبِيُّ اللهِ

۱۶۷۱۔رسول خداؐ: کوئی عالم علم سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی رسائی بہشت تک ہو جاتی ہے۔

۱۶۷۲۔رسول خداؐ: کوئی مومن نیکیوں کے سننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اپنی آخری منزل جنت تک پہنچ جائے۔

۱۶۷۳۔رسول خداؐ: کوئی مومن عاقل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں دس خصلتیں جمع نہ ہو جائیں ....تمام عمر علم حاصل کرنے سے ملول نہیں ہوتا۔

۱۶۷۴۔رسول خداؐ: دو طرح کے بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے۔طالب دنیا اور طالب علم اور سعادتمند شخص ان دونوں کے جمع ہوتے ہی اپنے انتہائی مقصد کو حاصل کر لیتا ہے اور اپنی مراد یعنی اصلاح معاش و معاد کو حاصل کر لیتا ہے۔

۱۶۷۵۔رسول خداؐ: دو طرح کے بھوکے سیر نہیں ہوتے۔طالبِ دنیا اور طالب علم، پس جو شخص مال دنیا سے اللہ کی حلال کردہ نعمتوں پر قناعت کرتا ہے وہ سالم ومحفوظ رہتا ہے۔اور جو دنیا کو غیر حلال راستوں سے حاصل کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔مگر یہ کہ توبہ کر لے یا اپنے قصد سے باز آجائے۔اور جو علم کو اس کے اہل سے حاصل کر کے اس پر عمل کرتا ہے وہ نجات پا جاتا ہے اور جو علم کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو یہی دنیا اس کا مقصد بن جاتی ہے۔

۱۶۷۶۔رسول خداؐ: سب سے زیادہ بھوکا انسان، طالب علم ہے اور سب سے زیادہ سیر وہ انسان ہے جو علم حاصل نہیں کرتا۔

۱۶۷۷۔رسول خداؐ: اگر کوئی ایسا دن آئے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو تو خدا اس دن کے طلوع آفتاب کو میرے لئے مبارک نہ کرے۔

۱۶۷۸۔رسول خداؐ: جس چیز کا علم نہیں رکھتے اس کا سیکھنا۔تقویٰ و پرہیز گاری کے سر چشموں میں سے ایک ہے اور اپنی معلومات میں کوتاہی برتنا اسمیں اضافہ نہ ہونے کا باعث ہے جو شی انسان کو علم سے بے رغبت کر دے وہ معلومات سے کم فائدہ اٹھاتا ہے۔

۱۶۷۹۔امام علیؑ: جو حکمتوں کی معرفت رکھتا ہے وہ افزائش حکمت پر صبر نہیں کرتا ہے۔

۱۶۸۰۔امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ اگر کوئی اپنے علم پر اکتفا کرتا تو یہ نبی موسیٰؑ کو زیب دیتا جبکہ

موسىٰ ، وقَد سَمِعتُم قَولَهُ : ﴿هَل أتَّبِعُكَ عَلىٰ أن تُعَلِّمَنِ مِمّا عُلِّمتَ رُشداً﴾[١٩٠٥] [١٩٠٦].

١٦٨١ ـ عنه ﷺ: عَلَى العالِمِ أن يَتَعَلَّمَ ما لَم يَعلَم ، ويُعَلِّمَ النّاسَ ما قَد عَلِمَ[١٩٠٧].

١٦٨٢ ـ عنه ﷺ: العالِمُ مَن لا يَشبَعُ مِنَ العِلمِ ولا يَتَشَبَّعُ بِهِ[١٩٠٨].

١٦٨٣ ـ عنه ﷺ: العالِمُ الَّذي لا يَمِلُّ مِن تَعَلُّمِ العِلمِ[١٩٠٩].

١٦٨٤ ـ الإمام الصادق عليه السلام: أربَعَةٌ لا يَشبَعنَ مِن أربَعَةٍ : الأَرضُ مِنَ المَطَرِ ، والعَينُ مِنَ النَّظَرِ ، والاُنثىٰ مِنَ الذَّكَرِ ، والعالِمُ مِنَ العِلمِ[١٩١٠].

١٦٨٥ ـ فيما وَعَظَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ بِهِ عيسىٰ عليه السلام : يا عيسىٰ، كُن حَيثُما كُنتَ عالِمًا مُتَعَلِّمًا[١٩١١].

١٦٨٦ ـ داود عليه السلام: قُل لِصاحِبِ العِلمِ يَتَّخِذ عَصًا مِن حَديدٍ ونَعلَينِ مِن حَديدٍ ، ويَطلُبِ العِلمَ حَتّىٰ تَنكَسِرَ العَصا وتَنخَرِقَ النَّعلانِ[١٩١٢].

١٥ / ٢

الاِستِعانَةُ بِاللهِ في زِيادَةِ العِلمِ

الكتاب

﴿وقُل رَبِّ زِدني عِلمًا﴾[١٩١٣].

الحديث

١٦٨٧ ـ رسول الله ﷺ ـ كانَ إذا استَيقَظَ مِنَ اللَّيلِ يَقولُ ـ: لا إلٰهَ إلّا أنتَ سُبحانَكَ ، اللّٰهُمَّ إنّي أستَغفِرُكَ لِذَنبي وأسأَلُكَ بِرَحمَتِكَ ، اللّٰهُمَّ زِدني عِلمًا ولا تُزِغ

تم نے حضرت موسیٰ کا قول سنا ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا: (کیا میں آپ کا اتباع کرسکتا ہوں کہ آپ مجھے اس علم میں سے کچھ تعلیم کریں جو رہنمائی کا علم آپکو عطا ہوا ہے۔

۱۶۸۱۔امام علیؑ: عالم پر لازم ہے کہ جو نہیں جانتا اس کا علم حاصل کرے اور جو جانتا ہے اسے دوسروں کو تعلیم دے۔

۱۶۸۲۔امام علیؑ: عالم وہ ہے جو علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا اور نہ خود کو اس سے بے نیاز سمجھتا ہے

۱۶۸۳۔امام علیؑ: عالم وہ ہے جو علم حاصل کرنے سے ملول نہیں ہوتا۔

۱۶۸۴۔امام صادقؑ: چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں۔زمین بارش سے، آنکھ دیکھنے سے، عورت مرد سے، عالم علم سے۔

۱۶۸۵۔اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ: کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے عیسیٰؑ ہر حال میں سیکھنے والے عالم بنو۔

۱۶۸۶۔حضرت داؤد: صاحب علم سے کہہ دو کہ لوہے کا عصا لیکر لوہے کی نعلین پہن کر علم حاصل کرتا رہے یہاں تک کہ عصا ٹوٹ جائے اور نعلین پھٹ جائے۔

۲/۱۵ علم کی فراوانی کے لئے اللہ سے مدد چاہنا

قرآن مجید

﴿اے رسول آپ کہئے کہ اے پالنے والے میرے علم میں اضافہ کردے﴾

حدیث

۱۶۸۷۔رسول خداؐ: جب رات میں نیند سے جاگتے تو فرماتے تھے: تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں تیری تسبیح کرتا ہوں، پروردگارا میں اپنے گناہوں کے لئے تجھ سے استغفار کرتا ہوں۔اور تیری رحمت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ پروردگارا میرے علم میں اضافہ فرما اور میرے دل کو ہدایت کے

قَلبي بَعدَ إذ هَدَيتَني وهَب لي مِن لَدُنكَ رَحمَةً إنَّكَ أنتَ الوَهّابُ[١٩١٤].

١٦/٢

الاِستِعانَةُ بِاللّهِ لِلاِنتِفاعِ بِالعِلمِ

١٦٨٨ ـ رسول الله ﷺ: اللّهُمَّ انفَعني بِما عَلَّمتَني، وعَلِّمني ما يَنفَعُني، وزِدني عِلمًا[١٩١٥].

١٦٨٩ ـ عنه ﷺ ـ في دُعائِهِ ـ: اللّهُمَّ إنّي أسأَلُكَ عِلمًا نافِعًا، ورِزقًا واسِعًا[١٩١٦].

١٦٩٠ ـ الإمام عليّ ؏: لا يَنفَعُ عِلمٌ بِغَيرِ تَوفيقٍ[١٩١٧].

١٧/٢

الاِستِعاذَةُ بِاللّهِ مِن عَدَمِ الاِنتِفاعِ بِالعِلمِ

١٦٩١ ـ رسول الله ﷺ: سَلُوا اللّهَ عِلمًا نافِعًا، وتَعَوَّذوا بِاللّهِ مِن عِلمٍ لا يَنفَعُ[١٩١٨].

١٦٩٢ ـ عنه ﷺ: اللّهُمَّ إنّي أعوذُ بِكَ مِن عِلمٍ لا يَنفَعُ ومِن قَلبٍ لا يَخشَعُ[١٩١٩].

١٦٩٣ ـ الإمام عليّ ؏ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: اللّهُمَّ إنّي أعوذُ بِكَ أن أقولَ حَقًّا لَيسَ فيهِ رِضاكَ ألتَمِسُ بِهِ أحَدًا سِواكَ، وأعوذُ بِكَ أن أتَزَيَّنَ لِلنّاسِ بِشَيءٍ يَشينُني عِندَكَ، وأعوذُ بِكَ أن أكونَ عِبرَةً لِأَحَدٍ مِن خَلقِكَ. وأعوذُ بِكَ أن يَكونَ أحَدٌ مِن خَلقِكَ أسعَدَ بِما عَلَّمتَني مِنّي[١٩٢٠].

١٦٩٤ ـ الإمام الصادق ؏ ـ في دُعائِهِ ـ: وانفَعنا بِما عَلَّمتَنا وزِدنا عِلمًا نافِعًا، اللّهُمَّ إنّي أعوذُ بِكَ مِن قَلبٍ لا يَخشَعُ وعَينٍ لا تَدمَعُ وصَلاةٍ لا تُقبَلُ، أجِرنا مِن سوءِ الفِتَنِ يا وَلِيَّ الدُّنيا والآخِرَةِ[١٩٢١].

بعد منحرف نہ فرما اور اپنی رحمت عنایت فرما کہ تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے۔

۲/۱۶

علم سے بہرہ مند ہونے کیلئے اللہ سے مدد چاہنا

۱۶۸۸۔ رسول خداؐ: اے اللہ! جو علم تو نے مجھے دیا ہے اسے میرے لئے مفید بنا اور وہ علم مجھے عطا فرما جو میرے لئے نفع بخش ثابت ہو اور میرے علم کو زیادہ کر دے۔

۱۶۸۹۔ رسول خداؐ: ایک دعا میں فرماتے ہیں: اے اللہ! میں تجھ سے نافع علم اور وسیع رزق کا خواہاں ہوں۔

۱۶۹۰۔ امام علیؑ: توفیق کے بغیر علم نفع بخش نہیں ہو سکتا۔

۳/۱۷

علم سے بہرہ مند نہ ہونے کی صورت میں اللہ سے پناہ چاہنا

۱۶۹۱۔ رسول خداؐ: اللہ سے مفید علم کا سوال کرو۔ اور ایسے علم سے جو نفع بخش ثابت نہیں ہوتا اللہ کی بارگاہ میں پناہ طلب کرو۔

۱۶۹۲۔ رسول خداؐ: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں غیر مفید علم، و غیر خاشع قلب سے پناہ چاہتا ہوں۔

۱۶۹۳۔ امام علیؑ: سے منسوب ہے کہ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں پناہ چاہتا ہوں کہ ایسی حق بات کہوں جس میں تیری رضا نہ ہو، اور اس سے تیرے علاوہ کو چاہوں اور اس سے بھی پناہ چاہتا ہوں کہ لوگوں (کو خوش کرنے) کے لئے ایسی چیز سے آراستہ ہو جاؤں جو تیرے نزدیک ناپسند ہے اور پناہ چاہتا ہوں کہ کسی مخلوق کے لئے باعث عبرت بنوں اور پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی مجھ سے زیادہ سعادتمند ہو جبکہ تو نے مجھے علم سے نوازا ہے۔

۱۶۹۴۔ امام صادقؑ: اپنی دعا میں ارشاد فرماتے ہیں: جو علم تو نے ہمیں دیا ہے اس سے ہمیں نفع پہنچا اور ہمیں مفید علم زیادہ سے زیادہ عطا فرما۔ پالنے والے میں تیری بارگاہ میں خشوع نہ کرنے والے دل، آنسو نہ بہانے والی آنکھ، قبول نہ ہونے والی نماز سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے دنیا و آخرت کے ولی ہمیں فتنوں کی برائیوں سے اپنی پناہ میں لے لے۔

۲/ ۱۸
الإستِعاذَةُ مِنَ الجَهلِ

۱۶۹۵ ـ أمُّ سَلَمَة: إنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ إذا خَرَجَ مِن بَيتِهِ قالَ: بِسمِ اللهِ رَبِّ، أعوذُ بِكَ مِن أن أزِلَّ أو أضِلَّ، أو أظلِمَ أو اُظلَمَ، أو أجهَلَ أو يُجهَلَ عَلَيَّ[۱۹۲۲].

۱۶۹۶ ـ الإمام عليّ ؑ ـ مِن دُعاءٍ لَهُ يَومَ الهَريرِ بِصِفّينَ ـ: اللّٰهُمَّ إنّي ... أعوذُ بِكَ مِنَ الجَهلِ والهَزلِ، ومِن شَرِّ القَولِ والفِعلِ[۱۹۲۳].

۱۶۹۷ ـ الإمام الصادق ؑ ـ في دُعاءِ الصَّباحِ والمَساءِ ـ: اللّٰهُمَّ بِكَ نُمسي وبِكَ نُصبِحُ، وبِكَ نَحيا، وبِكَ نَموتُ، وإلَيكَ نَصيرُ، وأعوذُ بِكَ مِن أن أذِلَّ أو اُذَلَّ، أو أضِلَّ أو اُضَلَّ، أو أظلِمَ أو اُظلَمَ، أو أجهَلَ أو يُجهَلَ عَلَيَّ[۱۹۲۴].

۱۶۹۸ ـ عَبدُالرَّحمٰنِ بنُ سَيابَة: أعطاني أبو عَبدِاللهِ ؑ هٰذَا الدُّعاءَ: «الحَمدُ للهِ وَلِيِّ الحَمدِ وأهلِهِ ومُنتَهاهُ ومَحَلِّهِ ... وأعوذُ بِكَ مِن أن أشتَرِيَ الجَهلَ بِالعِلمِ، والجَفاءَ بِالحِلمِ، والجَورَ بِالعَدلِ، والقَطيعَةَ بِالبِرِّ، والجَزَعَ بِالصَّبرِ[۱۹۲۵].

۲/ ۱۹
الإستِغفارُ مِنَ الجَهلِ

۱۶۹۹ ـ رسول الله ﷺ ـ إنَّهُ كانَ يَدعو ـ: اللّٰهُمَّ اغفِر لي خَطيئَتي وجَهلي، وإسرافي في أمري، وما أنتَ أعلَمُ بِهِ مِنّي. اللّٰهُمَّ اغفِر لي هَزلي وجِدّي وخَطايايَ وعَمدي، وكُلُّ ذٰلِكَ عِندي[۱۹۲۶].

۲/۱۸

جہل و نادانی سے پناہ طلبی

۱۶۹۵۔ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ جب بھی رسول خداؐ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے تھے:(رب کے نام سے)اے اللہ میں تیری بارگاہ میں پناہ طلب کرتا ہوں کہ مجھ سے لغزش ہو جائے یا گمراہ ہو جاؤں، ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے نادانی کروں یا میرے ساتھ نادانی کی جائے۔

۱۶۹۶۔امام علیؑ: جنگ صفین میں دعائے یوم الھریر میں فرمایا اے پالنے والے! میں نادانی، بیہودگی، اور برے قول وفعل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۱۶۹۷۔امام صادقؑ: صبح وشام کی دعا میں فرماتے ہیں: اے اللہ! تیرے ذریعہ ہم صبح کرتے ہیں اور تیرے ذریعہ شام کرتے ہیں تیرے سبب ہم زندہ ہیں اور تیرے باعث مر جائیں گے۔اور تیری ہی طرف آتے ہیں میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ کسی کو ذلیل کروں یا خود ذلیل ہو جاؤں، گمراہ کروں یا گمراہ ہو جاؤں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے اور یا جاہل ہو جاؤں یا میرے ساتھ نادانی کی جائے۔

۱۶۹۸۔عبدالرحمٰن ابن سیابہ: کا بیان ہے کہ مجھے امام جعفر صادقؑ نے یہ دعا تعلیم فرمائی... ساری تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو ولی حمد ہے اور اس کا اہل ہے اسکی انتہا اور اسکا محل ہے اور میں تیری بارگاہ میں، علم کے ذریعہ جہل کا سودا کرنے سے، حلم کے عوض جفا، عدل کے بدلے ظلم و جور، نیکی کے عوض قطع تعلق اور صبر کے بدلے جزع و فزع کرنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

۲/۱۹ جہالت سے استغفار

۱۶۹۹۔رسول خداؐ: یہ دعا کیا کرتے تھے پروردگارا! میری خطاؤں، میری نادانیوں اور میرے کام میں اسراف کو معاف فرما کیونکہ تو میرے بارے میں مجھ سے زیادہ واقف ہے، اے پالنے والے! میرا انداق، میری واقعی باتوں، میری خطاؤں میری عمدی لغزشوں، اور جو کچھ اس میں سے میرے پاس ہے اسے معاف کردے۔

٢ / ٢٠

الإعتِذارُ مِنَ الجَهلِ

١٧٠٠ ـ الإمام زين العابدين عليه السلام: اللّهُمَّ إنّي أعتَذِرُ إلَيكَ مِن جَهلي، وأستَوهِبُكَ سوءَ فِعلي[١٩٢٧].

ب: ما لا يَنبَغي لِلعالِمِ

٢ / ٢١

تَركُ العَمَلِ

١٧٠١ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: مَنِ ازدادَ عِلمًا ولَم يَزدَد هُدًى، لَم يَزدَد مِنَ اللهِ إلّا بُعدًا[١٩٢٨].

١٧٠٢ ـ عنه صلى الله عليه وآله ـ لِابنِ مَسعودٍ ـ: مَن تَعَلَّمَ العِلمَ ولَم يَعمَل بِما فيهِ، حَشَرَهُ اللهُ يَومَ القِيامَةِ أعمىٰ[١٩٢٩].

١٧٠٣ ـ الإمام عليّ عليه السلام: إنَّ العالِمَ العامِلَ بِغَيرِهِ كَالجاهِلِ الحائِرِ الَّذي لا يَستَفيقُ عَن جَهلِهِ؛ بَل قَد رَأَيتُ أنَّ الحُجَّةَ عَلَيهِ أعظَمُ، والحَسرَةَ أدوَمُ عَلىٰ هٰذَا العالِمِ المُنسَلِخِ مِن عِلمِهِ مِنها عَلىٰ هٰذَا الجاهِلِ المُتَحَيِّرِ في جَهلِهِ، وكِلاهُما حائِرٌ بائِرٌ[١٩٣٠].

١٧٠٤ ـ عنه عليه السلام: يَقبُحُ بِالرَّجُلِ أن يَقصُرَ عَمَلُهُ عَن عِلمِهِ، ويَعجِزَ فِعلُهُ عَن قَولِهِ[١٩٣١].

١٧٠٥ ـ عنه عليه السلام: عِلمُ المُنافِقِ في لِسانِهِ، عِلمُ المُؤمِنِ في عَمَلِهِ[١٩٣٢].

١٧٠٦ ـ عنه عليه السلام: لا يَترُكُ العَمَلَ بِالعِلمِ، إلّا مَن شَكَّ فِي الثَّوابِ عَلَيهِ[١٩٣٣].

١٧٠٧ ـ عنه عليه السلام: لا يَعمَلُ بِالعِلمِ إلّا مَن أيقَنَ بِفَضلِ الأَجرِ فيهِ[١٩٣٤].

۲/۲۰

جہالت پر عذر خواہی

۱۷۰۰۔امام سجادؑ: بارالہا! میں تیری بارگاہ میں اپنی نادانیوں سے معذرت چاہتا ہوں اور تجھ ہی سے اپنے برے اعمال کی بخشش کا خواہاں ہوں۔

ب: عالم کے لئے نامناسب امور

۲/۲۱ ترک عمل

۱۷۰۱۔رسول خداؐ: جس نے علم میں اضافہ کیا اور ہدایت میں اضافہ نہ کیا تو اللہ سے دوری کے سوا اور اسی چیز میں اضافہ نہیں ہوگا۔

۱۷۰۲۔رسول خداؐ: نے ابن مسعود سے فرمایا جو شخص علم حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے تو اللہ قیامت کے دن اسے اندھا محشور کریگا۔

۱۷۰۳۔امام علیؑ: اپنے علم کے برخلاف عمل کرنے والا عالم ایسے حیران و سرگرداں جاہل کے مانند ہے جسے اپنی جہالت سے نجات نہیں ملتی۔ بلکہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ایسے عالم پر حجت زیادہ شدید ہے اور اپنے علم سے کنارہ کش عالم کی حسرت وندامت قیامت کے دن اس جاہل سے زیادہ طولانی ہوگی جو اپنی جہالت میں حیران و سرگرداں ہے۔اور دونوں حیران و سرگرداں ہونگے۔

۱۷۰۴۔امام علیؑ: انسان کیلئے یہ بات بہت بری ہے کہ اس کا عمل علم سے کم ہو اور اس کا عمل اسکے قول کے مطابق نہ ہو۔

۱۷۰۵۔امام علیؑ: منافق کا علم اسکی زبان میں ہوتا ہے اور مومن کا علم اس کے عمل میں ہوتا ہے۔

۱۷۰۶۔امام علیؑ: علم کی بنا پر عمل کو ترک نہیں کرتا مگر وہ شخص جسکو اس کے اجر وثواب میں شک ہوتا ہے۔

۱۷۰۷۔امام علیؑ: علم پر عمل نہیں کرتا مگر وہ شخص جسکو اجر وثواب کی فضیلت کا یقین ہوتا ہے۔

١٧٠٨ ـ عنه ﷺ: تاركُ العَمَلِ بِالعِلمِ غَيرُ واثِقٍ بِثَوابِ العَمَلِ[١٩٣٥].

٢ / ٢٢

دَعوَى العِلمِ

١٧٠٩ ـ رسول الله ﷺ: مَن قالَ أنَا عالِمٌ، فَهُوَ جاهِلٌ[١٩٣٦].

١٧١٠ ـ الإمام عليّ ﷺ ـ في كِتابِهِ لِلحَسَنِ ﷺ ـ: قَرَعتُكَ بِأَنواعِ الجَهالاتِ لِئَلّا تَعُدَّ نَفسَكَ عالِمًا، فَإِن وَرَدَ عَلَيكَ شَيءٌ تَعرِفُهُ أكبَرتَ ذٰلِكَ، فَإِنَّ العالِمَ مَن عَرَفَ أنَّ ما يَعلَمُ فيما لا يَعلَمُ قَليلٌ، فَعَدَّ نَفسَهُ بِذٰلِكَ جاهِلًا فَازدادَ بِما عَرَفَ مِن ذٰلِكَ في طَلَبِ العِلمِ اجتِهادًا، فَما يَزالُ لِلعِلمِ طالِبًا وفيهِ راغِبًا ولَهُ مُستَفيدًا، ولِأَهلِهِ خاشِعًا مُهتَمًّا، ولِلصَّمتِ لازِمًا، ولِلخَطَأِ حاذِرًا ومِنهُ مُستَحيِيًا، وإن وَرَدَ عَلَيهِ ما لا يَعرِفُ لَم يُنكِر ذٰلِكَ لِما قَرَّرَ بِهِ نَفسَهُ مِنَ الجَهالَةِ[١٩٣٧].

١٧١١ ـ عنه ﷺ: رُبَّ مُدَّعٍ لِلعِلمِ لَيسَ بِعالِمٍ[١٩٣٨].

٢ / ٢٣

حُبُّ الدُّنيا

١٧١٢ ـ رسول الله ﷺ: مَن أحَبَّ الدُّنيا ذَهَبَ خَوفُ الآخِرَةِ مِن قَلبِهِ، وما آتَى اللهُ عَبدًا عِلمًا فَازدادَ لِلدُّنيا حُبًّا إلّا ازدادَ اللهُ عَلَيهِ غَضَبًا[١٩٣٩].

١٧١٣ ـ عنه ﷺ: إنَّ الصَّفا[١٩٤٠] الزُّلالَ الَّذي لا تَثبُتُ عَلَيهِ أقدامُ العُلَماءِ الطَّمَعُ[١٩٤١].

۱۷۰۸۔امام علیؑ: علم کے باوجود عمل کو چھوڑنے والا در حقیقت، عمل کے ثواب پر بھروسہ نہیں رکھتا۔

۲/۲۲

دعوائے علم

۱۷۰۹۔رسول خداؐ: جو شخص یہ کہے کہ میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔

۱۷۱۰۔امام علیؑ: نے امام حسنؑ کو خط میں تحریر فرمایا میں نے تمہیں انواع واقسام کی جہالتوں پر توبیخ اسلئے کی ہے تا کہ تم اپنے کو عالم شمار نہ کرو۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی ایسی چیز پہنچے جس کے متعلق تم کو علم ہے اسے بڑا نہ سمجھو کیونکہ عالم وہ ہے جو اپنی معلومات کو نا معلوم چیزوں کے سامنے بہت قلیل سمجھتا ہے اور اس طرح وہ اپنے آپ کو جاہل تصور کرتا ہے اور اس تصور کے ساتھ مزید علم کے حصول کی کوشش جاری رکھتا ہے اس طرح وہ مسلسل علم کا طلبگار اور اس کی جانب راغب رہتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے اور اہل علم کے سامنے خاضع وخاشع رہتا ہے ہمیشہ خاموش اور عطا سے دور اور اس پر شرمسار رہتا ہے اور جب اس کے سامنے کوئی ایسا مسئلہ آتا ہے جسکو وہ نہیں جانتا تو وہ اس کا منکر نہیں ہوتا کیونکہ اس نے اپنے نفس کو یہ باور کرایا ہے کہ وہ جاہل ہے

۱۷۱۱۔امام علیؑ: بہت سے علم کے دعوے دار عالم نہیں ہیں۔

۲/۲۳

دنیا کی محبت

۱۷۱۲۔رسول خداؐ: جو شخص دنیا کو دوست رکھتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف نکل جاتا ہے اور اللہ نے کسی بندے کو علم سے نہیں نوازا اور محبت دنیا میں اضافہ نہیں کیا مگر یہ کہ اللہ کا اس پر غضب بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

۱۷۱۳۔رسول خداؐ: وہ چکنا اور پھسلنے والا پتھر جس پر علماء کے قدم نہیں ٹھہرتے وہ لالچ وطمع ہے۔

١٧١٤ ـ الإمام عليّ عليه السلام: إنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَكَرَ فَضلَ العُلَماءِ، فَقالَ: قُلوبُهُم مَلأىٰ مِنَ الدّاءِ، ولا داءَ أشَدُّ مِن حُبِّ الدُّنيا، ولا دَواءَ أكبَرُ مِن تَركِها، فَاترُكُوا الدُّنيا تَصِلوا إلىٰ رَوحِ الآخِرَةِ[١٩٤٢].

١٧١٥ ـ عنه عليه السلام: لا يَستَفِزُّ خُدَعُ الدُّنيَا العالِمَ[١٩٤٣].

١٧١٦ ـ عنه عليه السلام: كَم مِن عالِمٍ قَد أهلَكَتهُ الدُّنيا[١٩٤٤].

١٧١٧ ـ الإمام الصادق عليه السلام: مَنِ ازدادَ فِي اللهِ عِلمًا وازدادَ لِلدُّنيا حُبًّا، ازدادَ مِنَ اللهِ بُعدًا وازدادَ اللهُ عَلَيهِ غَضَبًا[١٩٤٥].

١٧١٨ ـ عنه عليه السلام: إذا رَأَيتُمُ العالِمَ مُحِبًّا لِدُنياهُ فَاتَّهِموهُ عَلىٰ دينِكُم، فَإِنَّ كُلَّ مُحِبٍّ لِشَيءٍ يَحوطُ ما أحَبَّ[١٩٤٦].

١٧١٩ ـ عيسى عليه السلام: كَيفَ يَكونُ مِن أهلِ العِلمِ مَن هُوَ في مَسيرِهِ إلىٰ آخِرَتِهِ وهُوَ مُقبِلٌ عَلىٰ دُنياهُ، وما يَضُرُّهُ أحَبُّ إلَيهِ مِمّا يَنفَعُهُ؟![١٩٤٧]

١٧٢٠ ـ عنه عليه السلام: ... كَيفَ يَكونَ مِن أهلِ العِلمِ مَن دُنياهُ آثَرُ عِندَهُ مِن آخِرَتِهِ، وهُوَ فِي الدُّنيا أفضَلُ رَغبَةً؟![١٩٤٨]

١٧٢١ ـ عنه عليه السلام: الدّينارُ داءُ الدّينِ، والعالِمُ طَبيبُ الدّينِ، فَإِذا رَأَيتُمُ الطَّبيبَ يَجُرُّ الدّاءَ إلىٰ نَفسِهِ فَاتَّهِموهُ، واعلَموا أنَّهُ غَيرُ ناصِحٍ لِغَيرِهِ[١٩٤٩].

٢ / ٢٤

اِتِّخاذُ عِلمِ الدّينِ مِهنَةً

١٧٢٢ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: إنَّ اللهَ يُحِبُّ العَبدَ يَتَّخِذُ المِهنَةَ يَستَغني بِها عَنِ النّاسِ، ويُبغِضُ

۱۷۱۴۔امام علیؑ: رسول خداؐ نے علماء کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ان کے دل بیماریوں سے پر ہوتے ہیں اور حبِّ دنیا سے زیادہ شدید کوئی بیماری نہیں ہے اور اس کو ترک کرنے سے بڑی کوئی دوا نہیں ہے۔ لہذا دنیا کو چھوڑ دو تاکہ آخرت کی راحت وسکون تک پہنچ جاؤ۔

۱۷۱۵۔امام علیؑ: دنیا کی نیرنگیاں عالم کو اپنی جگہ سے متزلزل نہیں کرسکتیں۔

۱۷۱۶۔امام علیؑ: کتنے علماء ایسے ہیں جنکو دنیا نے ہلاک کر ڈالا ہے۔

۱۷۱۷۔امام صادقؑ: جو اللہ کے متعلق زیادہ علم رکھتا ہے اور محبت دنیا بھی زیادہ رکھتا ہے وہ اللہ سے دور ہو جائے گا اور اس پر اللہ کا غضب نازل ہوگا۔

۱۷۱۸۔امام علیؑ: جب کسی دنیا پرست عالم کو دیکھو تو اپنے دین کے متعلق اس پر اعتماد نہ کرو اسلیئے کہ کسی شی کا دوست رکھنے والا اسی شی کے اردگرد چکر لگاتا ہے۔

۱۷۱۹۔حضرت عیسیٰؑ: وہ شخص کس طرح اہل علم میں سے ہوسکتا ہے جس کی راہ تو آخرت کی طرف ہے مگر وہ دنیا کا دلدادہ ہے اور وہ نفع بخش چیزوں کے بجائے ان چیزوں کو زیادہ دوست رکھتا ہے جو اس کیلئے ضرر رساں ہیں۔

۱۷۲۰۔حضرت عیسیٰؑ: وہ شخص کیسے صاحب علم ہوسکتا ہے جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے اور دنیا کی طرف زیادہ رغبت رکھتا ہے۔

۱۷۲۱۔حضرت عیسیٰؑ: پیسہ دین کی بیماری ہے اور عالم دین کا طبیب پس جب یہ دیکھو کہ طبیب خود بیماری کو اپنی جانب کھینچ رہا ہے تو اس پر اعتماد نہ کرو اور یہ یاد رکھو کہ وہ دوسروں کو نصیحت نہیں کرسکتا۔

۲۴/۲

علم دین کو ذریعہ معاش بنانا

۱۷۲۲۔رسول خداؐ: بیشک اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جس کے پاس کوئی پیشہ ہے تاکہ دوسروں کا

العَبدَ يَتَعَلَّمُ العِلمَ يَتَّخِذُهُ مِهنَةً(۱۹۵۰).

۱۷۲۳ ـ عنه ﷺ: عَلَّمَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ آدَمَ أَلفَ حِرفَةٍ مِنَ الحِرَفِ، فَقالَ لَهُ: قُل لِوُلدِكَ وذُرِّيَّتِكَ: إن لَم تَصبِروا فَاطلُبُوا الدُّنيا بِهٰذِهِ الحِرَفِ، ولا تَطلُبوها بِدينٍ، فَإِنَّ الدّينَ لي وَحدي خالِصًا، وَيلٌ لِمَن طَلَبَ بِالدّينِ الدُّنيا، وَيلٌ لَهُ!(۱۹۵۱)

۱۷۲۴ ـ عنه ﷺ: أُوحِيَ إلىٰ بَعضِ الأَنبياءِ: قُل لِلَّذينَ يَتَفَقَّهونَ لِغَيرِ الدّينِ، ويَتَعَلَّمونَ لِغَيرِ العَمَلِ، ويَطلُبونَ الدُّنيا بِعَمَلِ الآخِرَةِ، يَلبَسونَ لِلنّاسِ مُسوكَ الكِباشِ وقُلوبُهُم كَقُلوبِ الذِّئابِ، وأَلسِنَتُهُم أَحلىٰ مِنَ العَسَلِ، وقُلوبُهُم أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ: إيّايَ يُخادِعونَ؟! وبي يَستَهزِئونَ؟! لَأُتيحَنَّ لَكُم فِتنَةً تَذَرُ الحَليمَ فيهِم حَيرانًا(۱۹۵۲).

۱۷۲۵ ـ الإمام عليّ ﷺ: إنَّ أَخوَفَ ما أَخافُ عَلَيكُم إذا تُفُقِّهَ لِغَيرِ الدّينِ، وتُعُلِّمَ لِغَيرِ العَمَلِ، وطُلِبَتِ الدُّنيا بِعَمَلِ الآخِرَةِ(۱۹۵۳).

۱۷۲۶ ـ عنه ﷺ: إنّي سَمِعتُ رَسولَ اللهِ يَقولُ: كَيفَ أَنتُم إذا لَبَسَتكُم فِتنَةٌ يَربو فيهَا الصَّغيرُ، ويَهرَمُ فيهَا الكَبيرُ! يَجري النّاسُ عَلَيها ويَتَّخِذونَها سُنَّةً، فَإِذا غُيِّرَ مِنها شَيءٌ، قيلَ: قَد غُيِّرَتِ السُّنَّةُ وقَد أَتَى النّاسُ مُنكَرًا، ثُمَّ تَشتَدُّ البَلِيَّةُ وتُسبَى الذُّرِّيَّةُ، وتَدُقُّهُمُ الفِتنَةُ كَما تَدُقُّ النّارُ الحَطَبَ وكَما تَدُقُّ الرَّحىٰ بِثِفالِها، ويَتَفَقَّهونَ لِغَيرِ اللهِ، ويَتَعَلَّمونَ لِغَيرِ العَمَلِ، ويَطلُبونَ الدُّنيا بِأَعمالِ الآخِرَةِ(۱۹۵۴).

۱۷۲۷ ـ الإمام الصادق ﷺ: مَن أَرادَ الحَديثَ لِمَنفَعَةِ الدُّنيا لَم يَكُن لَهُ فِي الآخِرَةِ نَصيبٌ، ومَن أَرادَ بِهِ خَيرَ الآخِرَةِ أَعطاهُ اللهُ خَيرَ الدُّنيا والآخِرَةِ(۱۹۵۵).

محتاج نہ رہے اور اس بندے سے نفرت کرتا ہے جو علم کو ذریعہ معاش بنانے کیلئے حاصل کرتا ہے۔

۱۷۲۳۔ رسول خداؐ: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ستر پیشے تعلیم کئے اور فرمایا: اے آدم اپنی اولاد سے کہدو کہ اگر صبر نہ کرسکیں تو ان پیشوں کے ذریعہ مال دنیا حاصل کریں اور دین کے ذریعہ دنیا طلب نہ کریں اسلئے کہ دین خالص میرے لئے ہے وائے ہو اس شخص پر جو دین کے ذریعہ دنیا کا طلب گار ہے۔

۱۷۲۴۔ رسول خداؐ: ایک نبی پر وحی ہوئی کہ: ان لوگوں سے کہدو جو غیر دین کیلئے تفقہ کرتے ہیں عمل نہ کرنے کیلئے علم حاصل کرتے ہیں اور اُخروی کاموں کے ذریعہ دنیا طلب کرتے ہیں اور لوگوں کو دکھانے کیلئے جانوروں کی کھال پہنتے ہیں ان کے دل بھیڑیوں کے دل کے مانند ہیں ان کی زبان شہد سے زیادہ میٹھی اور دل ایلوے سے بھی زیادہ تلخ ہیں کیا وہ مجھے دھوکا دے رہے ہیں؟ کیا وہ میرا مذاق بنا رہے ہیں؟ یقیناً میں انہیں اس طرح آزماؤں گا کہ ان میں جو بردبار اور حلیم ہیں وہ بھی حیران ہو جائیں گے۔

۱۷۲۵۔ امام علیؑ: سب سے بڑا خوف مجھے یہ ہے کہ غیر دینی باتوں میں تفقہ کیا جائے اور عمل نہ کرنے کے لئے علم حاصل کیا جائے اور اخروی کاموں کے ذریعہ دنیا طلب کی جائے۔

۱۷۲۶۔ امام علیؑ: میں نے رسول خداؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ ایسے فتنے تمہیں گھیر لیں گے جن کی شدت میں بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور بڑے ضعیف العمر ہو جائیں گے لوگ ان فتنوں پر گامزن ہوں گے اور اسے سنت سمجھنے لگیں گے۔ اور جب ان خرافات میں سے کوئی چیز بدل دی جائے گی تو کہا جائے گا کہ سنت کو تبدیل کر دیا ہے اور لوگ برائیوں کو انجام دینے لگیں گے اس وقت بلائیں شدید ہو جائیں گی اور بچے اسیر کئے جائیں گے اور فتنے انہیں اس قدر کوٹ ڈالیں گے جس طرح آگ کے شعلے لکڑیوں کو کوٹ کر باریک کر دیتے ہیں یا جس طرح چکی اپنے پاٹ سے گیہوں کے دانوں کو پیس کر باریک کر دیتی ہے اور وہ لوگ غیر خدا کیلئے تفقہ کرتے ہیں۔ اور عمل نہ کرنے کیلئے علم حاصل کرتے ہیں۔ اور اعمال آخرت کے ذیعہ دنیا کے طلبگار ہوتے ہیں۔

۱۷۲۷۔ امام صادقؑ: جو شخص دنیاوی منفعت کے لئے حدیث حاصل کرنا چاہتا ہے اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور جو اس کے زریعہ آخرت کی بھلائی چاہتا ہے خدا اسے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی عطا کریگا۔

٢ / ٢٥

مُخالَطَةُ السُّلطانِ الجائِرِ

١٧٢٨ ـ رسول الله ﷺ: إذا رَأَيتَ العالِمَ يُخالِطُ السُّلطانَ مُجالَسَةً كَثيرَةً، فَاعلَم أنَّهُ لَصٌّ (١٩٥٦).

١٧٢٩ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ ﷻ يُحِبُّ الأُمَراءَ إذا خالَطُوا العُلَماءَ، وإنَّ اللهَ يَمقُتُ العُلَماءَ إذا خالَطُوا الأُمَراءَ، لِأَنَّ العُلَماءَ إذا خالَطُوا الأُمَراءَ رَغِبوا فِي الدُّنيا، وإنَّ الأُمَراءَ إذا خالَطُوا العُلَماءَ رَغِبوا فِي الآخِرَةِ (١٩٥٧).

١٧٣٠ ـ عنه ﷺ: الفُقَهاءُ أُمَناءُ الرُّسُلِ ما لَم يَدخُلوا فِي الدُّنيا. قيلَ: يا رَسولَ اللهِ، وما دُخولُهُم فِي الدُّنيا؟ قالَ: اِتِّباعُ السُّلطانِ، فَإِذا فَعَلوا ذٰلِكَ فَاحذَروهُم عَلىٰ دينِكُم (١٩٥٨).

١٧٣١ ـ عنه ﷺ: العُلَماءُ أُمَناءُ الرَّسولِ عَلىٰ عِبادِ اللهِ ما لَم يُخالِطُوا السُّلطانَ ـ يَعني فِي الظُّلمِ ـ فَإِذا فَعَلوا ذٰلِكَ فَقَد خانُوا الرَّسولَ، فَاحذَروهُم واعتَزِلوهُم (١٩٥٩).

١٧٣٢ ـ عنه ﷺ: إنَّ أُناسًا مِن أُمَّتي سَيَتَفَقَّهونَ فِي الدّينِ ويَقرَؤونَ القُرآنَ، ويَقولونَ: نَأتِي الأُمَراءَ فَنُصيبُ مِن دُنياهُم ونَعتَزِلُهُم بِدينِنا، ولا يَكونُ ذٰلِكَ، كَما لا يُجتَنىٰ مِنَ القَتادِ إلَّا الشَّوكُ، كَذٰلِكَ لا يُجتَنىٰ مِن قُربِهِم إلّا. قال محمّد ابن الصَّباح: كَأَنَّهُ يَعنِي الخَطايا (١٩٦٠).

١٧٣٣ ـ عنه ﷺ: إنَّ أبغَضَ الخَلقِ إلَى اللهِ ﷻ العالِمُ يَزورُ العُمّالَ (١٩٦١).

١٧٣٤ ـ عنه ﷺ: ما مِن عالِمٍ أتىٰ صاحِبَ سُلطانٍ طَوعًا إلّا كانَ شَريكَهُ في كُلِّ لَونٍ يُعَذَّبُ بِهِ في نارِ جَهَنَّمَ (١٩٦٢).

۲۵/۲ ظالم بادشاہ کے ساتھ نشست و برخاست

۱۷۲۸۔ رسول خداؐ: جب کسی عالم کو دیکھو کہ وہ ظالم بادشاہ کے ساتھ بہت زیادہ نشست و برخاست رکھتا ہے تو جان لو کہ وہ چور ہے۔

۱۷۲۹۔ رسول خداؐ: جب امراء علماء سے میل ملاپ رکھتے ہیں تو خدا انہیں دوست رکھتا ہے اور جب علماء امراء کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں تو خدا نفرت کرتا ہے اس لئے کہ علماء جب امراء سے میل جول رکھتے ہیں تو دنیا کی طرف راغب ہو جاتے ہیں اور امراء جب علماء سے میل ملاپ رکھتے ہیں تو آخرت کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

۱۷۳۰۔ رسول خداؐ: فقہاء جب تک دنیا میں داخل نہ ہوں رسولوں کے امانتدار ہیں۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول دنیا میں داخل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: دنیا میں داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ (حاکم طاغوت) کی پیروی کرنے لگیں۔ پس جب یہ فقہا ایسا کرنے لگیں تو ان سے اپنے دین کے سلسلہ میں بچو۔

۱۷۳۱۔ رسول خداؐ: علماء اللہ کے بندوں پر رسول کے امانتدار ہیں جب تک بادشاہ کے ساتھ (ظلم میں) میل ملاپ نہ رکھیں پس اگر علماء ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے رسول کے ساتھ خیانت کی ہے لہذا ان سے ہوشیار رہو اور دور رہو۔

۱۷۳۲۔ رسول خداؐ: عنقریب میری امت میں کچھ لوگ دین میں تفقہ کریں گے اور قرآن کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے کہ ہم امراء کے یہاں اسلئے آتے ہیں تا کہ انکی دنیا سے بہرہ مند ہوسکیں اور ہم اپنے دین میں ان سے کنارہ کش ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ جس طرح کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹے کے کچھ اور حاصل نہیں ہوتا اسی طرح امراء کی قربت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا سوائے .... محمد بن صباح کہتے ہیں شاید اس سوا سے مراد خطائیں اور غلطیاں ہوں۔

۱۷۳۳۔ رسول خداؐ: مخلوق میں سب سے زیادہ قابل نفرت اللہ کے نزدیک وہ عالم ہے جو گورنروں کی زیارت کو جاتا ہے۔

۱۷۳۴۔ رسول خداؐ: کوئی عالم اپنے اختیار سے کسی قدر تمند کے پاس حاضر نہیں ہوتا مگر یہ کہ جہنم میں لوگ جتنے انواع واقسام کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے، ان تمام میں وہ شریک ہو جاتا ہے۔

۱۷۳۵ ـ الإمام الصادق عليه السلام: مَلعونٌ مَلعونٌ عالِمٌ يَؤُمُّ سُلطانًا جائِرًا مُعينًا لَهُ عَلىٰ جَورِهِ(۱۹۶۳).

۱۷۳۶ ـ عنه عليه السلام ـ في وَصِيَّتِهِ لِابنِ جُندَب ـ: يَابنَ جُندَبٍ، قَديمًا عَمِرَ الجَهلُ وقَوِيَ أساسُهُ، وذٰلِكَ لِاتِّخاذِهِم دينَ اللهِ لَعِبًا، حَتّىٰ لَقَد كانَ المُتَقَرِّبُ مِنهُم إلَى اللهِ بِعِلمِهِ يُريدُ سِواهُ، اُولٰئِكَ هُمُ الظّالِمونَ(۱۹۶۴).

۲ / ۲۶

طَلَبُ الرِّفعَةِ

۱۷۳۷ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: اِحذَروا الشَّهوَةَ الخَفِيَّةَ: العالِمُ يُحِبُّ أن يُجلَسَ إلَيهِ(۱۹۶۵).

۱۷۳۸ ـ الإمام عليّ عليه السلام: مَن تَرَفَّعَ بِعِلمِهِ وَضَعَهُ اللهُ بِعَمَلِهِ(۱۹۶۶).

۱۷۳۹ ـ عنه عليه السلام: آفَةُ العُلَماءِ حُبُّ الرِّئاسَةِ(۱۹۶۷).

۱۷۴۰ ـ عيسى عليه السلام: إنَّ أبغَضَ العُلَماءِ إلَى اللهِ رَجُلٌ يُحِبُّ الذِّكرَ بِالمَغيبِ، ويُوَسَّعُ لَهُ فِي المَجالِسِ، ويُدعىٰ إلَى الطَّعامِ، وتُفرَغُ لَهُ المَزاوِدُ، بِحَقٍّ أقولُ لَكُم: إنَّ اُولٰئِكَ قَد أخَذوا اُجورَهُم فِي الدُّنيا، وإنَّ اللهَ يُضاعِفُ لَهُمُ العَذابَ يَومَ القِيامَةِ(۱۹۶۸).

۲ / ۲۷

الغُرور

۱۷۴۱ ـ فِي التَّوراةِ: قُل لِصاحِبِ العِلمِ: لا يَغتَرَّ بِكَثرَةِ عِلمِهِ، فَإِنِ اغتَرَّ فَليَعلَم أنَّهُ مَتىٰ يَموتُ(۱۹۶۹).

۱۷۳۵۔امام صادقؑ: ملعون ہے ملعون ہے وہ عالم جو ظالم و جابر بادشاہ کے یہاں آمد و رفت رکھتا ہے اور اس کے ظلم وستم میں اس کا معین و مددگار رہتا ہے۔

۱۷۳۶۔رسول خداؐ: نے ابن جندب سے اپنی وصیت میں فرمایا: اے ابن جندب: پرانے زمانے سے جہالت آباد ہے اور اس کی بنیادیں قوی ہو چکی ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دین الٰہی کو کھیل سمجھ گیا ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنے علم کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے تو وہ درحقیقت غیر خدا کا خواہاں ہوتا ہے اور یہی لوگ ظالم ہیں۔

۲/۲۶

جاہ طلبی

۱۷۳۷۔رسول خداؐ: پوشیدہ شہوتوں سے پرہیز کرو۔ عالم یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس بیٹھا جائے۔

۱۷۳۸۔امام علیؑ: جو شخص اپنے علم کے ذریعہ جاہ و منزلت چاہتا ہے اللہ اس کے عمل و کردار کے ذریعہ اسے پست وحقیر بنا دیتا ہے۔

۱۷۳۹۔امام علیؑ: علماء کی آفت حب ریاست ہے۔

۱۷۴۰۔حضرت عیسیٰؑ: اللہ کے نزدیک علماء میں سب سے زیادہ قابل نفرت وہ شخص ہے جو چاہتا ہے کہ اسکی عدم موجودگی میں اس کا ذکر خیر ہو اور نشستوں میں اس کے لئے جگہ بنائی جائے اسے کھانے پر دعوت دی جائے اور اس کی سواری بار سے لا دی جائے میں تم سے حق بات کہتا ہوں کہ ایسے علماء نے دنیا ہی میں اپنی اجرت لے لی ہے اور اللہ بروز قیامت انہیں دہرا عذاب دے گا۔

۲/۲۷ غرور

۱۷۴۱۔توریت: میں ہے کہ: اہل علم سے کہو کہ کثرت علم پر مغرور نہ ہوں اس لئے کہ جو شخص مغرور ہو جاتا ہے اسے چاہیے کہ یہ معلوم کرے کہ کب مرنے والا ہے۔

١٧٣٢ ـ الإمام عليّ عليه السلام: لا يَكونُ السَّفَهُ والغِرَّةُ[١٩٧٠] في قَلبِ العالِمِ[١٩٧١].

١٧٣٣ ـ عنه عليه السلام: مِن فَضلِ عِلمِكَ استِقلالُكَ لِعِلمِكَ[١٩٧٢].

٢ / ٢٨

الحَسَد

١٧٣٤ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: سِتَّةٌ يَدخُلونَ النّارَ قَبلَ الحِسابِ بِسِتَّةٍ، قيلَ: مَن هُم يا رَسولَ اللهِ؟ قالَ: الأُمَراءُ بِالجَورِ، والعَرَبُ بِالعَصَبِيَّةِ، والدَّهاقينُ بِالكِبرِ، والتُّجّارُ بِالخِيانَةِ، وأهلُ الرُّستاقِ بِالجَهالَةِ، والعُلَماءُ بِالحَسَدِ[١٩٧٣].

١٧٣٥ ـ الإمام الباقر عليه السلام: لا يَكونُ العَبدُ عالِمًا حَتّىٰ لا يَكونَ حاسِدًا لِمَن فَوقَهُ، ولا مُحَقِّرًا لِمَن دونَهُ[١٩٧٤].

٢ / ٢٩

الحِرص

١٧٣٦ ـ الإمام الحسين عليه السلام ـ في بَيانِ أقبَحِ الأَشياءِ ـ: الحِرصُ فِي العالِمِ[١٩٧٥].

٢ / ٣٠

الرِّياء

١٧٣٧ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: مَن راءَى النّاسَ بِعِلمِهِ راءَى اللهُ بِهِ يَومَ القِيامَةِ[١٩٧٦].

١٧٣٨ ـ عنه صلى الله عليه وآله: مَن سَمَّعَ النّاسَ بِعِلمِهِ سَمَّعَ اللهُ بِهِ سامِعَ خَلقِهِ يَومَ القِيامَةِ وحَقَّرَهُ وصَغَّرَهُ[١٩٧٧].

۱۷۴۲۔امام علیؑ: حماقت اور غفلت عالم کے دل میں نہیں ہوتی۔

۱۷۴۳۔امام علیؑ: تمہارے علم کا فضل یہ ہے کہ تم اپنے علم کو کم سمجھو۔

۲/۲۸

حسد

۱۷۴۴۔رسول خداؐ: چھ قسم کے لوگ چھ چیزوں کی وجہ سے حساب و کتاب سے پہلے ہی جہنم میں داخل ہو جائینگے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا امراء ظلم وجور کے سبب۔ عرب تعصب کے سبب، زمیندار غرور کے سبب، تجار خیانت کے سبب، دیہاتی جہالت اور علماء حسد کے سبب۔

۱۷۴۵۔امام باقرؑ: کوئی بندہ عالم نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے بلند تر سے حسد نہ کرے اور اپنے سے کمتر کو حقیر نہ سمجھے۔

۲/۲۹

حرص وطمع

۱۷۴۶۔امام حسینؑ: سب سے زیادہ قبیح چیز کے بیان میں فرمایا عالم میں حرص وطمع کا ہونا (سب سے بدترین چیز ہے)۔

۲/۳۰ ریاکاری

۱۷۴۷۔رسول خداؐ: جوشخص اپنے علم کے ذریعہ لوگوں میں ریاکاری کرتا ہے خدا قیامت کے دن اسکی نسبت ریا سے کام لے گا۔

۱۷۴۸۔رسول خداؐ: جوشخص اپنے علم کی شہرت کو دوسروں کے کانوں تک پہنچاتا ہے تو خداوند متعال بروز قیامت اسکی شہرت تمام مخلوقات تک پہنچادے گا اور اسے حقیر وپست کردے گا۔

٢ / ٣١
كَثرَةُ الضِّحكِ

١٧٤٩ـرسول الله ﷺ: يَنبَغي لِلعالِمِ أن يَكونَ قَليلَ الضِّحكِ كَثيرَ البُكاءِ لا يُمازِحُ[١٩٧٨].

١٧٥٠ـالإمام عليّ عليه السلام: تَعَلَّموا العِلمَ فَإِذا تَعَلَّمتُموهُ فَاكظِموا عَلَيهِ، ولا تَخلِطوهُ بِضِحكٍ ولا بِلَعِبٍ فَتَمُجَّهُ القُلوبُ، فَإِنَّ العالِمَ إذا ضَحِكَ ضَحكَةً مَجَّ مِنَ العِلمِ مَجَّةً[١٩٧٩].

٢ / ٣٢
النَّوادِر

١٧٥١ـرسول الله ﷺ: يَنبَغي لِلعالِمِ أن يَكونَ قَليلَ الضِّحكِ، كَثيرَ البُكاءِ، لا يُمازِحُ ولا يُصاخِبُ ولا يُماري ولا يُجادِلُ، إن تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِحَقٍّ، وإن صَمَتَ صَمَتَ عَنِ الباطِلِ، وإن دَخَلَ دَخَلَ بِرِفقٍ، وإن جَزَمَ جَزَمَ بِحِلمٍ[١٩٨٠].

١٧٥٢ـعنه ﷺ: رَأسُ مالِ العالِمِ تَركُ الكِبرِ[١٩٨١].

١٧٥٣ـعنه ﷺ: حِفظُ الحِجاجِ زينَةُ العِلمِ[١٩٨٢].

١٧٥٤ـالإمام عليّ عليه السلام: إنَّمَا العالِمُ مَن دَعاهُ عِلمُهُ إلَى الوَرَعِ والتُّقىٰ، والزُّهدِ في عالَمِ الفَناءِ، والتَّوَلُّهِ بِجَنَّةِ المَأوىٰ[١٩٨٣].

١٧٥٥ـعنه عليه السلام: إذا عَلَوتَ فَلا تُفَكِّر فيمَن دونَكَ مِنَ الجُهّالِ، ولٰكِنِ اقتَدِ بِمَن فَوقَكَ مِنَ العُلَماءِ[١٩٨٤].

١٧٥٦ـعنه عليه السلام: إنَّ رَسولَ اللهِ ﷺ قالَ: أَلا اُنَبِّئُكُم بِالفَقيهِ كُلِّ الفَقيهِ؟ قالوا: بَلىٰ، قالَ:

۳۱/۲ زیادہ ہنسی

۱۷۴۹۔ رسول خداؐ: عالم کے لئے ضروری ہے کہ کم ہنسے اور زیادہ گریہ کرے اور مزاح نہ کرے۔

۱۷۵۰۔ امام علیؑ: علم حاصل کرو۔ پس جب علم حاصل کرلو تو اس پر غصہ پینے والے بن جاؤ اور علم کو ہنسی مذاق اور کھیل کود سے مخلوط نہ کرو کہ کہیں وہ علم دلوں سے نکل نہ جائے کیوں کہ عالم جب ہنستا ہے تو اس کے علم کا ایک حصہ باہر نکل جاتا ہے۔

۳۲/۲

نادر اقوال

۱۷۵۱۔ رسول خداؐ: عالم کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم ہنسنے والا اور کثرت سے گریہ کرنے والا ہو، نہ کسی سے مزاح کرے نہ کسی کی مصاحبت اختیار کرے نہ کسی سے جھگڑا کرے اور نہ کسی سے مجادلہ کرے، جب بولے تو حق بات بولے اور خاموش رہے تو باطل کی وجہ سے خاموش رہے اور جب داخل ہو تو نرمی کے ساتھ داخل ہو اور اگر کسی چیز کے سلسلے میں عزم کرلے تو حلم و بردباری کے ساتھ عزم کرے۔

۱۷۵۲۔ رسول خداؐ: عالم کا سرمایہ ترک تکبر ہے۔

۱۷۵۳۔ رسول خداؐ: برہان و ادلہ کو محفوظ رکھنا علم کی زینت ہے۔

۱۷۵۴۔ امام علیؑ: بیشک عالم صرف وہ ہے جس کا علم اسے پرہیز، تقویٰ، دار فانی میں زہد اور جنت الفردوس کی شیفتگی کی طرف دعوت دے۔

۱۷۵۵۔ امام علیؑ: جب تم بلندی پر پہنچ جاؤ تو اپنے سے کمتر جاہلوں کے بارے میں فکر نہ کرو بلکہ اپنے سے برتر علما کی پیروی کرو۔

۱۷۵۶۔ امام علیؑ: جناب رسول خداؐ کا ارشاد ہے کیا میں تم کو مکمل فقیہ کی خبر نہ دوں لوگوں نے کہا: کیوں نہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کامل فقیہ وہی ہے جو لوگوں کو رحمت خدا سے ناامید نہ کرے اور نہ سکون و راحت الٰہی

مَن لَم يُقَنِّطِ النّاسَ مِن رَحمَةِ اللهِ ، ولَم يُؤيِسهُم مِن رَوحِ اللهِ ، ولَم يُؤَمِّنهُم مِن مَكرِ اللهِ ، ولا يَدَعُ القُرآنَ رَغبَةً عَنهُ إلىٰ ما سِواهُ ، ألا لا خَيرَ في عِبادَةٍ لَيسَ فيها تَفَقُّهٌ ، ولا عِلمٍ لَيسَ فيهِ تَفَهُّمٌ ، ولا قِراءَةٍ لَيسَ فيها تَدَبُّرٌ(١٩٨٥).

١٧٥٧ ـ عنه ﷺ: العالِمُ كُلُّ العالِمِ مَن لَم يَمنَعِ العِبادَ الرَّجاءَ لِرَحمَةِ اللهِ ، ولَم يُؤَمِّنهُم مَكرَ اللهِ(١٩٨٦).

١٧٥٨ ـ عنه ﷺ: ألا اُنَبِّئُكُم بِالعالِمِ كُلِّ العالِمِ ؟ مَن لَم يُزَيِّن لِعِبادِ اللهِ مَعاصِيَ اللهِ ، ولَم يُؤَمِّنهُم مَكرَهُ ، ولَم يُؤيِسهُم مِن رَوحِهِ(١٩٨٧).

١٧٥٩ ـ عنه ﷺ: خَمسٌ يُستَقبَحنَ مِن خَمسٍ : كَثرَةُ الفُجورِ مِنَ العُلَماءِ ، والحِرصُ فِي الحُكَماءِ ، والبُخلُ فِي الأَغنِياءِ ، والقِحَةُ فِي النِّساءِ ، ومِنَ المَشايِخِ الزِّنا(١٩٨٨).

١٧٦٠ ـ عنه ﷺ: بَلَغَنا أنَّ رَجُلًا في بَني إسرائيلَ جَمَعَ ثَمانينَ تابوتًا مِنَ العِلمِ ، فَأَوحَى اللهُ تَعالىٰ إلىٰ نَبِيٍّ مِنَ الأَنبِياءِ أن قُل لِهٰذَا الحَكيمِ : لَو جَمَعتَ مِثلَهُ مَعَهُ لا يُنتَفَعُ بِهِ إلّا أن تَعمَلَ بِهٰذِهِ الثَّلاثَةِ أشياءَ :

أوَّلُها : أن لا تُحِبَّ الدُّنيا ، فَإِنَّها لَيسَت بِدارِ المُؤمِنينَ .

والثّاني : أن لا تُصاحِبَ الشَّيطانَ ، فَإِنَّهُ لَيسَ بِرَفيقِ المُؤمِنينَ .

والثّالِثُ : أن لا تُؤذِيَ المُؤمِنينَ ، فَإِنَّهُ لَيسَ بِحِرفَةِ المُؤمِنينَ(١٩٨٩).

١٧٦١ ـ عنه ﷺ: شَينُ العِلمِ الصَّلَفُ(١٩٩٠).

١٧٦٢ ـ عنه ﷺ: أبغَضُ العِبادِ إلَى اللهِ سُبحانَهُ العالِمُ المُتَجَبِّرُ(١٩٩١).

١٧٦٣ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: حَصِّن عِلمَكَ مِنَ العُجبِ ، ووَقارَكَ مِنَ الكِبرِ(١٩٩٢).

سے مایوس کرے اور مکر خدا (عذاب الٰہی) سے بے خوف نہ کرے اور قرآن مید سے بے رغبتی کے باعث قرآن کو چھوڑ نہ دے آگاہ ہو جاؤ کہ جس عبادت کے اندر تفقہ نہ ہو، اور جس علم میں فہم وادراک نہ ہو اور جن آیات قرآن کی تلاوت میں غور وخوض نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

۱۷۵۷۔ امام علیؑ: صحیح معنوں میں کامل عالم وہی ہے جو بندگانِ خدا کو رحمتِ خدا سے ناامید اور عذاب الٰہی سے بے خوف نہ کرے۔

۱۷۵۸۔ امام علیؑ: کیا میں تمہیں کامل عالم کی خبر نہ دوں؟ جو بندگانِ خدا کے لئے اللہ کی معصیت کو آراستہ نہ کرے، انہیں عذاب خدا سے بے خوف اور اللہ کی جانب سے دی گئی راحت وآسائش سے مایوس نہ کرے۔

۱۷۵۹۔ امام علیؑ: پانچ چیزیں پانچ لوگوں کے لئے بہت بری شمار ہوتی ہیں علماء میں فسق وفجور کی کثرت حکماء میں حرص وطمع مالداروں میں کنجوسی، عورتوں میں بے حیائی اور بوڑھوں میں زنا۔

۱۷۶۰۔ امام علیؑ: ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے علم کے اسی ۸۰ تابوت اکھٹے کئے تو خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کے پاس وحی فرمائی کہ اس حکیم سے کہو کہ اگر تم اس کے برابر اور تابوت جمع کرلو تو پھر بھی تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا مگر یہ کہ تم ان تین چیزوں پر عمل کرو:

۱۔ دنیا کو دوست نہ رکھو کیونکہ یہ دنیا مومنین کا گھر نہیں ہے۔

۲۔ شیطان کی صحبت اختیار نہ کرو کہ شیطان مومنین کا دوست نہیں ہے۔

۳۔ مومنین کو اذیت نہ دو کہ یہ مومنین کا کام نہیں ہے۔

۱۷۶۱۔ امام علیؑ: علم کا عیب، ڈینگ مارنا ہے۔

۱۷۶۲۔ امام علیؑ: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض بندہ، مغرور عالم ہے۔

۱۷۶۳۔ امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ اپنے علم کو خود پسندی سے اور اپنے وقار کو تکبر سے محفوظ رکھو۔

۱۷۶۴ ـ **الإمام الحسين** ﷺ: مِن دَلائِلِ العالِمِ انتِقادُهُ لِحَديثِهِ ، وعِلمُهُ بِحَقائِقِ فُنونِ النَّظَرِ [۱۹۹۳].

۱۷۶۵ ـ **الإمام الصادق** ﷺ: قالَ لُقمانُ لِابنِهِ : لِلعالِمِ ثَلاثُ عَلاماتٍ : العِلمُ بِاللهِ ، وبِما يُحِبُّ ، وبِما يَكرَهُ [۱۹۹٤].

۱۷۶۶ ـ **عنه** ﷺ: كانَ أبو ذَرٍّ ﷺ يَقولُ في خُطبَتِهِ : يا مُبتَغِيَ العِلمِ ، كَأَنَّ شَيئًا مِنَ الدُّنيا لَم يَكُن شَيئًا إلّا ما يَنفَعُ خَيرُهُ ويَضُرُّ شَرُّهُ إلّا مَن رَحِمَ اللهُ ؛ يا مُبتَغِيَ العِلمِ لا يَشغَلكَ أهلٌ ولا مالٌ عَن نَفسِكَ ، أنتَ يَومَ تُفارِقُهُم كَضَيفٍ بِتَّ فيهِم ثُمَّ غَدَوتَ عَنهُم إلىٰ غَيرِهِم ، والدُّنيا والآخِرَةُ كَمَنزِلٍ تَحَوَّلتَ مِنهُ إلىٰ غَيرِهِ ، وما بَينَ المَوتِ والبَعثِ إلّا كَنَومَةٍ نِمتَها ثُمَّ استَيقَظتَ مِنها ؛ يا مُبتَغِيَ العِلمِ ، قَدِّم لِمَقامِكَ بَينَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ ، فَإِنَّكَ مُثابٌ بِعَمَلِكَ ؛ كَما تَدينُ تُدانُ [۱۹۹۵].

۱۷۶۷ ـ **عنه** ﷺ: آفَةُ العُلَماءِ عَشَرَةُ أشياءَ : الطَّمَعُ ، والبُخلُ ، والرِّياءُ ، والعَصَبِيَّةُ ، وحُبُّ المَدحِ ، والخَوضُ فيما لَم يَصِلوا إلىٰ حَقيقَتِهِ ، والتَّكَلُّفُ في تَزيينِ الكَلامِ بِزَوائِدِ الألفاظِ ، وقِلَّةُ الحَياءِ مِنَ اللهِ ﷻ ، والافتِخارُ ، وتَركُ العَمَلِ بِما عَلِموا [۱۹۹۶].

۱۷۶۸ ـ **في وَصِيَّةِ الخِضرِ** ﷺ **لِموسىٰ** ﷺ: أعرِض عَنِ الجُهّالِ وباطِلِهِم ، واحلُم عَنِ السُّفَهاءِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ فِعلُ الحُكَماءِ وزَينُ العُلَماءِ [۱۹۹۷].

۱۷۶۴۔امام حسینؑ: اپنی ہی گفتگو پر تنقید کرنا اور دقت و نظر کے تمام قواعد و ضوابط کی باریکیوں سے آگاہ ہونا عالم کی نشانیوں میں سے ہے۔

۱۷۶۵۔امام صادقؑ: فرماتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے فرزند سے فرمایا عالم کی تین علامتیں ہیں اللہ اور اس کی محبوب و مبغوض اشیاء کے بارے میں علم رکھنا۔

۱۷۶۶۔امام صادقؑ: حضرت ابوذرؓ اپنے خطبوں میں کہا کرتے تھے اے طالبان علم! دنیا کی کوئی چیز قابل ذکر نہیں ہے مگر وہی چیزیں جو باتیں نفع بخش ہیں یا ضرر رساں ہیں مگر جس پر اللہ رحم کرے۔اے علم و ہنر کے طلب کرنے والو! دیکھو تمہیں اہل وعیال، مال ومنال خود سے غافل نہ کر دیں کہ تم ان کے درمیان اسی مہمان کے مانند رہو جو ایک شب ان کے درمیان رہتا ہے پھر صبح ہوتے ہی دوسروں کے یہاں چلا جاتا ہے اور دنیا و آخرت تمہارے لئے دو گھر کے مانند ہیں کہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف تم کوچ کرنے والے ہو۔موت اور قیامت کے درمیان صرف ایک نیند کا فاصلہ ہے کہ تم ادھر سوئے اور ادھر بیدار ہو گئے اے علم کے طلبگارو! اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کچھ بھیجو کہ تمہیں تمہارے اعمال کا اجر ملنے ولا ہے جیسا دو گے ویسا پاؤ گے۔

۱۷۶۷۔امام علیؑ: علماء کیلئے دس آفتیں ہیں:

۱۔حرص ۲۔بخل ۳۔ریا کاری ۴۔تعصب ۵۔تعریف کا بھوکا ہونا ۶۔حقیقت تک نہ پہنچنے والی چیزوں میں غور و خوض کرنا ۷۔کلام کو آراستہ کرنے کیلئے زبردستی خوامخواہ الفاظ کی بھرمار کرنا ۸۔اللہ سے کم شرم وحیا کرنا ۹۔فخر کرنا ۱۰۔علم کے باوجود عمل نہ کرنا۔

۱۷۶۸۔حضرت موسیٰؑ: کے نام حضرت خضرؑ کی وصیت میں ہے کہ جاہلوں اور ان کی بیہودہ باتوں سے پرہیز کرو بے وقوفوں سے بردباری کے ساتھ پیش آؤ اس لئے کہ یہی حکماء کا کردار اور علماء کی زینت ہے۔

الفصل الثّالث

حُقوقُ العالِمِ والمُعَلِّمِ والمُتَعَلِّمِ

٣ / ١

حُقوقُ العالِمِ

أ: الإكرام

١٧٦٩ ـ رسول الله ﷺ: أكرِموا العُلَماءَ ووَقِّروهُم[١٩٩٨].

١٧٧٠ ـ عنه ﷺ: أكرِموا العُلَماءَ فَإِنَّهُم عِندَ اللهِ كُرَماءُ[١٩٩٩].

١٧٧١ ـ عنه ﷺ: مَن أكرَمَ عالِمًا فَقَد أكرَمَني ، ومَن أكرَمَني فَقَد أكرَمَ اللهَ ، ومَن أكرَمَ اللهَ فَمَصيرُهُ إلَى الجَنَّةِ[٢٠٠٠].

١٧٧٢ ـ عنه ﷺ: مَن أكرَمَ فَقيهًا مُسلِماً لَقِيَ اللهَ يَومَ القِيامَةِ وهُوَ عَنهُ راضٍ ، ومَن أهانَ فَقيهًا مُسلِمًا لَقِيَ اللهَ يَومَ القِيامَةِ وهُوَ عَلَيهِ غَضبانُ[٢٠٠١].

١٧٧٣ ـ عنه ﷺ: حُرمَةُ العالِمِ العامِلِ بِعِلمِهِ كَحُرمَةِ الشُّهَداءِ والصِّدّيقينَ[٢٠٠٢].

تیسری فصل

عالم، معلم اور طالب علم کے حقوق

۱/۳

عالم کے حقوق

الف۔احترام

۱۷۶۹۔رسول خداؐ: علماء کا احترام اور ان کی عزت کرو۔

۱۷۷۰۔رسول خداؐ علماء کا احترام کرو کہ وہ اللہ کے نزدیک محترم ومکرم ہیں۔

۱۷۷۱۔رسول خداؐ: جس نے عالم کا احترام کیا اس نے میرا احترام کیا اور جس نے میرا احترام کیا اس نے خدا کا احترام کیا اور جس نے اللہ کا احترام کیا اس کی بازگشت جنت کی طرف ہے۔

۱۷۷۲۔رسول خداؐ: جو کسی مسلمان فقیہ کا احترام کرتا ہے وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس سے راضی ہوگا اور جو کسی مسلمان فقیہ کی توہین کرے گا وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔

۱۷۷۳۔رسول خداؐ: اپنے علم کے مطابق عمل کرنے والا عالم، شہداء اور صدیقین کے نزدیک محترم ہے۔

١٧٧٤ ـ مُقاتِلُ بنُ سُلَيمان: وَجَدتُ فِي الإنجيلِ: أنَّ اللهَ تَعالىٰ قالَ لِعيسىٰ عليه السلام: عَظِّمِ العُلَماءَ واعرِف فَضلَهُم، فَإِنّي فَضَّلتُهُم عَلىٰ جَميعِ خَلقي إلَّا النَّبِيّينَ والمُرسَلينَ، كَفَضلِ الشَّمسِ عَلَى الكَواكِبِ، وكَفَضلِ الآخِرَةِ عَلَى الدُّنيا، وكَفَضلي عَلىٰ كُلِّ شَيءٍ[٢٠٠٣].

١٧٧٥ ـ الإمام عليّ عليه السلام: عَلَيكَ بِمُداراةِ النّاسِ، وإكرامِ العُلَماءِ[٢٠٠٤].

١٧٧٦ ـ عنه عليه السلام: يُكرَمُ العالِمُ لِعِلمِهِ، والكَبيرُ لِسِنِّهِ، وذُو المَعروفِ لِمَعروفِهِ، والسُّلطانُ لِسُلطانِهِ[٢٠٠٥].

١٧٧٧ ـ عنه عليه السلام: مَن وَقَّرَ عالِمًا فَقَد وَقَّرَ رَبَّهُ[٢٠٠٦].

١٧٧٨ ـ الإمام العسكري عليه السلام: اِتَّصَلَ بِأَبِي الحَسَنِ عَلِيِّ بنِ مُحَمَّدٍ العَسكَرِيِّ عليهما السلام أنَّ رَجُلًا مِن فُقَهاءِ شيعَتِهِ كَلَّمَ بَعضَ النُّصّابِ فَأَفحَمَهُ بِحُجَّتِهِ حَتّىٰ أبانَ عَن فَضيحَتِهِ، فَدَخَلَ إلىٰ عَلِيِّ بنِ مُحَمَّدٍ عليهما السلام وفي صَدرِ مَجلِسِهِ دَستٌ عَظيمٌ مَنصوبٌ وهُوَ قاعِدٌ خارِجَ الدَّستِ، وبِحَضرَتِهِ خَلقٌ مِنَ العَلَوِيّينَ وبَني هاشِمٍ، فَما زالَ يَرفَعُهُ حَتّىٰ أجلَسَهُ في ذٰلِكَ الدَّستِ[٢٠٠٧].

ب: عَدَمُ الاِستِخفافِ بِهِ

١٧٧٩ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: مَنِ احتَقَرَ صاحِبَ العِلمِ فَقَدِ احتَقَرَني، ومَنِ احتَقَرَني فَهُوَ كافِرٌ[٢٠٠٨].

١٧٨٠ ـ الإمام عليّ عليه السلام: لا يَستَخِفُّ بِالعِلمِ وأهلِهِ إلّا أحمَقُ جاهِلٌ[٢٠٠٩].

١٧٨١ ـ عنه عليه السلام: لا تُحَقِّرَنَّ عَبدًا آتاهُ اللهُ عِلمًا، فَإِنَّ اللهَ تَعالىٰ لَم يُحَقِّرهُ حينَ آتاهُ إيّاهُ[٢٠١٠].

۱۷۷۴۔ مقاتل بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے کتاب انجیل میں مرقوم پایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ عیسیٰؑ سے فرمایا علماء کی تعظیم کرو اور ان کے فضل کو جانو اس لئے کہ میں نے انہی انبیاءؑ و مرسلینؑ کے علاوہ ساری مخلوقات پر اسی طرح فضیلت دی ہے جس طرح سورج کی فضیلت ستاروں پر اور آخرت کی فضیلت دنیا پر ہے اور مجھے ہر شی پر فضیلت حاصل ہے۔

۱۷۷۵۔ امام علیؑ: لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور علماء کا اکرام کرنا تم پر لازم وضروری ہے

۱۷۷۶۔ امام علیؑ: عالم کا اکرام اس کے علم کی وجہ سے بزرگ کا اکرام اس کے سن کی وجہ سے نیکوکار کا اکرام اس کی نیکی کی وجہ سے اور بادشاہ کا اکرام اس کی بادشاہت کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔

۱۷۷۷۔ امام علیؑ: جس نے عالم کی عزت کی اس نے اپنے پروردگار کی عزت کی ہے۔

۱۷۷۸۔ امام عسکریؑ: حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو خبر ملی کہ فقہاء شیعہ میں سے ایک شیعہ فقیہ نے کسی ناصبی کو دلیل و برہان کے ذریعہ قانع کر دیا یہاں تک کہ اسکی رسوائی آشکار ہوگئی اسکے بعد وہ فقیہ امام علی نقیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت صدر مجلس میں ایک بڑا تخت بچھا ہوا تھا اور امام خود اس تخت کے کنارے کھڑے ہوئے تھے اور آپ کے اردگرد علوی اور بنی ہاشم کا جھرمٹ تھا امامؑ نے اس فقیہ کو اس قدر راو پر آنے کی دعوت دی کہ اس کو لے جا کر اس تخت پر بیٹھا دیا۔

ب۔ عالم کو ہلکا نہ سمجھنا

۱۷۷۹۔ رسول خداؐ: جس نے صاحبِ علم کی توہین کی گویا اس نے میری توہین کی اور میری توہین کرنے والا کافر ہے۔

۱۷۸۰۔ امام علیؑ: علم اور صاحبِ علم کو سوائے جاہل احمق کے کوئی ہلکا نہیں سمجھتا۔

۱۷۸۱۔ امام علیؑ: جس بندے کو اللہ نے علم عطا کیا ہے اسے حقیر نہ سمجھو اس لئے کہ جس وقت اللہ نے اسے علم عطا کیا تھا حقیر سمجھ کر نہیں عطا کیا تھا۔

١٧٨٢ ـ عنه ﷺ: إيّاكَ أن تَستَخِفَّ بِالعُلَماءِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُزري بِكَ ويُسيءُ الظَّنَّ بِكَ والمَخيلَةَ فيكَ[٢٠١١].

١٧٨٣ ـ عنه ﷺ: لا تَزدَرِيَنَّ العالِمَ وإن كانَ حَقيرًا، لا تُعَظِّمَنَّ الأَحمَقَ وإن كانَ كَبيرًا[٢٠١٢].

١٧٨٤ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: إنَّ اللهَ تَبارَكَ وتَعالىٰ أوحىٰ إلىٰ دانيالَ: إنَّ أمقَتَ عَبيدي إلَيَّ الجاهِلُ المُستَخِفُّ بِحَقِّ أهلِ العِلمِ، التّارِكُ لِلاِقتِداءِ بِهِم[٢٠١٣].

١٧٨٥ ـ الإمام الصادق ﷺ: العاقِلُ لا يَستَخِفُّ بِأَحَدٍ، وأَحَقُّ مَن لا يُستَخَفُّ بِهِ ثَلاثَةٌ: العُلَماءُ والسُّلطانُ والإِخوانُ، لِأَنَّهُ مَنِ استَخَفَّ بِالعُلَماءِ أفسَدَ دينَهُ[٢٠١٤].

ج: التَّواضُعُ لَهُ

١٧٨٦ ـ رسول الله ﷺ: تَواضَعوا لِلعالِمِ وارفَعوهُ، فَإِنَّ المَلائِكَةَ تَرفَعُ العالِمَ وتَخفِضُ أجنِحَتَها وتَستَغفِرُ لَهُ[٢٠١٥].

د: غَضُّ الصَّوتِ عِندَهُ

الكتاب

﴿إنَّ الَّذينَ يَغُضّونَ أصواتَهُم عِندَ رَسولِ اللهِ أُولٰئِكَ الَّذينَ امتَحَنَ اللهُ قُلوبَهُم لِلتَّقوىٰ لَهُم مَغفِرَةٌ وأجرٌ عَظيمٌ﴾[٢٠١٦].

الحديث

١٧٨٧ ـ رسول الله ﷺ: مَن غَضَّ صَوتَهُ عِندَ العُلَماءِ جاءَ يَومَ القِيامَةِ مَعَ الَّذينَ امتَحَنَ اللهُ قُلوبَهُم لِلتَّقوىٰ مِن أصحابي، ولا خَيرَ فِي التَّمَلُّقِ والتَّواضُعِ إلّا ما كانَ فِي اللهِ عز وجل في طَلَبِ العِلمِ[٢٠١٧].

۱۷۸۲۔امام علیؑ: علماء کو سبک نہ سمجھو اس لئے کہ یہ کام تمہیں رسوا کر دے گا اور تمہارے متعلق لوگ سوئے ظن اور وہم وخیال میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۱۷۸۳۔امام علیؑ: عالم کو خوار نہ سمجھو اگر چہ وہ حقیر ہی کیوں نہ ہو اور احمق کی تعظیم نہ کرو چاہے وہ بڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۱۷۸۴۔امام سجادؑ: اللہ تعالیٰ نے حضرت دانیالؑ پیغمبر کو وحی فرمائی کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض وہ جاہل ہے جو اہل علم کے حق کو ہلکا سمجھتا ہے اور ان کی پیروی نہیں کرتا۔

۱۷۸۵۔امام صادقؑ: عقلمند کسی انسان کو سبک نہیں سمجھتا اور تین اشخاص اس لائق ہیں کہ انہیں سبک نہ سمجھا جائے ۱۔علماء ۲۔بادشاہ ۳۔بھائی۔ کیوں کہ علماء کو سبک سمجھنے والا اپنے دین کو تباہ کر دیتا ہے۔

ج۔ عالم کے ساتھ خاکساری سے پیش آنا

۱۷۸۶۔رسول خداؐ: عالم کے ساتھ خاکساری سے پیش آؤ اور اس کو بلند مقام پر لے جاؤ، اسلئے کہ ملائکہ بھی علماء کو بلند مقام پر لے جاتے ہیں اس کے واسطے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس کیلئے استغفار کرتے ہیں۔

د۔ عالم کے سامنے آواز بلند نہ کرنا

قرآن مجید

﴿بیشک جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آواز کو دھیما رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے تقویٰ کیلئے آزمالیا ہے انہیں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے﴾

حدیث

۱۷۸۷۔رسول خداؐ: جو شخص علماء کے سامنے اپنی آواز دھیمی رکھتا ہے قیامت کے دن وہ میرے ان اصحاب کے ساتھ محشور ہوگا جن کے دلوں کو خدا نے تقوی کے لئے آزمالیا ہے اور خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے علم حاصل کرنے والے کے علاوہ کسی کے لئے چاپلوسی اور تواضع کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

هـ : مُتابَعَتُهُ

١٧٨٨ ـ رسول الله ﷺ: اِتَّبِعُوا العُلَماءَ ، فَإِنَّهُم سُرُجُ الدُّنيا ومَصابيحُ الآخِرَةِ[٢٠١٨].

١٧٨٩ ـ الإمام عليّ ؑ: اِعلَموا أنَّ صُحبَةَ العالِمِ واتِّباعَهُ دينٌ يُدانُ اللهُ بِهِ ، وطاعَتَهُ مَكسَبَةٌ لِلحَسَناتِ مَمحاةٌ لِلسَّيِّئاتِ ، وذَخيرَةٌ لِلمُؤمِنينَ ورِفعَةٌ فيهِم في حَياتِهِم وجَميلٌ بَعدَ مَماتِهِم[٢٠١٩].

١٧٩٠ ـ عنه ؑ: قَد جَعَلَ اللهُ لِلعِلمِ أهلًا ، وفَرَضَ عَلَى العِبادِ طاعَتَهُم بِقَولِهِ تَعالىٰ: ﴿أطيعُوا اللهَ وأطيعُوا الرَّسولَ واُولِي الأَمرِ مِنكُم﴾[٢٠٢٠][٢٠٢١].

١٧٩١ ـ عنه ؑ ـ في وَصِيَّتِهِ لِابنِهِ مُحَمَّدِ بنِ الحَنَفِيَّةِ ـ: يا بُنَيَّ... اِقبَل مِنَ الحُكَماءِ مَواعِظَهُم، وتَدَبَّر أحكامَهُم[٢٠٢٢].

١٧٩٢ ـ الإمام زين العابدين ؑ: إنَّ اللهَ تَبارَكَ وتَعالىٰ أوحىٰ إلىٰ دانِيالَ: ... إنَّ أحَبَّ عَبيدي إلَيَّ التَّقِيُّ الطّالِبُ لِلثَّوابِ الجَزيلِ، اللّازِمُ لِلعُلَماءِ، التّابِعُ لِلحُلَماءِ، القابِلُ عَنِ الحُكَماءِ[٢٠٢٣].

و : زِيارَتُهُ

١٧٩٣ ـ رسول الله ﷺ: مَن زارَ عالِمًا فَكَأَنَّما زارَني ، ومَن صافَحَ العُلَماءَ فَكَأَنَّما صافَحَني[٢٠٢٤].

١٧٩٤ ـ عنه ﷺ: مَنِ استَقبَلَ العُلَماءَ فَقَدِ استَقبَلَني ، ومَن زارَ العُلَماءَ فَقَد زارَني[٢٠٢٥].

ز : مُجالَسَتُهُ

١٧٩٥ ـ رسول الله ﷺ: مَن جالَسَ العُلَماءَ فَقَد جالَسَني ، ومَن جالَسَني فَكَأَنَّما جالَسَ رَبّي عزّ وجلّ[٢٠٢٦].

ز۔ عالم کی پیروی

۱۷۸۸۔ رسول خداؐ: علماء کی پیروی کرو کیونکہ وہ دنیا و آخرت کے چراغ ہیں۔

۱۷۸۹۔ امام علیؑ: یاد رکھو کہ! عالم کی ہمنشینی اور اسکی پیروی ایک ایسا آئین ہے جس کے ذریعہ اللہ کی عبادت کی جاتی ہے اور اس کی اطاعت نیکیوں کے حصول اور گناہوں سے پاک ہونے کا وسیلہ ہے اور مومنین کے لئے ذخیرہ اور زندگانی دنیا میں انکے لئے سربلندی اور مرنے کے بعد نیک نامی کا باعث ہے۔

۱۷۹۰۔ امام علیؑ: اللہ نے کچھ لوگوں کو علم کا اہل قرار دیا ہے۔ اور یہ کہہ کر ان کی اطاعت بندوں پر فرض کردی ہے (اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبان امر ہیں انکی اطاعت کرو)۔

۱۷۹۱۔ امام علیؑ نے: اپنے فرزند محمد بن حنفیہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا اے بیٹا!.... حکماء کے مواعظ کو قبول کرو اور ان کے دستور میں تدبر سے کام لو۔

۱۷۹۲۔ امام سجادؑ: اللہ تعالیٰ نے حضرت دانیالؑ کے پاس وحی بھیجی میرے نزدیک سب سے محبوب انسان وہ متقی و پرہیزگار ہے جو عظیم ثواب کا متمنی علماء کے حکم کا پابند بردبار لوگوں کا تابع اور حکما کی باتوں کا قبول کرنے والا ہے۔

ھ۔ عالم کی زیارت

۱۷۹۳۔ رسول خداؐ: جس نے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے علماء سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔

۱۷۹۴۔ رسول خداؐ: جس نے علماء کا استقبال کیا اس نے میرا استقبال کیا اور جس نے علماء کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی۔

و۔ عالم کی ہمنشینی

۱۷۹۵۔ رسول خداؐ: جو علماء کا ہم نشین ہے وہ میرا ہم نشین ہے اور جو میرا ہمنشین ہے گویا وہ میرے پروردگار کا ہمنشین ہے۔

۱۷۹۶ ـ عنه ﷺ: نِعمَ الشَّيءُ العِلمُ ، إذا طَلَبتُم فَأَحسِنوا فِي الطَّلَبِ وكونوا عُلَماءَ ، فَإِن لَم تَكونوا فَتَعَلَّموا مِنَ العُلَماءِ ، فَإِن لَم تَعَلَّموا مِنَ العُلَماءِ فَجالِسوا ، فَإِن لَم تُجالِسُوا العُلَماءَ فَأَحِبُّوا العُلَماءَ ، وإيّاكُم والأَربَعَ : أن لا تَكونوا عُلَماءَ ، وأن لا تَعَلَّموا مِنَ العُلَماءِ ، وأن لا تُجالِسُوا العُلَماءَ ، وأن لا تُحِبُّوا العُلَماءَ فَيُكِبَّكُم فِي النّارِ[۲۰۲۷].

۱۷۹۷ ـ عنه ﷺ: المُفتونَ سادَةٌ ، العُلَماءُ والفُقَهاءُ قادَةٌ ، اُخِذَ عَلَيهِم أداءُ مَواثيقِ العِلمِ ، والجُلوسُ إلَيهِم بَرَكَةٌ ، والنَّظَرُ إلَيهِم نورٌ[۲۰۲۸].

۱۷۹۸ ـ عنه ﷺ: الأَنبياءُ قادَةٌ ، والفُقَهاءُ سادَةٌ ، ومُجالَسَتُهُم زِيادَةٌ[۲۰۲۹].

۱۷۹۹ ـ عنه ﷺ: قالَ لُقمانُ لِابنِهِ : يا بُنَيَّ ، صاحِبِ العُلَماءَ واقرُب مِنهُم ، وجالِسهُم وزُرهُم في بُيوتِهِم، فَلَعَلَّكَ تُشبِهُهُم فَتَكونَ مَعَهُم، واجلِس مَعَ صُلَحائِهِم، فَرُبَّما أصابَهُمُ اللهُ بِرَحمَةٍ فَتَدخُلُ فيها وإن كُنتَ طالِحًا[۲۰۳۰].

۱۸۰۰ ـ الإمام عليّ ﷺ: جالِسِ العُلَماءَ تَزدَد عِلمًا[۲۰۳۱].

۱۸۰۱ ـ عنه ﷺ: لِقاءُ أهلِ المَعرِفَةِ عِمارَةُ القُلوبِ ومُستَفادُ الحِكمَةِ[۲۰۳۲].

۱۸۰۲ ـ عنه ﷺ: جالِسِ العُلَماءَ يَزدَد عِلمُكَ ، ويَحسُن أدَبُكَ ، وتَزكُ نَفسُكَ[۲۰۳۳].

۱۸۰۳ ـ عنه ﷺ: مُجالَسَةُ الحُكَماءِ حَياةُ العُقولِ وشِفاءُ النُّفوسِ[۲۰۳۴].

۱۸۰۴ ـ عنه ﷺ: جالِسِ الحُكَماءَ يَكمُل عَقلُكَ، وتَشرُف نَفسُكَ، ويَنتَفِ عَنكَ جَهلُكَ[۲۰۳۵].

۱۸۰۵ ـ عنه ﷺ: جالِس أهلَ الوَرَعِ والحِكمَةِ وأكثِر مُناقَشَتَهُم، فَإِنَّكَ إن كُنتَ جاهِلًا عَلَّموكَ، وإن كُنتَ عالِمًا ازدَدتَ عِلمًا[۲۰۳۶].

۱۷۹۶۔رسول خداؐ: بہترین چیز علم ہے لہذا جب علم حاصل کرو تو بنحو احسن حاصل کرو تا کہ عالم بن جاؤ۔اور اگر عالم نہ بن سکو تو کم از کم عالم سے سیکھنے والے بن جاؤ پھر اگر علما سے کچھ سیکھ نہ سکو تو کم از کم ان کی ہمنشینی اختیار کرو اور اگر انکی ہمنشینی نہیں اختیار کر سکتے تو کم از کم ان سے محبت کرو اور دیکھو چار چیزوں سے ہوشیار رہو: نہ یہ کہ عالم نہ بنو، یہ کہ عالم سے نہ سیکھو، یہ کہ علماء کی ہم نشینی اختیار نہ کرو، یہ کہ علماء سے محبت نہ رکھو کہ اگر یہ سب کرو گے تو جہنم میں جھونک دیے جاؤ گے۔

۱۷۹۷۔رسول خداؐ: مفتی سردار ہیں۔علماء اور فقہاء رہبر ہیں۔علم کے عہد و پیماں کو پورا کرنے کا ان سے عہد لیا گیا ہے ان کی بزم میں بیٹھنا باعث برکت اور ان کی طرف دیکھنا روشنی کا باعث ہے۔

۱۷۹۸۔رسول خداؐ: انبیاءؑ رہبر ہیں، فقہاء سردار ہیں اور انکی ہمنشینی علم وفہم کی افزائش کا باعث ہے۔

۱۷۹۹۔رسول خداؐ: جناب لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا: اے بیٹا! علماء کی صحبت اور ان کا قرب حاصل کرو ان کے پاس بیٹھو اور گھروں پر جا کر انکی زیارت کرو، ہوسکتا ہے کہ تم ان کے مشابہ ہو جاؤ تا کہ ان ہی میں شمار کئے جاؤ (اور یاد رکھو کہ) علماء میں جو صالح ہیں انکی ہم نشینی اختیار کرو ہوسکتا ہے خدا انہیں اپنی رحمتوں سے نوازے تو تم بھی اس رحمت میں داخل ہو جاؤ، چاہے تم بدکردار ہی کیوں نہ ہو۔

۱۸۰۰۔امام علیؑ: علماء کی بزم میں بیٹھو تمہارے علم میں اضافہ ہوگا۔

۱۸۰۱۔امام علیؑ: اہل معرفت کی ملاقات دلوں کی رونق اور حصول حکمت کا باعث ہے۔

۱۸۰۲۔امام علیؑ: علماء کے پاس بیٹھو تو تمہارے علم میں اضافہ ہوگا نیک ادب کے مالک بن جاؤ گے اور تمہارا نفس پاک و پاکیزہ ہو جائے گا۔

۱۸۰۳۔امام علیؑ: حکماء کی ہم نشینی عقول کی حیات اور نفوس کیلئے شفا ہے۔

۱۸۰۴۔امام علی: حکماء کے پاس بیٹھو تو تمہاری عقل کامل ہو جائے گی تمہارا نفس شریف ہو جائے گا اور تمہاری جہالت و نادانی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

۱۸۰۵۔امام علیؑ: صاحب حکمت و ورع کی ہمنشینی اختیار کرو اور ان سے زیادہ سے زیادہ سنجیدہ بحث کرو اس لئے کہ اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تمہیں سکھا دیں گے اور اگر عالم ہو گے تو تمہارے علم میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

۱۸۰۶ ـ عنه ﷺ: مَجلِسُ الحِكمَةِ غَرسُ الفُضَلاءِ(۲۰۳۷).

۱۸۰۷ ـ عنه ﷺ: خَيرُ مَن صاحَبتَ ذَوُو العِلمِ والحِلمِ(۲۰۳۸).

۱۸۰۸ ـ عنه ﷺ: خالِف نَفسَكَ تَستَقِم، وخالِطِ العُلَماءَ تَعلَم(۲۰۳۹).

۱۸۰۹ ـ عنه ﷺ: عَجِبتُ لِمَن يَرغَبُ فِي التَّكَثُّرِ مِنَ الأَصحابِ كَيفَ لا يَصحَبُ العُلَماءَ الأَلِبّاءَ الأَتقِياءَ الَّذينَ يَغنَمُ فَضائِلَهُم وتَهديهِ عُلومُهُم وتُزَيِّنُهُ صُحبَتُهُم! (۲۰۴۰)

۱۸۱۰ ـ عنه ﷺ: صاحِبِ العُقَلاءَ، وجالِسِ العُلَماءَ، واغلِبِ الهَوىٰ، تُرافِقِ المَلَأَ الأَعلىٰ(۲۰۴۱).

۱۸۱۱ ـ عنه ﷺ: يَنبَغي لِلعاقِلِ أن يُكثِرَ مِن صُحبَةِ العُلَماءِ والأَبرارِ، ويَجتَنِبَ مُقارَنَةَ الأَشرارِ والفُجّارِ(۲۰۴۲).

۱۸۱۲ ـ عنه ﷺ: خالِف نَفسَكَ تَستَقِم، وخالِطِ العُلَماءَ تَعلَم(۲۰۴۳).

۱۸۱۳ ـ عنه ﷺ: لا تَصحَب إلّا عاقِلًا تَقِيًّا، ولا تُعاشِر إلّا عالِمًا زَكِيًّا، ولا تودِع سِرَّكَ إلّا مُؤمِنًا وَفِيًّا(۲۰۴۴).

۱۸۱۴ ـ الإمام زين العابدين ﷺ ـ في دُعاءِ السَّحَرِ ـ: لَعَلَّكَ فَقَدتَني مِن مَجالِسِ العُلَماءِ فَخَذَلتَني(۲۰۴۵).

۱۸۱۵ ـ عيسى ﷺ ـ لِلحَوارِيّينَ ـ: يا بَني إسرائيلَ، زاحِمُوا العُلَماءَ في مَجالِسِهِم ولَو جُثُوًّا(۲۰۴۶) عَلَى الرُّكَبِ، فَإِنَّ اللهَ يُحيِي القُلوبَ المَيتَةَ بِنورِ الحِكمَةِ كَما يُحيِي الأَرضَ المَيتَةَ بِوابِلِ(۲۰۴۷) المَطَرِ(۲۰۴۸).

۱۸۰۶۔امام علیؑ: حکمت کی بزم میں فضیلت کے پودے اگتے ہیں۔

۱۸۰۷۔امام علیؑ: تمہارے لئے بہترین دوست صاحبان علم وحلم ہیں۔

۱۸۰۸۔امام علیؑ: خواہشات نفس کی مخالفت کرو! مضبوط و پائدار ہو جاؤ گے۔علماء کی معاشرت اختیار کرو صاحب علم بن جاؤ گے۔

۱۸۰۹۔امام علیؑ: مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو دوستوں کی کثرت کا خواہش مند ہے مگر پھر بھی وہ متقی پرہیز گار اور صاحب عقل وخرد علماء کی مصاحبت اختیار نہیں کرتا تاکہ ان کے فضائل سے بہرہ مند، ان کے علوم سے ہدایت یافتہ اور انکی ہم نشینی سے خود کو آراستہ کر سکے۔

۱۸۱۰۔امام علیؑ: عاقلوں کی صحبت اور علماء کی ہمنشینی اختیار کرو۔اور اپنے نفس پر غالب ہو جاؤ تاکہ ملاء اعلیٰ سے پیوست ہو جاؤ۔

۱۸۱۱۔امام علیؑ: عاقل کیلئے ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ علماء اور نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرے بدکاروں اور فاجروں کی ہمنشینی سے پرہیز کرے۔

۱۸۱۲۔امام علیؑ: خواہشات نفسانی کی مخالفت کرو پائدار ہو جاؤ گے۔اور علماء کی معاشرت اختیار کرو جاننے والے ہو جاؤ گے۔

۱۸۱۳۔امام علیؑ: سوائے پرہیز گار عاقل کے کسی کی صحبت اختیار نہ کرو۔سوائے پاک وپاکیزہ عالم کے کسی کی معاشرت اختیار نہ کرو۔اور سوائے وفادار مومن کے کسی کو اپنے اسرار ورموز ودیعت نہ کرو۔

۱۸۱۴۔امام سجادؑ: دعا وسحر میں فرماتے ہیں: اے پالنے والے! تو نے شاید مجھے علماء کی بزم میں نہیں دیکھا لہذا مجھے نظر انداز کر دیا۔

۱۸۱۵۔حضرت عیسیٰؑ: نے حوارین سے فرمایا: اے بنی اسرائل! علماء کی بزم میں اس قدر ازدحام کرو کہ تمہیں تنگی کی وجہ سے گھٹنوں پر بیٹھنا پڑے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نور حکمت سے مردہ دلوں کو اسی طرح حیات دے دیتا ہے جس طرح موسلا دھار بارش سے مردہ زمینوں کو زندہ کر دیتا ہے۔

ح : مُساءَلَتُهُ

١٨١٦ ـرسول الله ﷺ: سائِلُوا العُلَماءَ، وخاطِبُوا الحُكَماءَ، وجالِسُوا الفُقَراءَ[٢٠٤٩].

١٨١٧ ـالإمام عليّ عليه السلام: جالِس أهلَ الوَرَعِ والحِكمَةِ، وأكثِر مُناقَشَتَهُم، فَإِنَّكَ إن كُنتَ جاهِلًا عَلَّموكَ، وإن كُنتَ عالِمًا ازدَدتَ عِلمًا[٢٠٥٠].

١٨١٨ ـعنه عليه السلام: مُناقَشَةُ العُلَماءِ تُنتِجُ فَوائِدَهُم وتُكسِبُ فَضائِلَهُم[٢٠٥١].

١٨١٩ ـعنه عليه السلام ـفي عَهدِهِ إلىٰ مالِكٍ الأَشتَرِ حينَ وَلّاهُ مِصرَ ـ: أكثِر مُدارَسَةَ العُلَماءِ ومُناقَشَةَ الحُكَماءِ، في تَثبيتِ ما صَلَحَ عَلَيهِ أمرُ بِلادِكَ، وإقامَةِ ما استَقامَ بِهِ النّاسُ قَبلَكَ[٢٠٥٢].

١٨٢٠ ـعنه عليه السلام: خَيرُ مَن شاوَرتَ ذَوُو النُّهىٰ والعِلمِ، وأُولُو التَّجارِبِ والحَزمِ[٢٠٥٣].

ط : خِدمَتُهُ

١٨٢١ ـالإمام عليّ عليه السلام: إذا رَأَيتَ عالِمًا فَكُن لَهُ خادِمًا[٢٠٥٤].

١٨٢٢ ـعيسى عليه السلام: إنَّ أحَقَّ النّاسِ بِالخِدمَةِ العالِمُ[٢٠٥٥].

ي : تَركُ مُماراتِهِ

١٨٢٣ ـالإمام الصادق عليه السلام: وَصِيَّةُ وَرَقَةَ بنِ نَوفَلٍ لِخَديجَةَ بِنتِ خُوَيلِدٍ عليها السلام إذا دَخَلَ عَلَيها يَقولُ لَها: يا بِنتَ أخي لا تُماري جاهِلًا ولا عالِمًا، فَإِنَّكِ مَتىٰ مارَيتِ جاهِلًا آذاكِ، ومَتىٰ مارَيتِ عالِمًا مَنَعَكِ عِلمَهُ، وإنَّما يَسعَدُ بِالعُلَماءِ مَن أطاعَهُم[٢٠٥٦].

١٨٢٤ ـالإمام الكاظم عليه السلام ـفي وَصِيَّتِهِ لِهِشامِ بنِ الحَكَمِ ـ: عَظِّمِ العالِمَ لِعِلمِهِ، ودَع

ز۔ عالم سے سوال کرنا

۱۸۱۶۔ رسول خداؐ: علماء سے سوال کرو، حکماء سے خطاب کرو اور فقراء کی ہمنشینی اختیار کرو۔

۱۸۱۷۔ امام علیؑ: اہل ورع اور صاحب حکمت کی ہمنشینی اختیار کرو اور ان سے زیادہ سے زیادہ سنجیدہ بحث کرو اس لئے کہ اگر تم جاہل ہو تو تمہیں سکھا دیں گے، اور اگر تم عالم ہو تو تمہارے علم میں اضافہ ہو جائے گا۔

۱۸۱۸۔ امام علیؑ: علماء سے سنجیدہ بحث کرنا ان سے استفادہ اور کسب فضیلت کا باعث ہے۔

۱۸۱۹۔ امام علیؑ: نے مالک اشتر کو مصر کا گورنر بناتے وقت اپنے عہد نامہ میں تحریر فرمایا: علماء کے ساتھ علمی مباحثہ اور حکماء کے ساتھ سنجیدہ بحث جاری رکھنا ان مسائل کے بارے میں جن سے شہروں کے امور کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ امور قائم رہتے ہیں جن سے گذشتہ افراد کے حالات کی اصلاح ہوتی ہے۔

۱۸۲۰۔ امام علیؑ: تمہارے لئے بہترین مشاور ارباب عقل، صاحبان علم، تجربہ کار اور دور اندیش افراد ہیں۔

ح۔ عالم کی خدمت کرنا

۱۸۲۱۔ امام علیؑ: جب کسی عالم کو دیکھو تو اس کے خادم بن جاؤ۔

۱۸۲۲۔ حضرت عیسیٰؑ: لوگوں میں سب زیادہ خدمت کا مستحق عالم ہے۔

ط۔ عالم سے جھگڑا نہ کرو

۱۸۲۳۔ امام صادقؑ: ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہؑ بنت خویلد کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو یہ وصیت کی، اے میرے بھائی کی بیٹی نہ جاہل سے جھگڑا کرنا اور نہ عالم سے اسلئے کہ جب تم جاہل سے جھگڑ کرو گی تو وہ تمہیں اذیت پہنچائے گا۔ اور جب تم عالم سے جھگڑا کرو گی تو وہ تمہیں اپنے علم سے محروم رکھے گا اور جو علماء کی اطاعت کرتا ہے وہی سعادت مند ہے۔

۱۸۲۴۔ امام کاظمؑ: نے ہشام بن حکم کو اپنی وصیت میں فرمایا: عالم کا اس کے علم کے سبب اکرام کرو اور

مُنازَعَتَهُ(٢٠٥٧).

١٨٢٥ ـ الإمام الرضا عليه السلام: لا تُمارِيَنَّ العُلَماءَ فَيَرفِضوكَ، ولا تُمارِيَنَّ السُّفَهاءَ فَيَجهَلوا عَلَيكَ(٢٠٥٨).

١٨٢٦ ـ لقمانُ الحكيم عليه السلام: لا تُجادِلِ العُلَماءَ فَتَهونَ عَلَيهِم ويَرفِضوكَ، ولا تُجادِلِ السُّفَهاءَ فَيَجهَلوا عَلَيكَ ويَشتِموكَ، ولٰكِنِ اصبِر نَفسَكَ لِمَن هُوَ فَوقَكَ فِي العِلمِ ولِمَن هُوَ دونَكَ، فَإِنَّما يَلحَقُ بِالعُلَماءِ مَن صَبَرَ لَهُم ولَزِمَهُم واقتَبَسَ مِن عِلمِهِم في رِفقٍ(٢٠٥٩).

ك: النَّوادِر

١٨٢٧ ـ الإمام عليّ عليه السلام: إنَّ مِن حَقِّ العالِمِ أن لا تُكثِرَ السُّؤالَ عَلَيهِ، ولا تَسبِقَهُ فِي الجَوابِ، ولا تُلِحَّ عَلَيهِ إذا أعرَضَ، ولا تَأخُذَ بِثَوبِهِ إذا كَسِلَ، ولا تُشيرَ إلَيهِ بِيَدِكَ، ولا تَغمِزَهُ بِعَينِكَ، ولا تُسارَّهُ في مَجلِسِهِ، ولا تَطلُبَ عَوراتِهِ، وأن لا تَقولَ: قالَ فُلانٌ خِلافَ قَولِكَ، ولا تُفشِيَ لَهُ سِرًّا، ولا تَغتابَ عِندَهُ أحَدًا، وأن تَحفَظَ لَهُ شاهِدًا وغائِبًا، وأن تَعُمَّ القَومَ بِالسَّلامِ وتَخُصَّهُ بِالتَّحِيَّةِ، وتَجلِسَ بَينَ يَدَيهِ، وإن كانَت لَهُ حاجَةٌ سَبَقتَ القَومَ إلىٰ خِدمَتِهِ، ولا تَمَلَّ مِن طولِ صُحبَتِهِ، فَإِنَّما هُوَ مِثلُ النَّخلَةِ فَانتَظِر مَتىٰ تَسقُطُ عَلَيكَ مِنها مَنفَعَةٌ(٢٠٦٠).

١٨٢٨ ـ عنه عليه السلام ـ في رِوايَةٍ اُخرىٰ ـ: إنَّ مِن حَقِّ العالِمِ أن لا تُكثِرَ عَلَيهِ بِالسُّؤالِ، ولا تُعَنِّتَهُ فِي الجَوابِ، وأن لا تُلِحَّ عَلَيهِ إذا كَسِلَ، ولا تَأخُذَ بِثَوبِهِ إذا نَهَضَ، ولا تُفشِيَنَّ لَهُ سِرًّا، ولا تَغتابَنَّ عِندَهُ أحَدًا، ولا تَطلُبَنَّ عَثرَتَهُ، وإن زَلَّ قَبِلتَ مَعذِرَتَهُ، وعَلَيكَ أن تُوَقِّرَهُ وتُعَظِّمَهُ لِلّٰهِ ما دامَ يَحفَظُ أمرَ اللّٰهِ، ولا

اس سے نزاع کرنا چھوڑ دو۔

۱۸۲۵۔امام رضاؑ: علماء سے جھگڑا نہ کرو کہ وہ تمہیں (بزم سے) نکال دیں گے اور نہ کم عقلوں سے جھگڑا کرو کہ تمہارے ساتھ جہالت کریں گے۔

۱۸۲۶۔لقمان حکیم: علماء سے مجادلہ نہ کرو کہ کہیں تم ان کی رسوائی کا سبب نہ بن جاؤ اور وہ تمہیں بزم سے نکال دیں اور نہ ہی کم عقلوں سے لڑو کہ وہ تمہارے ساتھ جہالت کریں اور تمہیں گالی دیں۔ لیکن جو تم سے علم میں زیادہ ہے یا علم میں کم ہے ان کے متعلق صبر و تحمل سے کام لو۔ اسلئے کہ علماء سے ملحق وہی انسان ہوتا ہے جو ان کے متعلق صبر کرے اور ان کا پابند رہے اور نہایت نرمی و سنجیدگی کے ساتھ ان کے نور علم سے استفادہ کرتا رہے۔

ی۔ نادر اقوال

۱۸۲۷۔امام علیؑ: بیشک عالم کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ: اس سے زیادہ سوال نہ کرو جواب دینے میں اس پر سبقت نہ کرو۔ اگر وہ نظر انداز کر رہا ہو تو اصرار نہ کرو اگر وہ تھک گیا ہو تو اسکے دامن سے نہ چپکو ہاتھ سے اسکی طرف اشارہ نہ کرو آنکھوں سے اسکی طرف اشارہ نہ کرو۔ اس کی بزم میں سرگوشی نہ کرو۔ اس کے عیوب کی جستجو نہ کرو اس سے یہ نہ کہو کہ: فلاں نے تمہارے قول کے خلاف کہا ہے۔ اور اس کے راز فاش نہ کرو۔ اس کے پاس کسی کی غیبت نہ کرو اسکی موجودگی یا عدم موجودگی میں اسکی حفاظت کرو تمام حاضرین کو سلام کرو مگر عالم کو خصوصی سلام کرو بزم میں اس کے سامنے بیٹھو، اگر اسے کوئی حاجت درپیش ہو تو دوسروں سے پہلے اس کی خدمت کرنے میں سبقت کرو اسکی طولانی صحبت سے ملول نہ ہو اس لئے کہ عالم کھجور کے درخت کے مانند ہے لہذا تم انتظار میں رہو کہ کب اس سے منفعت حاصل ہو جائے۔

۱۸۲۸۔امام علیؑ: سے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ: بیشک عالم کے حقوق میں سے یہ ہے کہ اس پر سوالوں کی بوچھار نہ کرو اور اسے جواب دینے میں زحمت ایجاد نہ کرو اور جب وہ تھک جائے تو اصرار نہ کرو اگر وہ کھڑا ہو جائے تو اس کا دامن نہ پکڑو۔ اس کے راز کو فاش نہ کرو۔ اس کے سامنے کسی کی غیبت نہ کرو۔ اس کی لغزشوں اور اسکے عیوب کی تلاش میں نہ رہو اگر اس سے لغزش ہو جائے تو اس کے عذر کو قبول کرو اور خدا کے لئے اس کی تعظیم و تکریم اس وقت تک کرتے رہو جب تک کہ وہ امر خدا کا پابند ہے۔ اس کے آگے نہ بیٹھو۔ اگر اسے

تَجلِسَ أمامَهُ، وإن كانَت لَهُ حاجَةٌ سَبَقتَ القَومَ إلى خِدمَتِهِ(٢٠٦١).

١٨٢٩ ـ عنه ﷺ: أحَقُّ النّاسِ بِالرَّحمَةِ عالِمٌ يَجري عَلَيهِ حُكمُ جاهِلٍ، وكَريمٌ يَستَولي عَلَيهِ لَئيمٌ، وبَرٌّ تَسَلَّطَ عَلَيهِ فاجِرٌ(٢٠٦٢).

٣ / ٢

حُقوقُ المُعَلِّمِ

١٨٣٠ ـ رسول الله ﷺ: مَن تَعَلَّمتَ مِنهُ حَرفًا، صِرتَ لَهُ عَبدًا(٢٠٦٣).

١٨٣١ ـ عنه ﷺ: مَن عَلَّمَ أحَدًا مَسألَةً، مَلَكَ رِقَّهُ، قيلَ: أيَبيعُهُ ويَشتَريهِ؟ قالَ: لا، بَل يَأمُرُهُ ويَنهاهُ(٢٠٦٤).

١٨٣٢ ـ عنه ﷺ: ثَلاثَةٌ لا يَستَخِفُّ بِهِم إلّا مُنافِقٌ بَيِّنٌ نِفاقُهُ: ذو شَيبَةٍ فِي الإِسلامِ، ومُعَلِّمُ الخَيرِ، وإمامٌ عادِلٌ(٢٠٦٥).

١٨٣٣ ـ عنه ﷺ: المُعَلِّمونَ خَيرُ النّاسِ كُلَّما(٢٠٦٦) أخلَقَ الذِّكرُ جَدَّدوهُ، أعطوهُم ولا تَستَأجِروهُم فَتُحرِجوهُم، فَإِنَّ المُعَلِّمَ إذا قالَ لِلصَّبِيِّ: قُل بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحيمِ فَقالَ، كَتَبَ اللهُ بَراءَةً لِلصَّبِيِّ وبَراءَةً لِلمُعَلِّمِ وبَراءَةً لِأَبَوَيهِ مِنَ النّارِ(٢٠٦٧).

١٨٣٤ ـ عنه ﷺ: إنَّ أحَقَّ ما أخَذتُم عَلَيهِ أجرًا كِتابُ اللهِ(٢٠٦٨).

١٨٣٥ ـ الإمام عليّ ﷺ: أنا عَبدُ مَن عَلَّمَني حَرفًا واحِدًا، إن شاءَ باعَ، وإن شاءَ أعتَقَ، وإن شاءَ استَرَقَّ(٢٠٦٩).

١٨٣٦ ـ عنه ﷺ: أكرِم ضَيفَكَ وإن كانَ حَقيرًا، وقُم عَن مَجلِسِكَ لِأَبيكَ ومُعَلِّمِكَ وإن كُنتَ أميرًا(٢٠٧٠).

کوئی ضرورت پیش آجائے تو اس کی خدمت کرنے میں دوسروں پر سبقت کرو۔

۱۸۲۹۔ امام علیؑ: لوگوں میں سب سے زیادہ قابل رحم وہ عالم ہے جسے لوگ جاہل تصور کریں اور وہ بزرگوار ہے جس پر پست شخص غالب آجائے اور وہ نیکوکار ہے جس پر فاسق و فاجر مسلط ہو جائے۔

۲/۳
معلم کے حقوق

۱۸۳۰۔ رسول خداؐ: جس شخص سے تم نے صرف ایک حرف سیکھا ہے اس کے تم غلام ہو گئے

۔۱۸۳۱۔ رسول خداؐ: جس نے کسی کو ایک مسئلہ سکھا دیا وہ اس کا مالک ہو گیا، پوچھا گیا۔ کیا وہ اسے خرید و فروخت کرسکتا ہے۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ وہ اسے امر و نہی کرسکتا ہے۔

۱۸۳۲۔ رسول خداؐ: ان تین افراد۔ محاسن جس کے اسلام کی راہ میں سفید ہو گئے ہوں۔ نیکیوں کی تعلیم دینے والے اور امام عادل کو سوائے اس منافق کے کوئی ہلکا تصور نہیں کرسکتا کہ جسکا نفاق ظاہر ہو چکا ہے۔

۱۸۳۳۔ رسول خداؐ: لوگوں میں سب سے بہتر وہ معلمین ہیں کہ جب ذکر الٰہی بے رونق ہونے لگتا ہے تو وہ اسے رونق عطا کرتے ہیں لہذا انہیں عطیہ دو اور مزدور نہ بناؤ، کہ یہ ان کے لئے ناگوار خاطر ہے اسلئے کہ جب معلم بچے سے کہتا ہے کہ کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بچہ بسم اللہ دہراتا ہے تو اللہ تعالیٰ بچے کے لئے معلم کے لئے اور بچے کے ماں باپ کے لئے آتش جہنم سے رہائی لکھ دیتا ہے۔

۱۸۳۴۔ رسول خداؐ: سب سے زیادہ مناسب چیز جس پر تم اجر حاصل کرتے ہو کتاب خدا ہے۔ ۱۸۳۵۔ امام علیؑ: جو مجھے ایک حرف کی تعلیم دے میں اس کا غلام ہوں چاہے تو وہ مجھے بیچ دے چاہے تو آزاد کر دے اور چاہے تو مجھے غلام بنا کے رکھے۔

۱۸۳۶۔ امام علیؑ: اپنے مہمان کی عزت کرو چاہے وہ پست و حقیر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اپنے والدین اور معلم کی تعظیم کیلئے اپنی جگہ سے اٹھ جاؤ اگر چہ تم امیر ہی کیوں نہ ہو۔

١٨٣٧ ـ عنه ﷺ: ثَلاثٌ لا يُستَحيىٰ مِنهُنَّ: خِدمَةُ الرَّجُلِ ضَيفَهُ، وقِيامُهُ عَن مَجلِسِهِ لِأَبيهِ ومُعَلِّمِهِ، وطَلَبُ الحَقِّ وإن قَلَّ(٢٠٧١).

١٨٣٨ ـ عنه ﷺ: لا تَجعَلَنَّ ذَرَبَ لِسانِكَ عَلىٰ مَن أنطَقَكَ، وبَلاغَةَ قَولِكَ عَلىٰ مَن سَدَّدَكَ(٢٠٧٢).

١٨٣٩ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: حَقُّ سائِسِكَ بِالعِلمِ التَّعظيمُ لَهُ والتَّوقيرُ لِمَجلِسِهِ وحُسنُ الاِستِماعِ إلَيهِ والإِقبالُ عَلَيهِ، وأن لا تَرفَعَ صَوتَكَ عَلَيهِ، ولا تُجيبَ أحَدًا يَسأَلُهُ عَن شَيءٍ حَتّىٰ يَكونَ هُوَ الَّذي يُجيبُ، ولا تُحَدِّثَ في مَجلِسِهِ أحَدًا، ولا تَغتابَ عِندَهُ أحَدًا، وأن تَدفَعَ عَنهُ إذا ذُكِرَ عِندَكَ بِسوءٍ، وأن تَستُرَ عُيوبَهُ وتُظهِرَ مَناقِبَهُ، ولا تُجالِسَ لَهُ عَدُوًّا وتُعادِيَ لَهُ وَلِيًّا، فَإِذا فَعَلتَ ذٰلِكَ شَهِدَ لَكَ مَلائِكَةُ اللهِ ﷻ بِأَنَّكَ قَصَدتَهُ، وتَعَلَّمتَ عِلمَهُ للهِ ﷻ اسمُهُ لا لِلنّاسِ(٢٠٧٣).

١٨٤٠ ـ عنه ﷺ ـ في رِوايَةٍ اُخرىٰ ـ: أمّا حَقُّ سائِسِكَ بِالعِلمِ فَالتَّعظيمُ لَهُ والتَّوقيرُ لِمَجلِسِهِ وحُسنُ الاِستِماعِ إلَيهِ والإِقبالُ عَلَيهِ والمَعونَةُ لَهُ عَلىٰ نَفسِكَ فيما لا غِنىً بِكَ عَنهُ مِنَ العِلمِ، بِأَن تُفَرِّغَ لَهُ عَقلَكَ، وتُحَضِّرَهُ فَهمَكَ، وتُزَكِّيَ لَهُ (قَلبَكَ)، وتُجَلِّيَ لَهُ بَصَرَكَ بِتَركِ اللَّذّاتِ ونَقصِ الشَّهَواتِ، وأن تَعلَمَ أنَّكَ فيما ألقىٰ (إلَيكَ) رَسولُهُ إلىٰ مَن لَقِيَكَ مِن أهلِ الجَهلِ، فَلَزِمَكَ حُسنُ التَّأدِيَةِ عَنهُ إلَيهِم، ولا تَخُنهُ في تَأدِيَةِ رِسالَتِهِ والقِيامِ بِها عَنهُ إذا تَقَلَّدتَها(٢٠٧٤).

١٨٤١ ـ الإمام الصادق ﷺ: المُعَلِّمُ لا يُعَلِّمُ بِالأَجرِ، ويَقبَلُ الهَدِيَّةَ إذا اُهدِيَ إلَيهِ(٢٠٧٥).

١٨٤٢ ـ عنه ﷺ: مَنِ احتاجَ النّاسُ إلَيهِ لِيُفَقِّهَهُم في دينِهِم فَيَسأَلُهُمُ الاُجرَةَ، كانَ حَقيقًا

۱۸۳۷۔امام علیؑ: تین چیزوں سے شرم وحیانہیں کرنی چاہیے مہمان کی خدمت، ماں باپ کی تعظیم اور حق کے مطالبہ کرنے میں اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۸۳۸۔امام علیؑ: جس نے تمہیں بولنا سکھایا ہے اس کے سامنے اپنی چرب زبانی نہ دکھاؤ، جس نے تمہیں سنوارا اور پائیدار کیا ہے اس کے سامنے اپنی فصاحت و بلاغت کا ہنر دکھانے کی کوشش نہ کرو۔

۱۸۳۹۔امام سجادؑ: تمہارے علمی سرپرست کا حق یہ ہے کہ کہ اسکی تعظیم کرو۔ اسکی بزم کو عزت واہمیت کی نظر سے دیکھو۔ اس کی باتوں کو اچھی طرح سنو اور اس کی طرف متوجہ رہو اس کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اور جب کوئی اس سے کسی قسم کا سوال کرے تو تم جواب دینے میں پہل نہ کرو یہاں تک وہ خود جواب دے۔ اس کی بزم میں کسی اور کے متعلق گفتگو نہ کرو۔ اس کے سامنے کسی کی غیبت نہ کرو! اور جب تمہارے سامنے اسکی برائی کی جائے تو دفاع کرو۔ اس کے عیوب پر پردہ ڈالو اور اس کے فضائل ومناقب ظاہر کرو۔ اس کے کسی دشمن کی ہمنشینی اور کسی دوست سے دشمنی اختیار نہ کرو اگر تم نے ان چیزوں کا خیال رکھا تو اللہ کے فرشتے گواہی دیں گے کہ تیرا ہدف اللہ ہے اور اللہ کیلئے علم حاصل کیا ہے نہ کہ لوگوں کی خاطر۔

۱۸۴۰۔امام سجادؑ: سے ایک دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ تمہارے علمی سرپرست کا تم پر حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کرو اور اس کی بزم کی توقیر کرو اسکی باتوں کو اچھی طرح سنو اسکی طرف متوجہ رہو اور جن چیزوں کے سیکھنے سے بے نیاز نہیں ہو اسکے حاصل کرنے میں معلم کی اس طرح سے مدد کرو کہ تم اپنی عقل کو ہر بات سمجھنے کیلئے خالی، ذہن کو حاضر اور دل کو پاک و پاکیزہ اور بصیرت کو ترک لذات اور ترک شہوت کے ذریعہ منور رکھو۔ اور یہ یاد رکھو کہ جو کچھ وہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے اس کے پیغام رساں بن جاؤ تا کہ نادانوں کو سکھا سکو لہذا تمہارے اوپر یہ لازم ہے کہ اسکے پیغام کو نادانوں تک اچھی طرح سے پہنچاؤ اور جب یہ ذمہ داری قبول کرلو تو اس کی ادائیگی میں خیانت نہ کرو۔

۱۸۴۱۔امام صادقؑ: معلم اجرت کے لئے تعلیم نہیں دیتا البتہ اگر اسے ہدیہ دیا جائے تو قبول کرتا ہے۔

۱۸۴۲۔امام صادقؑ: دینی معلومات حاصل کرنے کیلئے جس شخص کی طرف لوگ محتاج ہیں اگر وہ ان

عَلَى اللهِ تَعالىٰ أن يُدخِلَهُ نارَ جَهَنَّمَ[٢٠٧٦].

١٨٤٣ ـ **حمزة بن حمران:** سَمِعتُ أبا عَبدِاللهِ عليه السلام يَقولُ: مَنِ استَأكَلَ بِعِلمِهِ افتَقَرَ، فَقُلتُ لَهُ: جُعِلتُ فِداكَ، إنَّ في شيعَتِكَ ومَواليكَ قَومًا يَتَحَمَّلونَ عُلومَكُم ويَبُثّونَها في شيعَتِكُم، فَلا يَعدَمونَ عَلىٰ ذٰلِكَ مِنهُمُ: البِرَّ، والصِّلَةَ، والإِكرامَ، فَقالَ عليه السلام: لَيسَ اُولئِكَ بِمُستَأكِلينَ، إنَّمَا المُستَأكِلُ بِعِلمِهِ الَّذي يُفتي بِغَيرِ عِلمٍ ولا هُدًى مِنَ اللهِ عزّ وجلّ؛ لِيُبطِلَ بِهِ الحُقوقَ طَمَعًا في حُطامِ الدُّنيا[٢٠٧٧].

١٨٤٤ ـ **الفضل بن أبي قرّة:** قُلتُ لِأَبي عَبدِاللهِ عليه السلام: هٰؤُلاءِ يَقولونَ: إنَّ كَسبَ المُعَلِّمِ سُحتٌ. فَقالَ: كَذَبوا أعداءُ اللهِ، إنَّما أرادوا أن لا يُعَلِّموا القُرآنَ، لَو أنَّ المُعَلِّمَ أعطاهُ رَجُلٌ دِيَةَ وَلَدِهِ لَكانَ لِلمُعَلِّمِ مُباحاً[٢٠٧٨].

١٨٤٥ ـ **حسّان المعلّم:** سَأَلتُ أبا عَبدِاللهِ عليه السلام عَنِ التَّعليمِ، فَقالَ: لا تَأخُذ عَلَى التَّعليمِ أجرًا، قُلتُ: الشِّعرُ والرَّسائِلُ وما أشبَهَ ذٰلِكَ اُشارِطُ عَلَيهِ؟ قالَ: نَعَم، بَعدَ أن يَكونَ الصِّبيانُ عِندَكَ سَواءً[٢٠٧٩] فِي التَّعليمِ لا تُفَضِّلُ بَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ[٢٠٨٠].

١٨٤٦ ـ **المناقب لابن شهرآشوب:** قيل: إنَّ عَبدَالرَّحمٰنِ السُّلَمِيَّ عَلَّمَ وَلَدَ الحُسَينِ الحَمدَ، فَلَمّا قَرَأَها عَلىٰ أبيهِ أعطاهُ ألفَ دينارٍ وألفَ حُلَّةٍ وحَشا فاهُ دُرًّا، فَقيلَ لَهُ في ذٰلِكَ، قالَ: وأينَ يَقَعُ هٰذا مِن عَطائِهِ؟، يَعني تَعليمَهُ، وأنشَدَ الحُسَينُ عليه السلام:

إذا جادَتِ الدُّنيا عَلَيكَ فَجُد بِها عَلَى النّاسِ طُرًّا قَبلَ أن تَتَفَلَّتِ
فَلَا الجودُ يُفنيها إذا هِيَ أقبَلَت ولَا البُخلُ يُبقيها إذا ما تَوَلَّتِ[٢٠٨١]

سے اجرت طلب کرے تو اللہ کو حق حاصل ہے کہ اسے آتش جہنم میں جھونک دے۔

۱۸۴۳۔ حمزہ ابن حمران کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اپنے علم کے ذریعہ کھاتا ہے وہ فقیر ہو جاتا ہے میں نے عرض کیا مولیٰ میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ کے شیعہ اور چاہنے والوں میں ایک گروہ ایسا ہے جو آپ کے علوم و معارف کو سیکھنے کے بعد ادھر ادھر دوسرے شیعوں کے درمیان انکی نشر و اشاعت کے لئے جاتا ہے وہاں کے شیعہ بھی انہیں نیکی اور انعام و اکرام سے نوازتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوگ علم کی روٹی نہیں کھاتے ہیں بلکہ علم کی روٹی کھانے والا وہ شخص ہے جو علم و آگاہی اور ہدایت خدا کے بغیر دنیا کی حقیر و پست چیزوں کی لالچ میں فتوی دیتا ہے تاکہ حق کو باطل کا رخ دے دے۔

۱۸۴۴۔ فضل ابن ابی قرہ کا بیان ہے میں نے امام جعفر صادقؑ: سے عرض کی مولیٰ لوگ کہتے ہیں کہ معلم کی درآمد حرام ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہنے والے اللہ کے دشمن اور جھوٹے ہیں وہ قرآن کی تعلیم حاصل کرنا نہیں چاہتے یاد رکھو اگر کوئی شخص معلم کو اپنے فرزند کی دیت کے برابر مال دے تب بھی معلم کیلئے حلال ہے۔

۱۸۴۵۔ حسّان معلم کا بیان ہے کہ میں نے تعلیم کے سلسلہ میں امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: تعلیم کے عوض اجرت نہ لو میں نے کہا اشعار، خطوط وغیرہ جیسی چیزوں کی اجرت کی شرط کر سکتا ہوں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا ہاں اس خیال کے ساتھ کہ سارے بچے تعلم میں تمہارے نزدیک مساوی ہوں اور بعض کو بعض پر فوقیت نہ دو۔

۱۸۴۶۔ مناقب ابن شہر آشوب کہا جاتا ہے کہ عبد الرحمٰن سلمی نے امام حسینؑ کے ایک فرزند کو سورہ حمد کی تعلیم دی پس جب بچے نے امامؑ کے سامنے پڑھ کے سنایا تو امام نے معلم کو ایک ہزار اشرفیاں، ایک ہزار حلے عطا کیے، اور اس کا منہ کو جواہرات سے بھر دیا پس اس سلسلہ میں لوگوں نے امام علیہ السلام سے کچھ باتیں کیں۔ تو امامؑ نے فرمایا: اس کی عطا (یعنی تعلیم) کے برابر میری عطا کہاں ہو سکتی ہے؟! پھر امام حسینؑ نے یہ اشعار پڑھے:

''جب دنیا تمہارے اوپر مہربان ہو جائے تو تم بھی تمام لوگوں پر مہربان ہو جاؤ قبل اس کے کہ وہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اس لئے کہ جب دنیا مہربان ہوتی ہے تو جود و سخا اسے فنا نہیں کر سکتے اور جب وہ منہ پھر لیتی ہے تو بخل و کنجوسی اسے روک نہیں سکتی۔''

۳/۳
حُقوقُ المُتَعَلِّمِ

۱۸۴۷ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ النّاسَ لَكُم تَبَعٌ ، وإنَّ رِجالًا يَأتونَكُم مِن أقطارِ الأَرَضينَ يَتَفَقَّهونَ فِي الدّينِ ، فَإِذا أتَوكُم فَاستَوصوا بِهِم خَيرًا[۲۰۸۲].

۱۸۴۸ ـ الإمام زين العابدين عليه السلام: حَقُّ الصَّغيرِ رَحمَتُهُ في تَعليمِهِ وَالعَفوُ عَنهُ وَالسَّترُ عَلَيهِ وَالرِّفقُ بِهِ وَالمَعونَةُ لَهُ[۲۰۸۳].

۱۸۴۹ ـ عنه عليه السلام: أمّا حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالعِلمِ ، فَأَن تَعلَمَ أنَّ اللهَ عزّ وجلّ إنَّما جَعَلَكَ قَيِّمًا لَهُم فيما آتاكَ مِنَ العِلمِ وفَتَحَ لَكَ مِن خَزائِنِهِ ، فَإِن أحسَنتَ في تَعليمِ النّاسِ ولَم تَخرُق بِهِم ولَم تَضجَر عَلَيهِم زادَكَ اللهُ مِن فَضلِهِ ، وإن أنتَ مَنَعتَ النّاسَ عِلمَكَ أو خَرِقتَ بِهِم عِندَ طَلَبِهِمُ العِلمَ مِنكَ كانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عزّ وجلّ أن يَسلُبَكَ العِلمَ وبَهاءَهُ ويُسقِطَ مِنَ القُلوبِ مَحَلَّكَ[۲۰۸۴].

۱۸۵۰ ـ عنه عليه السلام ـ في رِوايَةٍ اُخرىٰ ـ: أمّا حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالعِلمِ ، فَأَن تَعلَمَ أنَّ اللهَ قَد جَعَلَكَ لَهُم فيما آتاكَ مِنَ العِلمِ ، ووَلّاكَ مِن خِزانَةِ الحِكمَةِ ، فَإِن أحسَنتَ فيما وَلّاكَ اللهُ مِن ذٰلِكَ وقُمتَ بِهِ لَهُم مَقامَ الخازِنِ الشَّفيقِ ، النّاصِحِ لِمَولاهُ في عَبيدِهِ ، الصّابِرِ المُحتَسِبِ الَّذي إذا رَأىٰ ذا حاجَةٍ أخرَجَ لَهُ مِنَ الأَموالِ الَّتي في يَدَيهِ كُنتَ راشِدًا ، وكُنتَ لِذٰلِكَ آمِلًا مُعتَقِدًا ، وإلّا كُنتَ لَهُ خائِنًا ، ولِخَلقِهِ ظالِمًا ، ولِسَلبِهِ وعِزِّهِ مُتَعَرِّضًا[۲۰۸۵].

۴/۳

طالب علم کے حقوق

۱۸۴۷۔ رسول خداؐ: لوگ تمہارے تابع ہیں اور لوگ زمین کے گوشہ و کنار سے تمہارے پاس دین میں تفقہ کے لئے آئیں گے۔ پس جب تمہارے پاس آئیں تو انہیں نیکی کی وصیت کرو۔

۱۸۴۸۔ امام سجادؑ: تعلیم کے سلسلے میں بچے کا حق یہ ہے کہ اس پر مہربانی کی جائے اسکی لغزشوں کو نظر انداز، اس کے عیوب کو پوشیدہ، اس سے نرمی سے گفتگو اور اسکی مدد کی جائے۔

۱۸۴۹۔ امام سجادؑ: علم کے سلسلے میں تمہاری زیر نگرانی رہنے والوں کا تم پر حق یہ ہے کہ تم یہ جان لو اللہ نے جو تمہیں علم دیا ہے اور اسکے خزانے تم پر کھولے ہیں اس میں تمہیں ان کا سرپرست قرار دیا ہے لہذا اگر تم نے لوگوں کو اچھی طرح تعلیم دی اور انکے ساتھ سختی نہ کی اور انہیں تنگ و پریشان نہ کیا تو خدا تمہارے علم و فضل میں اضافہ کر دیگا اور اگر تم نے اپنے علم سے لوگوں کو محروم رکھا یا جب تم سے انہوں نے علم کی خواہش کی تو تم سختی سے پیش آئے تو اللہ کو بھی حق حاصل ہے کہ تم سے علم چھین لے اور لوگوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت و عزت کو ختم کر دے۔

۱۸۵۰۔ امام سجادؑ: علم کے سلسلے میں تمہاری زیر نگرانی رہنے والوں کا حق یہ ہے کہ تم یہ جان لو خدا نے جو علم تمہیں عطا کیا ہے اور جو خزانہء حکمت تمہارے سپرد کیا ہے تمہیں ان کا سرپرست بنایا ہے پس اگر تم نے اس سلسلہ میں انکی اچھی طرح سرپرستی کی اور ان کے ساتھ مہربان خزانہ دار، اپنے بندوں پر خیرخواہ مولا اور اس صابر اور خدا پرست انسان (جو جب بھی کسی محتاج کو دیکھتا ہے تو اس کے پاس جو مال و دولت ہے اس سے اسے نوازتا ہے) کے مانند اپنے حق کو ادا کیا ہے تو تم ہدایت یافتہ ہو اس لئے مناسب اور اچھے آرزومند ہو اور اگر ایسا نہ کیا تو تم خدا کے خیانت کار اسکی مخلوق پر ظلم کرنے والے اور اسکی نعمت اور عزت کو سلب کرنے کے درپے ہو۔

✿✿✿✿✿

الفصل الرّابع

أصنافُ العُلَماء

١٨٥١ ـ رسول الله ﷺ: عُلَماءُ هٰذِهِ الأُمَّةِ رَجُلانِ: رَجُلٌ آتاهُ اللهُ عِلمًا فَبَذَلَهُ لِلنّاسِ ولَم يَأخُذ عَلَيهِ طَمعًا ولَم يَشتَرِ بِهِ ثَمَنًا، فَذٰلِكَ تَستَغفِرُ لَهُ حيتانُ البَحرِ ودَوابُّ البَرِّ والطَّيرُ في جَوِّ السَّماءِ، ويَقدمُ عَلَى اللهِ سَيِّدًا شَريفًا حَتّىٰ يُرافِقَ المُرسَلينَ. ورَجُلٌ آتاهُ اللهُ عِلمًا فَبَخِلَ بِهِ عَن عِبادِ اللهِ وأخَذَ عَلَيهِ طَمعًا، واشتَرىٰ بِهِ ثَمَنًا، فَذاكَ يُلجَمُ يومَ القِيامَةِ بِلِجامٍ مِن نارٍ، ويُنادي مُنادٍ: هٰذَا الَّذي آتاهُ اللهُ عِلمًا فَبَخِلَ بِهِ عَن عِبادِ اللهِ، وأخَذَ عَلَيهِ طَمعًا واشتَرىٰ بِهِ ثَمَنًا، وكَذٰلِكَ حَتّىٰ يَفرُغَ مِنَ الحِسابِ[٢٠٨٦].

١٨٥٢ ـ عنه ﷺ: العُلَماءُ رَجُلانِ: رَجُلٌ عالِمٌ آخِذٌ بِعِلمِهِ فَهٰذا ناجٍ، وعالِمٌ تارِكٌ لِعِلمِهِ فَهٰذا هالِكٌ. وإنَّ أهلَ النّارِ لَيَتَأَذَّونَ مِن ريحِ العالِمِ التّارِكِ لِعِلمِهِ[٢٠٨٧].

١٨٥٣ ـ عنه ﷺ: العُلَماءُ ثَلاثَةٌ: رَجُلٌ عاشَ بِهِ النّاسُ وعاشَ بِعِلمِهِ، ورَجُلٌ عاشَ بِهِ النّاسُ وأهلَكَ نَفسَهُ، ورَجُلٌ عاشَ بِعِلمِهِ ولَم يَعِش بِهِ أحَدٌ غَيرُهُ[٢٠٨٨].

چوتھی فصل

علماء کی قسمیں

۱۸۵۱۔ رسول خداؐ: اس امت کے علماء کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جنہیں اللہ نے علم سے نوازا ہے اور وہ لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں اور اس کے عوض کوئی چیز اور کوئی اجرت نہیں لیتے ایسے عالم کے لئے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے چوپائے اور آسمانی فضاؤں کے پرندے استغفار کرتے ہیں اور وہ اللہ کی بارگاہ میں شریف سردار کی مانند حاضر ہوگا یہاں تک کہ انبیاءؑ و مرسلینؑ کے ہمراہ ہو جائے گا۔ اور دوسرے جنہیں اللہ نے علم تو دیا ہے لیکن وہ بندگانِ خدا کو تعلیم دینے سے بخل کرتے ہیں اور تعلیم کے دینے کی اجرت و مزدوری لیتے ہیں انہیں کو بروز قیامت آگ کی لگام لگا دی جائے گی اور منادی ندا دے گا، یہی وہ علماء ہیں جنہیں اللہ نے علم عطا کیا مگر انہوں نے بندگان خدا کو تعلیم دینے میں بخل کیا اور تعلیم کے عوض اجرت و مزدوری لی ہے وہ اسی حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائیں۔

۱۸۵۲۔ رسول خداؐ: علماء دو طرح کے ہوتے ہیں وہ صاحب علم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے وہی نجات یافتہ ہے اور وہ صاحب علم جو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا ہے وہی ہلاک ہونے والا ہے اور اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرنے والے عالم کی بدبو سے اہل جہنم سخت اذیت میں ہونگے۔

۱۸۵۳۔ رسول خداؐ: علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ شخص جو خود اپنے علم سے فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسرے بھی اس کے علم سے فائدہ اٹھاتے ہیں دوسرے وہ شخص جس کے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچ رہا ہے مگر اس نے خود کو ہلاک کر دیا ہے اور تیسرے وہ شخص جو خود تو اپنے علم سے فائدہ اٹھا رہا ہے لیکن دوسرے اس سے کسب فیض نہیں کر رہے ہیں۔

١٨٥٤ـ الإمام الصادق عليه السلام: طَلَبَةُ العِلمِ ثَلاثَةٌ فاعرِفهُم بِأَعيانِهِم وصِفاتِهِم: صِنفٌ يَطلُبُهُ لِلجَهلِ والمِراءِ، وصِنفٌ يَطلُبُهُ لِلاِستِطالَةِ والخَتلِ، وصِنفٌ يَطلُبُهُ لِلفِقهِ والعَقلِ، فَصاحِبُ الجَهلِ والمِراءِ موذٍ مُمارٍ مُتَعَرِّضٌ لِلمَقالِ في أندِيَةِ الرِّجالِ بِتَذاكُرِ العِلمِ وصِفَةِ الحِلمِ، وقَد تَسَربَلَ بِالخُشوعِ وتَخَلّىٰ مِنَ الوَرَعِ فَدَقَّ اللهُ مِن هٰذا خَيشومَهُ، وقَطَعَ مِنهُ حَيزومَهُ.

وصاحِبُ الاِستِطالَةِ والخَتلِ، ذو خِبٍّ ومَلَقٍ، يَستَطيلُ عَلىٰ مِثلِهِ مِن أشباهِهِ، ويَتَواضَعُ لِلأَغنِياءِ مِن دونِهِ، فَهُوَ لِحَلوائِهِم هاضِمٌ، ولِدينِهِ حاطِمٌ، فَأَعمَى اللهُ عَلىٰ هٰذا خَبَرَهُ وقَطَعَ مِن آثارِ العُلَماءِ أثَرَهُ.

وصاحِبُ الفِقهِ والعَقلِ ذو كَآبَةٍ وحُزنٍ وسَهَرٍ، قَد تَحَنَّكَ في بُرنُسِهِ، وقامَ اللَّيلَ في حِندِسِهِ، يَعمَلُ ويَخشىٰ وَجِلًا داعِيًا مُشفِقًا، مُقبِلًا عَلىٰ شَأنِهِ، عارِفًا بِأَهلِ زَمانِهِ، مُستَوحِشًا مِن أوثَقِ إخوانِهِ، فَشَدَّ اللهُ مِن هٰذا أركانَهُ، وأعطاهُ يَومَ القِيامَةِ أمانَهُ[٢٠٨٩].

١٨٥٥ـ عنه عليه السلام: إنَّ مِنَ العُلَماءِ مَن يُحِبُّ أن يَخزُنَ عِلمَهُ ولا يُؤخَذَ عَنهُ، فَذاكَ فِي الدَّرَكِ الأَوَّلِ مِنَ النّارِ. ومِنَ العُلَماءِ مَن إذا وُعِظَ أنِفَ وإذا وَعَظَ عَنُفَ، فَذاكَ فِي الدَّرَكِ الثّاني مِنَ النّارِ. ومِنَ العُلَماءِ مَن يَرىٰ أن يَضَعَ العِلمَ عِندَ ذَوِي الثَّروَةِ والشَّرَفِ، ولا يَدري لَهُ فِي المَساكينِ وَضعًا، فَذاكَ فِي الدَّرَكِ الثّالِثِ مِنَ النّارِ. ومِنَ العُلَماءِ مَن يَذهَبُ في عِلمِهِ مَذهَبَ الجَبابِرَةِ والسَّلاطينِ، فَإِن رُدَّ عَلَيهِ شَيءٌ مِن قَولِهِ أو قُصِّرَ في شَيءٍ مِن أمرِهِ غَضِبَ، فَذاكَ فِي الدَّرَكِ الرّابِعِ مِنَ النّارِ. ومِنَ العُلَماءِ مَن يَطلُبُ أحاديثَ اليَهودِ والنَّصارىٰ لِيُغزِرَ بِهِ ويُكثِرَ بِهِ حَديثَهُ، فَذاكَ فِي الدَّرَكِ الخامِسِ مِنَ النّارِ. ومِنَ العُلَماءِ مَن يَضَعُ نَفسَهُ لِلفُتيا ويَقولُ: سَلوني، ولَعَلَّهُ لا يُصيبُ

۱۸۵۴۔امام صادقؑ: طالب علم تین طرح کے ہوتے ہیں انہیں ان کی ذات اور صفات کے ذریعہ اچھی طرح پہچان لو، ایک قسم وہ ہے جو علم کو جہالت اور جدال کے لئے طلب کرتے ہیں دوسری قسم وہ ہے جو برتری اور دھوکا دینے کیلئے علم حاصل کرتے ہیں۔اور تیسری قسم وہ ہے جو فہم وعقلمندی کے لئے علم کے طلبگار ہیں جہالت اور جنگ وجدال کیلئے علم حاصل کرنے والے بڑے موذی، جھگڑالو، اور علمی حلقوں میں علم و بردباری کا تذکرہ کر کے اپنے جیسے لوگوں کو نیچا دکھانے کے لئے طعن وتشنیع کرتے ہیں۔انہوں نے خضوع وخشوع کی عبا ڈال لی ہے۔

مگر وہ تقویٰ سے عاری ہیں اور اللہ تعالیٰ اسی وجہ سے ان کی ناک رگڑ دے گا اور انہیں ذلیل ورسوا کرے گا اور برتری اور دھوکا دینے والے طالب علم بڑے دغاباز اور چاپلوس ہوتے ہیں اور اپنے ہی جیسوں پر برتری چاہتے ہیں دولتمندوں کے لئے اپنی وقعت سے کر تواضع کرتے ہیں وہ ان کے حلوے (مال ومنال) کو ہضم کر جانے والے اور اپنے دین کو تباہ وبرباد کر دینے والے ہیں پس خداوند متعال ایسے علم کے طلبگاروں کو اندھا کر دیتا ہے اور ان کا نام ونشان مٹا دیتا ہے اور ان کے اثرات کو علماء کے نقوش وآثار کے درمیان سے محو کر دیتا ہے۔

تفقہ وتعقل کی خاطر علم حاصل کرنے والے متفکر غمگین اور شب زندہ دار ہیں اپنی ردا کو سر پر ڈال کر رات کی تاریکیوں میں عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں جو عامل، خوفزدہ، دعوت دینے والے اور رحم دل ہیں اپنے کام سے کام رکھنے والے اور اپنے اہل زمانہ سے آگاہ ہیں اور اپنے معتمد ترین بھائیوں سے بھی خائف رہتے ہیں اسی وجہ سے خدا نے ان کے ارکان کو استوار کر دیا ہے اور انہیں بروز قیامت امن وامان عطا کرے گا۔

۱۸۵۵۔امام صادقؑ: علماء میں بعض ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ انکے پاس علم کا خزانہ جمع ہو جائے اور ان سے علم حاصل نہ کیا جائے ایسے لوگ جہنم کے پہلے طبقہ میں ہونگے اور بعض علماء ایسے ہیں جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو نہیں مانتے اور جب وخود وعظ ونصیحت کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، ایسے لوگ جہنم کے دوسرے طبقے میں ہونگے بعض علماء یہ چاہتے ہیں کہ اپنے علم کو صرف ثروتمندوں اور اشراف کے سپرد کریں اور مسکینوں اور فقیروں کو نااہل سمجھتے ہیں ایسے لوگ جہنم کے تیسرے طبقے میں ہونگے بعض علماء اپنے علم

حَرفًا واحِدًا واللهُ لا يُحِبُّ المُتَكَلِّفينَ ، فَذاكَ فِي الدَّرَكِ السّادِسِ مِنَ النّارِ . ومِنَ العُلَماءِ مَن يَتَّخِذُ عِلمَهُ مُروءَةً وعَقلًا(٢٠٩٠)، فَذاكَ فِي الدَّرَكِ السّابِعِ مِنَ النّارِ(٢٠٩١).

١٨٥۶ ـ عيسى عليه السلام ـ لِلحَوارِيّينَ ـ : بِحَقٍّ أقولُ لَكُم : إنَّ النّاسَ فِي الحِكمَةِ رَجُلانِ : فَرَجُلٌ أتقَنَها بِقَولِهِ وصَدَّقَها بِفِعلِهِ . ورَجُلٌ أتقَنَها بِقَولِهِ وضَيَّعَها بِسوءِ فِعلِهِ ، فَشَتّانَ بَينَهُما ! فَطوبىٰ لِلعُلَماءِ بِالفِعلِ ، ووَيلٌ لِلعُلَماءِ بِالقَولِ(٢٠٩٢).

میں سرکشوں اور بادشاہوں کا رویہ اختیار کرتے ہیں کہ اگر ان کی کسی بات کی تردید کردی جائے یا ان کے کسی امر میں ذراسی بھی کوتاہی ہو جائے تو غضبناک ہو جاتے ہیں۔

ایسے لوگ جہنم کے چوتھے طبقے میں ہونگے بعض علماء، یہود ونصاریٰ کی احادیث کی جستجو میں رہتے ہیں تا کہ اپنی معلومات کو زیادہ بنا کر پیش کرسکیں ایسے لوگ جہنم کے پانچویں طبقے میں ہونگے بعض علماء خود کو حکم اور فتویٰ دینے کا کاملاً اہل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں مجھ سے جو چاہو پوچھ لو، حالانکہ شاید وہ ایک حرف نہ جانتے ہوں اور اللہ بلاوجہ زحمت اٹھانے والے کو پسند نہیں کرتا۔ ایسے لوگ جہنم کے چھٹے طبقے میں ہوں گے بعض علماء اپنے علم کو اپنی مردانگی اور عقلمندی ثابت کرنے کے کا ذریعہ بناتے ہیں ایسے لوگ جہنم کے ساتویں طبقے میں ہونگے۔

۱۸۵۶۔ حضرت عیسیٰؑ: حواریوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں حکمت کے لحاظ سے لوگوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ شخص ہے جو حکمت کو اپنے سخن کے ذریعہ پائدار اور کردار کے ذریعہ اس کی تصدیق کرتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جو اسے اپنے سخن کے ذریعہ پائدار کرتا ہے لیکن اپنی بدکرداری سے اس کو ضائع وبرباد کردیتا ہے۔

پس ان دونوں میں کتنا فرق ہے، اپنے علم پر عمل کرنے علماء خوش نصیب ہیں، اور تقدیر پھوٹ گئی ان علماء کی جو چرب زبان ہیں۔

الفصل الخامس

الأَمثالُ العُليا فِي العِلمِ والحِكمَةِ

١/٥

الأَنبِياء

الكتاب

﴿أولٰئِكَ الَّذينَ آتَيناهُمُ الكِتابَ والحُكمَ(٢٠٩٣) والنُّبُوَّةَ فَإِن يَكفُر بِها هٰؤُلاءِ فَقَد وَكَّلنا بِها قَومًا لَيسوا بِها بِكافِرينَ﴾(٢٠٩٤).

﴿وإذ أَخَذَ اللهُ ميثاقَ النَّبِيّينَ لَما آتَيتُكُم مِن كِتابٍ وحِكمَةٍ ثُمَّ جاءَكُم رَسولٌ مُصَدِّقٌ لِما مَعَكُم لَتُؤمِنُنَّ بِهِ ولَتَنصُرُنَّهُ قالَ أأَقرَرتُم وأَخَذتُم عَلىٰ ذٰلِكُم إصري قالوا أقرَرنا قالَ فَاشهَدوا وأنَا مَعَكُم مِنَ الشّاهِدينَ﴾(٢٠٩٥).

﴿واذكُر عَبدَنا داوُدَ... وآتَيناهُ الحِكمَةَ وفَصلَ الخِطابِ﴾(٢٠٩٦).

﴿فَهَزَموهُم بِإِذنِ اللهِ وقَتَلَ داوُدُ جالوتَ وآتاهُ اللهُ المُلكَ والحِكمَةَ وعَلَّمَهُ مِمّا يَشاءُ

پانچویں فصل

علم وحکمت کے اعلیٰ نمونے

۵/۱ انبیاء علیہم السلام

قرآن مجید

﴿یہی وہ افراد ہیں جنہیں ہم نے کتاب، حکومت اور نبوت عطا کی ہے اب اگر یہ لوگ ان باتوں کا بھی انکار کرتے ہیں تو ہم نے ان باتوں کا ذمہ دار ایک ایسی قوم کو بنا دیا ہے جو انکار کرنے والی نہیں ہے﴾

﴿اور اس وقت کو یاد کرو جب خدا نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ ہم تم کو جو کتاب وحکمت دے رہے ہیں اس کے بعد جب وہ رسول آجائے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے تو تم سب اس پر ایمان لے آنا اور اس کی مدد کرنا اور پھر پوچھا کیا تم نے ان باتوں کا اقرار کر لیا اور ہمارے عہد کو قبول کر لیا تو سب نے کہا کہ بیشک ہم نے اقرار کر لیا ارشاد ہوا کہ اب تم سب گواہ بھی رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں﴾

﴿اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو.... ہم نے انہیں حکمت اور صحیح فیصلہ کرنے کی طاقت سے نوازا ہے﴾

﴿پس انہوں نے جالوت اور اس کے لشکر کو شکست دے دی اور حضرت داؤدؑ نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے انہیں ملک اور حکمت عطا کر دی اور اپنے علم سے جتنا چاہا دے دیا اور اگر اسی طرح خدا بعض کو بعض سے نہ روکتا رہتا تو ساری دنیا میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ عالمین پر بڑا فضل کرنے والا ہے﴾

ولَولا دَفعُ اللهِ النّاسَ بَعضَهُم بِبَعضٍ لَفَسَدَتِ الأَرضُ ولٰكِنَّ اللهَ ذو فَضلٍ عَلَى العالَمينَ﴾[٢٠٩٧].

﴿ويُعَلِّمُهُ الكِتابَ والحِكمَةَ والتَّوراةَ والإِنجيلَ﴾[٢٠٩٨].

﴿إذ قالَ اللهُ يا عيسَى ابنَ مَريَمَ اذكُر نِعمَتي عَلَيكَ وعَلىٰ والِدَتِكَ إذ أَيَّدتُكَ بِروحِ القُدُسِ تُكَلِّمُ النّاسَ فِي المَهدِ وكَهلًا وإذ عَلَّمتُكَ الكِتابَ والحِكمَةَ والتَّوراةَ والإِنجيلَ﴾[٢٠٩٩].

﴿ولَمّا جاءَ عيسىٰ بِالبَيِّناتِ قالَ قَد جِئتُكُم بِالحِكمَةِ ولِأُبَيِّنَ لَكُم بَعضَ الَّذي تَختَلِفونَ فيهِ فَاتَّقُوا اللهَ وأَطيعونِ﴾[٢١٠٠].

﴿وأَنزَلَ اللهُ عَلَيكَ الكِتابَ والحِكمَةَ وعَلَّمَكَ ما لَم تَكُن تَعلَمُ وكانَ فَضلُ اللهِ عَلَيكَ عَظيمًا﴾[٢١٠١].

﴿ذٰلِكَ مِمّا أَوحىٰ إلَيكَ رَبُّكَ مِنَ الحِكمَةِ ولا تَجعَل مَعَ اللهِ إلٰهًا آخَرَ فَتُلقىٰ في جَهَنَّمَ مَلومًا مَدحورًا﴾[٢١٠٢].

﴿يا يَحيىٰ خُذِ الكِتابَ بِقُوَّةٍ وآتَيناهُ الحُكمَ صَبِيًّا﴾[٢١٠٣].

الحديث

١٨٥٧ ـ **الإمام الباقر** عليه السلام: ماتَ زَكَرِيّا فَوَرِثَهُ ابنُهُ يَحيَى الكِتابَ والحِكمَةَ وهُوَ صَبِيٌّ صَغيرٌ، أما تَسمَعُ لِقَولِهِ عزّ وجلّ: ﴿يا يَحيىٰ خُذِ الكِتابَ بِقُوَّةٍ وآتَيناهُ الحُكمَ صَبِيًّا﴾[٢١٠٤].

١٨٥٨ ـ عَلِيُّ بنُ أسباط: رَأَيتُ أبا جَعفَرٍ عليه السلام وقَد خَرَجَ عَلَيَّ فَأَخَذتُ النَّظَرَ إلَيهِ، وجَعَلتُ أنظُرُ إلىٰ رَأسِهِ ورِجلَيهِ لِأَصِفَ قامَتَهُ لِأَصحابِنا بِمِصرَ، فَبَينا أنا كَذٰلِكَ حَتّىٰ قَعَدَ فَقالَ: يا عَلِيُّ، إنَّ اللهَ احتَجَّ فِي الإِمامَةِ بِمِثلِ مَا احتَجَّ بِهِ

﴿اور خدا اسے کتاب وحکمت توریت وانجیل کی تعلیم دے گا﴾

﴿اس وقت کو یاد کرو جس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریم ہماری نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تم پر اور تمہاری والدہ محترمہ پر نازل کی ہیں کہ روح القدس کے ذریعہ تمہاری تائید کی ہے کہ تم لوگوں سے گہوارہ میں اور ادھیڑ عمر میں ایک انداز سے بات کرتے تھے اور ہم نے تم کو کتاب وحکمت اور توریت وانجیل کی تعلیم دی ہے﴾

﴿اور جب عیسیٰؑ ان کے پاس معجزات لیکر آئے تو انہوں نے کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت لیکر آیا ہوں اور اس لئے لایا ہوں کہ بعض ان مسائل کی وضاحت کردوں جن میں تمہارے درمیان اختلاف ہے لہذا خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو﴾

﴿اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو ان تمام باتوں کا علم دے دیا ہے جن کا علم تمہارے پاس نہ تھا اور آپ پر خدا کا بہت بڑا فضل ہے﴾

﴿یہ وہ حکمت ہے جس کی وحی تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف کی ہے اور خبردار خدا کے ساتھ کسی اور کو خدا نہ قرار دینا کہ جہنم میں ملامت اور ذلت کے ساتھ ڈال دیئے جاؤ﴾

﴿اے یحیٰ کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے انہیں بچپنے میں حکم (نبوت) دے دی﴾

حدیث شریف

۱۸۵۷۔ امام باقرؑ: حضرت زکریاؑ کا انتقال ہوا تو انکے بیٹے حضرت یحیٰؑ کتاب وحکمت کے وارث ہوئے جبکہ وہ اس وقت چھوٹے بچے تھے کیا تم نے خدا کا قول نہیں سنا ہے (اے یحیٰ کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے انہیں بچپنے میں حکم (نبوت) دے دی)۔

۱۸۵۸۔ علی ابن اسباط: کا بیان ہے میں نے امام محمد باقرؑ کو اس حال میں دیکھا کہ آپؑ میری طرف آرہے ہیں تو میں (ہمہ تن) آپؑ کو دیکھنے لگا اور خاص طور سے میری نظر آپؑ کے سر مبارک اور پیروں پر تھی تا کہ مصر پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے امام کے قد وقامت کی توصیف کرسکوں۔ ابھی میں اسی کیفیت میں تھا کہ امامؑ آکر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے علی! جس طرح اللہ نے نبوت ورسالت میں اپنی حجت قائم کی ہے اسی طرح

فِي النُّبُوَّةِ، فَقالَ: ﴿وآتَيناهُ الحُكمَ صَبِيًّا﴾، ﴿ولَمّا بَلَغَ أشُدَّهُ﴾[۲۱۰۵]، ﴿وبَلَغَ أربَعينَ سَنَةً﴾[۲۱۰۶]، فَقَد يَجوزُ أن يُؤتَى الحِكمَةَ وهُوَ صَبِيٌّ، ويَجوزُ أن يُؤتاها وهُوَ ابنُ أربَعينَ سَنَةً[۲۱۰۷].

۱۸۵۹ ـ عنه: قَدِمتُ المَدينَةَ وأنا اُريدُ مِصرَ، فَدَخَلتُ عَلىٰ أبي جَعفرٍ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ الرِّضا عليه السلام وهُوَ إذ ذاكَ خُماسِيٌّ، فَجَعَلتُ أتَأَمَّلُهُ لِأَصِفَهُ لِأَصحابِنا بِمِصرَ، فَنَظَرَ إلَيَّ فَقالَ لي: يا عَلِيُّ، إنَّ اللهَ قَد أخَذَ فِي الإِمامَةِ كَما أخَذَ فِي النُّبُوَّةِ، قالَ: ﴿ولَمّا بَلَغَ أشُدَّهُ واستَوىٰ آتَيناهُ حُكمًا وعِلمًا﴾[۲۱۰۸] وقالَ: ﴿وآتَيناهُ الحُكمَ صَبِيًّا﴾ فَقَد يَجوزُ أن يُعطَيَ الحُكمُ ابنَ أربَعينَ سَنَةً، ويَجوزُ أن يُعطاهُ الصَّبِيَّ[۲۱۰۹].

۱۸۶۰ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: قالَ الغِلمانُ لِيَحيَى بنِ زَكَرِيّا: اِذهَب بِنا نَلعَبُ، فَقالَ يَحيىٰ: ما لِلَّعِبِ خُلِقنا! اِذهَبوا نُصَلّي، فَهُوَ قَولُ اللهِ: ﴿وآتَيناهُ الحُكمَ صَبِيًّا﴾[۲۱۱۰].

۱۸۶۱ ـ الإمام عليّ عليه السلام ـ في ذِكرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ـ: اِختارَهُ مِن شَجَرَةِ الأَنبِياءِ، ومِشكاةِ الضِّياءِ، وذُؤابَةِ[۲۱۱۱] العَلياءِ، وسُرَّةِ البَطحاءِ، ومَصابيحِ الظُّلمَةِ، ويَنابيعِ الحِكمَةِ[۲۱۱۲].

۱۸۶۲ ـ الإمام الصادق عليه السلام: سَأَلَ داوُدُ النَّبِيُّ سُلَيمانَ عليه السلام وأرادَ عِلمَ ما بَلَغَ مِنَ الحِكمَةِ، قالَ: يا بُنَيَّ أخبِرني أيُّ شَيءٍ أبرَدُ؟ قالَ: عَفوُ اللهِ عَنِ النّاسِ، وعَفوُ النّاسِ بَعضِهِم عَن بَعضٍ لا شَيءَ أبرَدُ مِنهُ، قالَ: فَأَيُّ شَيءٍ أحلىٰ؟ قالَ: المَحَبَّةُ، هِيَ رَوحُ اللهِ بَينَ عِبادِهِ حَتّىٰ إنَّ الفَرَسَ لَيَرفَعُ حافِرَهُ عَن وَلَدِهِ. فَضَحِكَ داوُدُ عِندَ إجابَةِ سُلَيمانَ عليه السلام[۲۱۱۳].

امرِ امامت میں بھی حجت قائم کی ہے اللہ ارشاد فرماتا ہے (اور ہم نے انہیں بچپنے میں حکم (نبوت) عطا کی) اور (اور جب سن بلوغ کو پہنچے ...) اور (جب وہ چالیس سال کے ہو گئے ...) پس ممکن ہے حکمت کمسنی میں عطا کر دی جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ چالیس سال کی عمر میں دی جائے۔

۱۸۵۹۔علی ابن اسباط: کا بیان ہے کہ جب میں مصر کے لئے روانہ ہو رہا تھا تو مدینہ میں امام محمد تقی الجوادؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت امامؑ کی عمر پانچ سال تھی، میں امامؑ کو بغور دیکھ رہا تھا تا کہ مصر والوں کو امامؑ کے اوصاف سے باخبر کرسکوں امامؑ نے مجھے دیکھا اور فرمایا۔ اے علی! اللہ تعالیٰ نے امامت کے سلسلہ میں وہی روش اختیار کی ہے جو نبوت کے سلسلہ میں تھی کی اللہ ارشاد فرماتا ہے (اور جب وہ جوانی کی توانائیوں کو پہنچ گئے اور تندرست ہو گئے تو ہم نے انہیں علم اور حکمت عطا کر دی) اور فرماتا ہے (اور ہم نے انہیں بچپنے میں حکم (نبوت) دے دی) پس ممکن ہے کہ نبوت چالیس سال کے انسان کو عطا ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کمسن بچے کو نبی بنا دیا جائے۔ (علامہ طبری فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ حکم سے مراد فہم ہے یعنی انہیں کتاب کے سمجھنے کی صلاحت عطا کی گئی ہے تا کہ وہ عظیم فائدہ کو حاصل کرسکیں)

۱۸۶۰۔رسول خداؐ: کچھ بچوں نے حضرت یحیٰؑ ابن زکریاؑ سے کہا ہمارے ساتھ کھیلنے چلئے۔ حضرتِ یحیٰؑ نے فرمایا: ہم کھیلنے کے لئے نہیں پیدا کئے گئے ہیں۔ چلو نماز پڑھیں اور قول خدا کا یہی مطلب ہے (اور ہم نے انہیں بچپنے میں حکم (نبوت) دے دی)۔

۱۸۶۱۔امام علیؑ: حضرتِ رسول خداؐ کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام کا انتخاب انبیاءؑ کرام کے شجر روشنی کے فانوس، بلندی کی پیشانی، ارض بطحا کی ناف، ظلمت کے چراغوں اور حکمت کے سر چشموں کے درمیان سے کیا ہے۔

۱۸۶۲۔امام صادقؑ: حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ سے سوال کی اور یہ جاننا چاہا کہ وہ حکمت کے کس درجہ پر فائز ہیں کہا: بیٹے! مجھے یہ بتاؤ کون سی چیز سب سے زیادہ سرد ہے؟ حضرت سلیمانؑ نے کہا اللہ کا لوگوں سے درگذر کرنے اور لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے سے درگذر کرنے۔ سے زیادہ سرد کوئی چیز نہیں ہے، پوچھا کیا چیز سب سے زیادہ شیرین ہے۔ کہا محبت اس لئے کہ محبت ہی بندوں کے درمیان اللہ کی روح ہے یہاں تک کہ گھوڑا اپنے بچے کے نزدیک سنبھل کر ٹاپ رکھتا ہے حضرت سلیمانؑ کا جواب سن کر حضرت داؤدؑ خوش ہوئے۔

٥/٢

آلُ إبراهيم

الكتاب

﴿أم يَحسُدونَ النّاسَ عَلىٰ ما آتاهُمُ اللهُ مِن فَضلِهِ فَقَد آتَينا آلَ إبراهيمَ الكِتابَ والحِكمَةَ وآتَيناهُم مُلكًا عَظيمًا﴾(٢١١٤).

الحديث

١٨٦٣ ـ الإمام الباقر عليه السلام ـ في تَفسيرِ قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿فَقَد آتَينا آلَ إبراهيمَ الكِتابَ والحِكمَةَ وآتَيناهُم مُلكًا عَظيمًا﴾ ـ: فَأَمَّا الكِتابُ فَهُوَ النُّبُوَّةُ، وأَمَّا الحِكمَةُ فَهُمُ الحُكَماءُ مِنَ الأَنبياءِ مِنَ الصَّفوَةِ(٢١١٥).

١٨٦٤ ـ عنه عليه السلام: إنَّمَا الحُجَّةُ في آلِ إبراهيمَ عليه السلام لِقَولِ اللهِ عزّ وجلّ: ﴿فَقَد آتَينا آلَ إبراهيمَ الكِتابَ والحِكمَةَ وآتَيناهُم مُلكًا عَظيمًا﴾ فَالحُجَّةُ الأَنبياءُ عليهم السلام وأَهلُ بُيوتاتِ الأَنبياءِ عليهم السلام حَتّىٰ تَقومَ السّاعَةُ، لِأَنَّ كِتابَ اللهِ يَنطِقُ بِذٰلِكَ ووَصِيَّةُ اللهِ جَرَت بِذٰلِكَ فِي العَقِبِ مِنَ البُيوتِ بَعضِها مِنَ الَّتي رَفَعَها تَبارَكَ وتَعالىٰ عَلَى النّاسِ فَقالَ: ﴿في بُيوتٍ أذِنَ اللهُ أن تُرفَعَ﴾(٢١١٦) وهِيَ بُيوتُ الأَنبياءِ والرُّسُلِ والحُكَماءِ وأَئِمَّةِ الهُدىٰ(٢١١٧).

٥/٣

بَنو إسرائيل

الكتاب

﴿ولَقَد آتَينا بَني إسرائيلَ الكِتابَ والحُكمَ والنُّبُوَّةَ ورَزَقناهُم مِنَ الطَّيِّباتِ وفَضَّلناهُم

۲/۵

آل ابراہیمؑ

قرآن مجید

﴿یا وہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل کرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے تو پھر ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب وحکمت اور ملک عظیم عطا کیا﴾

حدیث شریف

۱۸۶۳۔امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (یقیناً ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب وحکمت اور ملک عظیم عطا کیا ہے) کی تفسیر میں فرمایا: کتاب سے مراد نبوت ہے اور حکمت سے مراد برگزیدہ پیغمبروںؑ میں سے صاحبانِ حکمت انبیاء ہیں۔

۱۸۶۴۔امام محمد باقرؑ: حجت تو صرف حضرت ابراہیمؑ کی آلِ میں ہے جسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے (یقیناً ہم نے ابراہیم کی آل کو کتاب وحکمت عطا کی ہے اور انہیں ملک عظیم عطا کیا ہے) پس انبیاءؑ اور اہلبیت انبیاءؑ قیامت تک حجت ہیں۔ کیونکہ کتاب خدا اس چیز کو بیان کر رہی ہے اور اللہ کی وصیت بھی انہیں گھروں کی آئندہ نسلوں کے لئے ہے کہ جن میں سے بعض کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سارے انسانوں پر رفعت وبلندی عطا کی ہے جیسا کہ ارشاد پروردگار ہے (ان گھروں میں جن کے بلند وبالا ہونے کا خود اللہ نے اذن دیا ہے) اور وہ انبیاءؑ ورسلؑ، حکماء اور آئمہ ھدیٰ کے گھر ہیں۔

۳/۵

قرآن مجید

﴿اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکمت اور نبوت عطا کی ہے، اور انہیں پاکیزہ رزق دیا

عَلَى العالَمينَ﴾[٢١١٨].

٥ / ٤

آلُ مُحَمَّدٍ عليهم السلام

١٨٦٥ ـ الإمام عليّ عليه السلام ـ في وَصفِ أهلِ البَيتِ عليهم السلام ـ: هُم مَوضِعُ سِرِّهِ[٢١١٩] ولَجَأُ أمرِهِ، وعَيبَةُ[٢١٢٠] عِلمِهِ، ومَوئِلُ[٢١٢١] حُكمِهِ، وكُهوفُ كُتُبِهِ، وجِبالُ دينِهِ[٢١٢٢].

١٨٦٦ ـ عنه عليه السلام ـ في وَصفِ أهلِ البَيتِ عليهم السلام ـ: هُم مَصابيحُ الظُّلَمِ، ويَنابيعُ الحِكَمِ، ومَعادِنُ العِلمِ، ومَواطِنُ الحِلمِ[٢١٢٣].

١٨٦٧ ـ الإمام عليّ عليه السلام : إنَّهُم خاصَّةُ نورٍ يُستَضاءُ بِهِ، وأئِمَّةٌ يُقتَدىٰ بِهِم، وهُم عَيشُ العِلمِ ومَوتُ الجَهلِ، هُمُ الَّذينَ يُخبِرُكُم حُكمُهُم [حِلمُهُم] عَن عِلمِهِم، وصَمتُهُم عَن مَنطِقِهِم، وظاهِرُهُم عَن باطِنِهِم، لا يُخالِفونَ الدّينَ ولا يَختَلِفونَ فيهِ[٢١٢٤].

١٨٦٨ ـ عنه عليه السلام : نَحنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ، ومَحَطُّ الرِّسالَةِ، ومُختَلَفُ المَلائِكَةِ، ومعادِنُ العِلمِ، ويَنابيعُ الحُكمِ، ناصِرُنا ومُحِبُّنا يَنتَظِرُ الرَّحمَةَ، وعَدُوُّنا ومُبغِضُنا يَنتَظِرُ السَّطوَةَ[٢١٢٥].

١٨٦٩ ـ عنه عليه السلام : ألا وإنّا أهلَ البَيتِ أبوابُ الحِكَمِ، وأنوارُ الظُّلَمِ، وضِياءُ الأُمَمِ[٢١٢٦].

١٨٧٠ ـ الإمام الصادق عليه السلام : نَحنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ، وبَيتُ الرَّحمَةِ، ومَفاتيحُ الحِكمَةِ، ومَعدِنُ العِلمِ[٢١٢٧].

١٨٧١ ـ الإمام عليّ عليه السلام : تَاللهِ لَقَد عُلِّمتُ تَبليغَ الرِّسالاتِ، وإتمامَ العِداتِ، وتَمامَ الكَلِماتِ، وعِندَنا ـ أهلَ البَيتِ ـ أبوابُ الحُكمِ، وضِياءُ الأَمرِ[٢١٢٨].

ہے اور انہیں تمام عالمین پر فضیلت دی ہے ﴾

۴/۵

آل محمد علیہم السلام

۱۸۶۵۔ امام علیؑ: اہل بیتؑ کی توصیف میں فرمایا: وہ راز الٰہی کی منزل اور امر دین کا ملجاء و ماویٰ ہیں۔ یہی علم خدا کے مرکز اور حکم خدا کی پناہ گاہ ہیں کتابوں نے یہیں پناہ لی ہے اور دین کے یہی کوہ گراں ہیں۔

۱۸۶۶۔ امام علیؑ نے: اہل بیت علیہم السلام کی توصیف میں فرمایا: وہ ظلمتوں میں چراغ، حکمتوں کے چشمے علم کے دفینے اور حلم و بردباری کی منازل ہیں۔

۱۸۶۷۔ امام حسنؑ: وہ (اہلبیتؑ) ایسی خاص روشنی ہیں جس سے ضیاء ملتی ہے، اور ایسے امام ہیں جن کی اقتدا کی جاتی ہے یہ علم کی زندگی اور جہالت کی موت ہیں ان کا حکم (حلم) ان کے علم کا پتہ دیتا ہے۔ ان کی خاموشی ان کے گفتار و سخن کی اور ان کا ظاہر ان کے باطن کی خبر کرتا ہے یہ نہ دین کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ اس میں کوئی اختلاف کرتے ہیں۔

۱۸۶۸۔ امام علیؑ: ہم نبوت کا شجرہ، رسالت کی منزل، ملائکہ کی جائے رفت و آمد علم کی معدن اور حکمت کے چشمے ہیں ہمارا مددگار اور محبؑ ہمیشہ منتظر رحمت رہتا ہے اور ہمارا دشمن اور کینہ پرور ہمیشہ منتظر لعنت و انتقام رہتا ہے۔

۱۸۶۹۔ امام علیؑ: یاد رکھو کہ، ہم اہلبیت حکمتوں کے ابواب ظلمتوں میں نور اور امتوں کی روشنی ہیں۔

۱۸۷۰۔ امام صادقؑ: ہم نبوت کا شجرہ، رحمت کا گھر، حکمتوں کی کنجی اور علم کا معدن ہیں۔

۱۸۷۱۔ امام علیؑ: خدا کی قسم مجھے پیغام الٰہی کے پہنچانے، وعدۂ الٰہی کے پورا کرنے اور کلمات الٰہیہ کی مکمل وضاحت کرنے کا علم دیا گیا ہے ہم اہلبیتؑ کے پاس حکمتوں کے ابواب اور مسائل کی روشنی موجود ہے

١٨٧٢ ـ عَبدُالله: كُنتُ عِندَ النَّبيِّ ﷺ فَسُئِلَ عَن عَلِيٍّ، فَقالَ: قُسِمَتِ الحِكمَةُ عَشَرَةَ أجزاءٍ فَأُعطِيَ عَلِيٌّ تِسعَةَ أجزاءٍ، والنّاسُ جُزءًا واحِدًا[٢١٢٩].

١٨٧٣ ـ يَزيدُ الكُناسِيُّ: سَأَلتُ أبا جَعفَرٍ عليه السلام ... فَقالَ: ... لَيسَ تَبقَى الأَرضُ يا أبا خالِدٍ يَومًا واحِدًا بِغَيرِ حُجَّةٍ للهِ عَلَى النّاسِ مُنذُ يَومِ خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام وأسكَنَهُ الأَرضَ، فَقُلتُ: جُعِلتُ فِداكَ، أكانَ عَلِيٌّ عليه السلام حُجَّةً مِنَ اللهِ ورَسولِهِ عَلىٰ هٰذِهِ الأُمَّةِ في حَياةِ رَسولِ اللهِ ﷺ؟ فَقالَ: نَعَم، يَومَ أقامَهُ لِلنّاسِ ونَصَبَهُ عَلَمًا ودَعاهُم إلىٰ وَلايَتِهِ وأمَرَهُم بِطاعَتِهِ.

قُلتُ: وكانَت طاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام واجِبَةً عَلَى النّاسِ في حَياةِ رَسولِ اللهِ ﷺ وبَعدَ وَفاتِهِ؟ فَقالَ: نَعَم، ولٰكِنَّهُ صَمَتَ فَلَم يَتَكَلَّم مَعَ رَسولِ اللهِ ﷺ، وكانَتِ الطّاعَةُ لِرَسولِ اللهِ ﷺ عَلىٰ أُمَّتِهِ وعَلىٰ عَلِيٍّ عليه السلام في حَياةِ رَسولِ اللهِ ﷺ، وكانَتِ الطّاعَةُ مِنَ اللهِ ومِن رَسولِهِ عَلَى النّاسِ كُلِّهِم لِعَلِيٍّ عليه السلام بَعدَ وَفاةِ رَسولِ اللهِ ﷺ، وكانَ عَلِيٌّ عليه السلام حَكيمًا عالِمًا[٢١٣٠].

٥ / ٥

لُقمان

١٨٧٤ ـ رسول الله ﷺ: حَقًّا أقولُ: لَم يَكُن لُقمانُ نَبِيًّا ولٰكِن كانَ عَبدًا كَثيرَ التَّفَكُّرِ، حَسَنَ اليَقينِ، أحَبَّ اللهَ فَأَحَبَّهُ ومَنَّ عَلَيهِ بِالحِكمَةِ[٢١٣١].

١٨٧٥ ـ حَمّاد: سَأَلتُ أبا عَبدِاللهِ عليه السلام عَن لُقمانَ وحِكمَتِهِ الَّتي ذَكَرَهَا اللهُ عزّ وجلّ، فَقالَ: أما واللهِ ما أُوتِيَ لُقمانُ الحِكمَةَ بِحَسَبٍ ولا مالٍ ولا أهلٍ ولا بَسطٍ في جِسمٍ ولا جَمالٍ، ولٰكِنَّهُ كانَ رَجُلًا قَوِيًّا في أمرِ اللهِ، مُتَوَرِّعًا فِي اللهِ،

۱۸۷۲۔عبداللہ کا بیان ہے کہ میں رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر تھا کہ کسی نے حضرت علیؑ کے متعلق کچھ پوچھا، تو آنحضرتؐ نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہے جن میں سے نو حصے حضرت علیؑ کو عطا کئے گئے ہیں اور ایک حصہ بقیہ لوگوں کو عطا کیا گیا ہے۔

۱۸۷۳۔ یزید کناسی ، کا بیان ہے میں نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا...امامؑ نے فرمایا...اے ابو خالد جس دن سے اللہ نے آدم کو خلق کیا اور انہیں روئے زمین پر ساکن کیا اس دن سے آج تک زمین ایک دن کے لئے بھی اللہ کی حجت سے خالی نہیں رہی ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں کیا حضرت علیؑ رسول خداؐ کی زندگی ہی میں اس امت کے درمیان اللہ ورسول کی حجت تھے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں اس روز سے جس دن آپ نے حضرت علیؑ کو لوگوں کے لئے امام قائم کیا اور انہیں پرچم (اسلام) قرار دیا اور لوگوں کو علیؑ کی ولایت کے لئے دعوت دی اور انہیں انکی اطاعت کرنے کا حکم دیا۔

میں نے کہا: کیا حضرت علیؑ کی اطاعت حیاتِ رسولؐ اور بعد وفات رسول لوگوں پر واجب تھی؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن وہ خاموش رہے اور رسولِ خداؐ کی موجودگی میں زبان نہیں کھولی کیونکہ حیات رسول میں رسول خداؐ کی اطاعت ان کی امت اور حضرت علیؑ دونوں پر واجب تھی اور وفاتِ رسول کے بعد اللہ اور اسکے رسول کی جانب سے حضرت علیؑ کی اطاعت تمام انسانوں پر واجب ہوئی حضرت علیؑ صاحب حکمت اور صاحب علم تھے۔

۵/۵

لقمان حکیم

۱۸۷۴۔ رسول خداؐ: میں سچ کہہ رہا ہوں کہ حضرت لقمان نبی نہیں تھے لیکن بہت زیادہ غور خوض کرنے والے بندے اور بہترین یقین کے مالک تھے وہ اللہ سے محبت کرتے تھے لہذا اللہ نے بھی ان سے محبت کی اور انہیں حکمت عطا کر کے ان پر احسان کیا۔

۱۸۷۵۔حماد کا بیان ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے حضرت لقمانؑ اور انکی حکمت کے سلسلے میں سوال کیا جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے: امامؑ نے فرمایا: خدا کی قسم حضرت لقمانؑ کو حسب ونسب ، مال واولاد قوت

ساكِتًا سَكينًا، عَميقَ النَّظَرِ، طَويلَ الفِكرِ، حَديدَ النَّظَرِ، مُستَعبِرًا بِالعِبَرِ، لَم يَنَم نَهارًا قَطُّ، ولَم يَرَهُ أحَدٌ مِنَ النّاسِ عَلىٰ بَولٍ ولا غائِطٍ ولَا اغتِسالٍ لِشِدَّةِ تَستُّرِهِ، وعُمقِ نَظَرِهِ، وتَحَفُّظِهِ في أمرِهِ، ولَم يَضحَك مِن شَيءٍ قَطُّ مَخافَةَ الإثمِ، ولَم يَغضَب قَطُّ، ولَم يُمازِح إنسانًا قَطُّ، ولَم يَفرَح بِشَيءٍ إن أتاهُ مِن أمرِ الدُّنيا، ولا حَزِنَ مِنها عَلىٰ شَيءٍ قَطُّ.

وقَد نَكَحَ مِنَ النِّساءِ ووُلِدَ لَهُ مِنَ الأَولادِ الكَثيرَةِ وقَدَّمَ أكثَرَهُم أفراطًا[٢١٣٢]، فَما بَكىٰ عَلىٰ مَوتِ أحَدٍ مِنهُم، ولَم يَمُرَّ بِرَجُلَينِ يَختَصِمانِ أو يَقتَتِلانِ إلّا أصلَحَ بَينَهُما، ولَم يَمضِ عَنهُما حَتّىٰ يُحابّا، ولَم يَسمَع قَولًا قَطُّ مِن أحَدٍ استَحسَنَهُ إلّا سَأَلَ عَن تَفسيرِهِ وعَمَّن أخَذَهُ، وكانَ يُكثِرُ مُجالَسَةَ الفُقَهاءِ والحُكَماءِ، وكانَ يَغشَى القُضاةَ والمُلوكَ والسَّلاطينَ، فَيَرثي لِلقُضاةِ مَا ابتُلوا بِهِ، ويَرحَمُ لِلمُلوكِ والسَّلاطينِ لِعِزَّتِهِم بِاللهِ وطُمَأنينَتِهِم في ذٰلِكَ، ويَعتَبِرُ ويَتَعَلَّمُ ما يَغلِبُ بِهِ نَفسَهُ ويُجاهِدُ بِهِ هَواهُ ويَحتَرِزُ بِهِ مِنَ الشَّيطانِ.

فَكانَ يُداوي قَلبَهُ بِالفِكرِ، ويُداوي نَفسَهُ بِالعِبَرِ، وكانَ لا يَظعَنُ إلّا فيما يَنفَعُهُ، فَبِذٰلِكَ اُوتِيَ الحِكمَةَ ومُنِحَ العِصمَةَ، فَإِنَّ اللهَ تَبارَكَ وتَعالىٰ أمَرَ طَوائِفَ مِنَ المَلائِكَةِ حينَ انتَصَفَ النَّهارُ وهَدَأَتِ العُيونُ بِالقائِلَةِ، فَنادَوا لُقمانَ حَيثُ يَسمَعُ ولا يَراهُم، فَقالوا: يا لُقمانُ، هَل لَكَ أن يَجعَلَكَ اللهُ خَليفَةً فِي الأَرضِ تَحكُمُ بَينَ النّاسِ؟ فَقالَ لُقمانُ: إن أمَرَني اللهُ بِذٰلِكَ فَالسَّمعُ والطّاعَةُ لِأَنَّهُ إن فَعَلَ بي ذٰلِكَ أعانَني عَلَيهِ وعَلَّمَني وعَصَمَني، وإن هُوَ خَيَّرَني قَبِلتُ العافِيَةَ، فَقالَتِ المَلائِكَةُ: يا لُقمانُ، لِمَ قُلتَ ذٰلِكَ؟ قالَ: لِأَنَّ الحُكمَ بَينَ النّاسِ مِن أشَدِّ المَنازِلِ مِنَ الدّينِ وأكثَرِها فِتَنًا وبَلاءً

جسمانی اور حسن و جمال کی وجہ سے حکمت نہیں ملی بلکہ وہ امر خدا کے سلسلہ میں نہایت قوی، خدا کے پرہیز گار، خاموش طبع، پرسکون، گہری نظر کے مالک، دور اندیش، تیز نگاہ عبرتوں سے سبق لینے والے، اور دن میں کبھی نہ سونے والے تھے۔

انکی نہایت پردہ پوشی، عمیق نگری، اور ان کے ہر کام میں احتیاط کے سبب کسی نے انہیں پیشاب، قضائے حاجت اور غسل کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا گناہ کے خوف سے ہرگز کسی چیز پر نہیں ہنستے تھے نہ کبھی غضبناک ہوئے اور نہ کبھی کسی انسان سے مزاح کیا نہ امر دنیا سے کسی چیز کے ملنے پر نہ خوشی کا اظہار کیا اور نہ ہی دنیا کی کسی شی کے فقدان پر محزون ہوئے۔

حضرت لقمانؑ نے شادیاں کیں اور کافی اولاد بھی ہوہوئی لیکن ان میں سے اکثر مر گئیں پھر بھی کسی کی موت پر نہیں روئے کبھی دولڑنے والوں کے قریب سے نہیں گذرے مگر یہ کہ ان کے درمیان مصالحت کرادی اور ان کے درمیان محبت کرائے بغیر نہیں ہٹتے تھے کسی سے پسندیدہ کلام نہیں سنا مگر یہ کہ اس کے معنی دریافت کئے اور اس کے اصلی قائل کا پتہ لگایا۔

اکثر اوقات فقہاء اور حکماء کی بزم میں گذارتے تھے قاضیوں بادشاہوں اور حکمرانوں کے یہاں بھی رفت وآمد رکھتے تھے قاضیوں کی گرفتاریوں پر افسوس اور بادشاہوں اور حکمرانوں کی خدا پر کم اعتمادی اور بے اطمینانی پر احساس ہمدردی کرتے تھے وہ انہیں چیزوں کی عبرت اور انہیں چیزوں کو سیکھنے کی کوشش کرتے تھے جن کے ذریعہ اپنے نفس پر غالب اور خواہشات کا مقابلہ کرسکیں اور شیطانی وسوسوں سے بچ سکیں۔

اپنے دل کا غور وفکر کے ذریعہ اور اپنے نفس کا عبرتوں کے ذریعہ علاج کرتے تھے۔ فقط مفید چیزوں میں وارد ہوتے تھے انہیں تمام اسباب کی بنا پر حکمت وعصمت سے نوازا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے ایک گروہ کو اسوقت حکم دیا جبکہ نصف روز گذر چکا تھا اور آنکھوں پر قیلولہ کی غنودگی طاری تھی کہ لقمانؑ کو آواز دیں اس طرح سے کہ لقمانؑ انہیں دیکھ نہ سکیں صرف آواز سن سکیں فرشتوں نے کہا:

اے لقمان کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں روئے زمین پر اپنا خلیفہ قرار دے تا کہ تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو؟

حضرت لقمانؑ نے کہا اگر خدا مجھے اس بات کا حکم دے گا تو دل وجان سے قبول کرلونگا کیونکہ جب وہ خلیفہ بنائے گا تو میری مدد بھی کرے گا مجھے تعلیم بھی دے گا اور مجھے لغزشوں سے محفوظ بھی رکھے گا اور اگر مجھے اس

ما يُخذَلُ ولا يُعانُ ويَغشاهُ الظُّلَمُ مِن كُلِّ مَكانٍ، وصاحِبُهُ فيهِ بَينَ أمرَينِ، إن أصابَ فيهِ الحَقَّ فَبِالحَرِيِّ أن يَسلَمَ، وإن أخطَأَ أخطَأَ طَريقَ الجَنَّةِ، ومَن يَكُن فِي الدُّنيا ذَليلًا وضَعيفًا كانَ أهوَنَ عَلَيهِ فِي المَعادِ أن يَكونَ فيهِ حَكَمًا سَرِيًّا شَريفًا، ومَنِ اختارَ الدُّنيا عَلَى الآخِرَةِ يَخسَرُهُما كِلتَيهِما، تَزولُ هٰذِهِ ولا تُدرَكُ تِلكَ.

قالَ: فَتَعَجَّبَتِ المَلائِكَةُ مِن حِكمَتِهِ واستَحسَنَ الرَّحمٰنُ مَنطِقَهُ، فَلَمّا أمسىٰ وأخَذَ مَضجَعَهُ مِنَ اللَّيلِ أنزَلَ اللهُ عَلَيهِ الحِكمَةَ فَغَشّاهُ بِها مِن قَرنِهِ إلىٰ قَدَمِهِ وهُوَ نائِمٌ، وغَطّاهُ بِالحِكمَةِ غِطاءً فَاستَيقَظَ وهُوَ أحكَمُ النّاسِ في زَمانِهِ، وخَرَجَ عَلَى النّاسِ يَنطِقُ بِالحِكمَةِ ويُثبِتُها فيها(٢١٣٣).

٥/٦

قُسُّ بنُ ساعِدَةَ

١٨٧٦ـ **الإمام الباقر** عليه السلام: بَينا رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ذاتَ يَومٍ بِفِناءِ الكَعبَةِ يَومَ افتَتَحَ مَكَّةَ إذ أقبَلَ إلَيهِ وَفدٌ فَسَلَّموا عَلَيهِ، فَقالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنِ القَومُ؟ قالوا: وَفدُ بَكرِ بنِ وائِلٍ، قالَ: فَهَل عِندَكُم عِلمٌ مِن خَبَرِ قُسِّ بنِ ساعِدَةَ الأَيادِيِّ؟ قالوا: نَعَم يا رَسولَ اللهِ، قالَ: فَما فَعَلَ؟ قالوا: ماتَ، فَقالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الحَمدُ للهِ رَبِّ المَوتِ ورَبِّ الحَياةِ، كُلُّ نَفسٍ ذائِقَةُ المَوتِ(٢١٣٤)، كَأَنّي أنظُرُ إلىٰ قُسِّ بنِ ساعِدَةَ الأَيادِيِّ وهُوَ بِسوقِ عُكاظٍ عَلىٰ جَمَلٍ لَهُ أحمَرَ وهُوَ يَخطُبُ النّاسَ ويَقولُ:

اِجتَمِعوا أيُّهَا النّاسُ، فَإِذَا اجتَمَعتُم فَأَنصِتوا، فَإِذا أنصَتُّم فَاسمَعوا، فَإِذا سَمِعتُم فَعوا، فَإِذا وَعَيتُم فَاحفَظوا، فَإِذا حَفِظتُم فَاصدُقوا.

سلسلے میں اختیار دیدے گا تو عفو و معذرت کو انتخاب کرونگا۔ ملائکہ نے کہا: اے لقمانؑ ! کیوں کہہ رہے ہو؟ حضرت لقمانؑ نے کہا: اس لئے کہ لوگوں کے درمیان حکم چلانا دین کے دشوار گذار مراحل، نہایت پرخطر و پر پیچ منازل میں سے ہے جہاں پر صرف رسوائی ہے اور کوئی مددگار نہیں اور ہر طرف سے تاریکیاں گھیر لیتی ہیں۔ اس وقت حکم چلانے والا دوراہے پر ہوتا ہے اگر فیصلہ حق بجانب ہے تو سلامتی کا حقدار ہے اور اگر خطا ہوئی تو راہ جنت سے دور ہو جائیگا۔ اور جو شخص دنیا میں ذلیل وکمزور ہے وہ قیامت میں دنیا کے دن حکمرانی کرنے والے امراء ورؤساء سے زیادہ آرام میں ہوگا۔

راوی کہتا ہے کہ ملائکہ کو حضرت لقمانؑ کی باتوں سے بڑا تعجب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انکی باتوں کو بہت پسند کیا پھر جب شام ہوئی اور حضرت لقمانؑ اپنے بستر پر تشریف لے گئے تو خدا نے ان پر حکمت نازل کی اور انہیں سر سے پاؤں تک حکمت سے سرشار کر دیا اور وہ سوتے ہی رہے اللہ نے انہیں حکمت کی ایسی چادر اوڑھادی کہ جب بیدار ہوئے تو وہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے صاحب حکمت ہو چکے تھے پھر لوگوں کی طرف گئے ان سے حکمت کی باتیں کیں اور ان کے درمیان اسے ثابت و نافذ کیا۔

۶/۵

قس بن ساعدہ

۱۸۷۶۔ امام باقرؑ : ایک روز جناب رسول خداؐ فتح مکہ کے زمانہ میں خانہ کعبہ کے صحن میں کھڑے تھے کہ ایک وفد حاضر خدمت ہوا اور آداب وسلام بجالایا آنحضرتؐ نے فرمایا: تم لوگ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا۔ ہم قبیلہ بکر بن وائل کے نمائندہ ہیں۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تمہیں قس بن ساعدہ ایادی کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہاں نے پوچھا اس نے کیا کیا؟ کہا وہ مر گئے، رسول خداؐ نے فرمایا: ساری تعریفیں اس خدا کیلئے جو موت وحیات کا پروردگار ہے۔ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، گویا میں قس بن ساعدہ ایادی کو دیکھ رہا ہوں کہ بازار عکاظ میں ایک سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں سے کہتے پھر رہے ہیں: اے لوگو جب اکٹھا ہو تو خاموش رہو اور جب خاموش ہو جاؤ تو سنو اور جب سنو تو سمجھ لو اور جب سمجھ

ألا إنَّهُ مَن عاشَ ماتَ، ومَن ماتَ فاتَ، ومَن فاتَ فَلَيسَ بِآتٍ، إنَّ فِي السَّماءِ خَبَرًا، وفِي الأَرضِ عِبَرًا، سَقفٌ مَرفوعٌ، ومِهادٌ مَوضوعٌ، ونُجومٌ تَمورُ(٢١٣٥)، ولَيلٌ يَدورُ، وبِحارٌ ماءٍ (لا) تَغورُ.

يَحلِفُ قُسٌّ ما هٰذا بِلَعِبٍ، وإنَّ مِن وَراءِ هٰذا لَعَجَبًا، ما لي أرَى النّاسَ يَذهَبونَ فَلا يَرجِعونَ! أرَضوا بِالمُقامِ فَأَقاموا؟! أم تُرِكوا فَناموا؟! يَحلِفُ قُسٌّ يَمينًا غَيرَ كاذِبَةٍ، إنَّ لِلّهِ دينًا هُوَ خَيرٌ مِنَ الدّينِ الَّذي أنتُم عَلَيهِ.

ثُمَّ قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ قُسًّا يُحشَرُ يَومَ القِيامَةِ اُمَّةً وَحدَهُ، قالَ: هَل فيكُم أحَدٌ يُحسِنُ مِن شِعرِهِ شَيئًا؟ فَقالَ بَعضُهُم: سَمِعتُهُ يَقولُ:

فِي الأَوَّلينَ الذّاهِبينَ ... مِنَ القُرونِ لَنا بَصائِرُ
لَمّا رَأَيتُ مَوارِدَ ... لِلمَوتِ لَيسَ لَها مَصادِرُ
ورَأَيتُ قَومي نَحوَها ... تَمضِي الأَكابِرُ والأَصاغِرُ
لا يَرجِعُ الماضي إلَيَّ ... ولا مِنَ الباقينَ غابِرُ(٢١٣٦)
أيقَنتُ أنّي لا مَحالَةَ ... حَيثُ صارَ القَومُ صائِرُ

وبَلَغَ مِن حِكمَةِ قُسِّ بنِ ساعِدَةَ ومَعرِفَتِهِ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يَسأَلُ مَن يَقدَمُ عَلَيهِ مِن أيادٍ مِن حِكَمِهِ ويُصغي إلَيهِ سَمعَهُ(٢١٣٧).

٧/٥

مثرمُ بنُ رغيبٍ

١٨٧٧ ـ رسول الله ﷺ ـ في صِفَةِ المثرمِ بنِ رغيبِ بنِ الشَّيقبان ـ: كانَ مِن أحَدِ العُبّادِ، قَد عَبَدَ اللهَ تَعالىٰ مِائَتَينِ وسَبعينَ سَنَةً، لَم يَسأَلهُ حاجَةً إلّا أجابَهُ، إنَّ اللهَ ﷻ

لوتو حفظ کرلو اور جب حفظ کرلو تو اسے بیچ کر دکھاؤ یاد رکھو کہ جو زندہ ہے اسے مرنا ہے اور جسے موت آتی ہے اس سے بہت سی چیزیں چھوٹ جاتی ہیں اور جو چیزیں چھوٹ جاتی ہیں وہ دوبارہ پلٹ کر نہیں آتی ہیں بیشک آسمان پر پیغام ہے اور زمین پر عبرتیں ہیں۔

آسمان ایک بلند شامیانہ ہے اور زمین ایک آمادہ گھوارہ، ستارے متحرک ہیں راتیں چکر لگاتی رہتی ہیں اور سمندر کا پانی تمام نہیں ہوتا۔

قس بن ساعدہ قسم کھا کر کہتا ہے کہ یہ چیزیں کوئی تماشہ نہیں ہیں اس کے پیچھے عجیب وغریب امر کارفرما ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ جو لوگ چلے جاتے ہی وہ واپس نہیں آتے کیا انہوں نے اس جگہ کو پسند کرلیا کہ وہاں پر قیام پذیر ہو گے ؟!!!یا چھوڑ دئے گئے ہیں لہذا سو گئے؟

قس واقعی قسم کھا کر کہتا ہے بیشک اللہ کے نزدیک تمہارے دین سے بہتر دین ہے اس کے بعد رسول خداؐ نے فرمایا: اللہ قس کے اوپر رحمت نازل کرے وہ قیامت کے دن پوری ایک امت کی شکل میں محشور ہوں گے آیا تم میں کوئی ہے جو ان کے شعر کو اچھی طرح پڑھ کر سنائے؟ کسی نے کہا: میں نے انہیں اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے اس دنیا سے جانے والوں میں ہمارے لئے عبرتیں ہیں اور میں نے موت کے ایسے موارد ملاحظہ کئے ہیں جن کی بعض علتیں آشکار نہیں ہیں اور اپنی قوم کے چھوٹے بڑوں کو اسی طرح جاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جو چلا جاتا ہے وہ پلٹ کر نہیں آتا اور جو بھی رہ گیا ہے وہ باقی نہیں بچے گا یہ سب دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ لوگ جہاں گئے ہیں ایک دن مجھے بھی وہیں جانا ہے''

قس بن ساعدہ ایادی کی حکمت ومعرفت کا کیا کہنا کہ پیغمبر خداؐ کی خدمت میں جب کوئی قبیلہ ایاد سے وارد ہوتا تو قس کی حکمتوں کے بارے میں پوچھتے اور اس سے سنتے تھے۔

۵/۷ مثرم بن رغیب

۱۸۷۷۔ رسول خداؐ نے: مثرم ابن رغیب ابن شیقبان کی توصیف میں فرمایا: وہ عبادت گذاروں میں سے تھے انہوں نے اللہ کی دوسو ستر سال تک عبادت کی اور جب بھی کوئی حاجت ہوتی تو اللہ سے سوال کرتے تو فوراً پوری ہو جاتی

أسكَنَ في قَلبِهِ الحِكمَةَ، وألهَمَهُ بِحُسنِ طاعَتِهِ لِرَبِّهِ(٢١٣٨).

٥ / ٨

سَلمان

١٨٧٨ ـ **الإمام عليّ** عليه السلام ـ لَمّا قالَ لَهُ ابنُ الكَوّا: يا أميرَ المُؤمِنينَ، فَأَخبِرني عَن سَلمانَ الفارِسِيِّ ـ: بَخٍ بَخٍ سَلمانُ مِنّا أهلَ البَيتِ، ومَن لَكُم بِمِثلِ لُقمانَ الحَكيمِ عَلِمَ عِلمَ الأَوَّلِ والآخِرِ(٢١٣٩).

١٨٧٩ ـ **الإمام الصادق** عليه السلام: إنَّما صارَ سَلمانُ مِنَ العُلَماءِ، لِأَنَّهُ امرُؤٌ مِنّا أهلَ البَيتِ، فَلِذٰلِكَ نَسَبتُهُ إلَى العُلَماءِ(٢١٤٠).

١٨٨٠ ـ **الفُضَيلُ بنُ يَسارٍ عَنِ الإمامِ الباقِرِ** عليه السلام: قالَ لي: تَروي ما يَروِي النّاسُ أنَّ عَلِيًّا عليه السلام قالَ في سَلمانَ: أدرَكَ عِلمَ الأَوَّلِ وعِلمَ الآخِرِ؟ قُلتُ: نَعَم، قالَ: فَهَل تَدري ما عَنىٰ؟ قُلتُ: يَعني عِلمَ بَني إسرائيلَ وعِلمَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله، فَقالَ: لَيسَ هٰكَذا يَعني، ولٰكِن عِلمَ النَّبِيِّ وعِلمَ عَلِيٍّ وأمرَ النَّبِيِّ وأمرَ عَلِيٍّ عليهما السلام(٢١٤١).

١٨٨١ ـ **الإمام الصادق** عليه السلام: أدرَكَ سَلمانُ العِلمَ الأَوَّلَ والعِلمَ الآخِرَ، وهُوَ بَحرٌ لا يُنزَحُ، وهُوَ مِنّا أهلَ البَيتِ(٢١٤٢).

٥ / ٩

روبيل

١٨٨٢ ـ **رسول الله** صلى الله عليه وآله عَن جِبريلَ عليه السلام: لَم يَتَّبِعهُ [يونُسَ بنَ مَتّىٰ عليه السلام] مِن قَومِهِ إلّا

تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں حکمت نافذ کی اور اپنے پروردگار کی بہترین اطاعت الہام فرمائی۔

۸/۵

حضرت سلمانؑ

۱۸۷۸۔ امام علیؑ: ابن کوا نے آپؑ سے کہا: اے امیر المومنینؑ! آپ مجھ سے سلمان فارسی کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا: مبارک ہو مبارک ہو سلمان ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں۔ اور تمہارے درمیان لقمان حکیم جیسا کون ہے جس کو اولین و آخرین کا علم ہو۔

۱۸۷۹۔ امام صادقؑ: سلمان فارسی علماء میں شمار ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے شخص تھے جو ہم اہلبیتؑ میں سے تھے اسی وجہ سے انہیں علماء میں سے قرار دیا گیا ہے۔

۱۸۸۰۔ فضیل بن یسار حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم بھی لوگوں کی طرح یہ روایت کرتے ہو کہ حضرت علیؑ نے سلمان فارسی کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ اول و آخر کا علم رکھتے تھے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ امام علیؑ کی اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا یہی کہ سلمان فارسی بنی اسرائیل اور رسول خداؐ کے علم کے جاننے والے تھے امامؑ نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ حضرت سلمانؑ پیغمبر خدا علی مرتضیٰؑ کے علوم اور ان دونوں کے امر سے باخبر تھے۔

۱۸۸۱۔ امام صادقؑ: حضرت سلمان نے علم اول و آخر کو درک کر لیا تھا۔ آپ علم کا بے پناہ سمندر تھا اور وہ ہم اہل بیتؑ میں سے تھے۔

۹/۵

حضرت روبیل

۱۸۸۲۔ رسول خداؐ جبرائیل امینؑ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت یونسؑ بن متی کی قوم میں سے صرف

رَجُلانِ، اسمُ أَحَدِهِما روبيلُ واسمُ الآخَرِ تَنوخا، وكانَ روبيلُ مِن أهلِ بَيتِ العِلمِ والنُّبُوَّةِ والحِكمَةِ، وكانَ قَديمَ الصُّحبَةِ لِيونُسَ بنِ مَتّىٰ مِن قَبلِ أن يَبعَثَهُ اللهُ بِالنُّبُوَّةِ، وكانَ تَنوخا رَجُلًا مُستَضعَفًا عابِدًا زاهِدًا مُنهَمِكًا فِي العِبادَةِ ولَيسَ لَهُ عِلمٌ ولا حُكمٌ، وكانَ روبيلُ صاحِبَ غَنَمٍ يَرعاها ويَتَقَوَّتُ مِنها، وكانَ تَنوخا رَجُلًا حَطّابًا يَتَحَطَّبُ عَلىٰ رَأسِهِ ويَأكُلُ مِن كَسبِهِ، وكانَ لِروبيلَ مَنزِلَةٌ مِن يونُسَ غَيرُ مَنزِلَةِ تَنوخا لِعِلمِ روبيلَ وحِكمَتِهِ وقَديمِ صُحبَتِهِ(٢١٤٣).

دو آدمی آپ کے پیروکار تھے ایک کا نام روبیل اور دوسرے کا نام تنوخا تھا۔ روبیل خاندان علم وحکمت ونبوت میں سے تھے اور وہ حضرت یونسؑ کی بعثت سے بہت پہلے آپ کی صحبت میں رہتے تھے جبکہ حضرت تنوخا ضعیف و ناتواں عابد وزاہد اور ہمیشہ عبادت میں مشغول رہنے والے انسان تھے اور وہ صاحب علم وحکمت بھی نہ تھے حضرت روبیل بھیڑوں کے مالک تھے اور انہیں چراتے تھے اور اس سے اپنا خرچ پورا کرتے تھے اور حضرت تنوخا لکڑیوں کا کاروبار کرتے تھے اور اسے اپنے سر پر لاد کر بیچتے اور اس کے ذریعہ اپنا کسب معاش کرتے تھے حضرت روبیل کو علم وحکمت اور طولانی ہمنشینی کی بنیاد پر حضرت یونسؑ کے نزدیک جو منزلت حاصل تھی وہ حضرت تنوخا کو حاصل نہیں تھی۔

الفصل السّادس

عُلَماءُ السَّوءِ

٦ / ١

تَحذيرُ العالِمِ بِلا عَمَلٍ

١٨٨٣ ـ رسول الله ﷺ: وَيلٌ لِمَن لا يَعلَمُ، ووَيلٌ لِمَن يَعلَمُ ثُمَّ لا يَعمَلُ[٢١٤٤].

١٨٨٤ ـ عنه ﷺ: وَيلٌ لِمَن عَلِمَ ولَم يَنفَعهُ عِلمُهُ ـ سَبعَ مَرّاتٍ ـ، ووَيلٌ لِمَن لَم يَعلَم ولَو شاءَ لَعَلِمَهُ ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ[٢١٤٥].

١٨٨٥ ـ عنه ﷺ: كُلُّ عِلمٍ وَبالٌ عَلىٰ صاحِبِهِ يَومَ القِيامَةِ إلّا مَن عَمِلَ بِهِ[٢١٤٦].

١٨٨٦ ـ عنه ﷺ: يَابنَ مَسعودٍ، مَن تَعَلَّمَ العِلمَ ولَم يَعمَل بِما فيهِ حَشَرَهُ اللهُ يَومَ القِيامَةِ أعمىٰ[٢١٤٧].

١٨٨٧ ـ عنه ﷺ: العالِمُ والعِلمُ والعَمَلُ فِي الجَنَّةِ، فَإِذا لَم يَعمَلِ العالِمُ بِما يَعلَمُ كانَ العِلمُ والعَمَلُ فِي الجَنَّةِ وكانَ العالِمُ فِي النّارِ[٢١٤٨].

چھٹی فصل

علمائے سوء

۶/۱

خبردار! بے عمل عالم نہ بننا

۱۸۸۳۔ رسول خداؐ: وائے ہو اس پر جو علم نہیں رکھتا اور وائے ہو اس پر جو علم رکھنے کے باوجود عمل نہیں کرتا۔

۱۸۸۴۔ رسول خداؐ: وائے ہو اس پر جس کے پاس علم تو ہے مگر اسے علم کوئی نفع نہیں پہنچاتا (یہی جملہ آپؐ نے سات مرتبہ فرمایا) اور وائے ہو اس پر جو تحصیل علم کی قدرت رکھتا ہے مگر علم حاصل نہیں کرتا (یہ جملہ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا)

۱۸۸۵۔ رسول خداؐ: ہر علم صاحب علم کیلئے قیامت کے دن وبال ہوگا سوائے اس علم کے جس پر عمل کیا گیا ہے۔

۱۸۸۶۔ رسول خداؐ: اے ابن مسعود! جو علم حاصل کرے لیکن اس کے مطابق عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اندھا محشور کرے گا۔

۱۸۸۷۔ رسول خداؐ: عالم، علم اور عمل جنت میں داخل ہوں گے لیکن اگر عالم اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے تو علم اور عمل تو جنت میں ہوں گے لیکن عالم جہنم میں ہوگا۔

۱۸۸۸ ـ عنه ﷺ: مَن لَم يَنفَعهُ عِلمُهُ ضَرَّهُ جَهلُهُ[۲۱۴۹].

۱۸۸۹ ـ الإمام عليّ ؑ: جاءَ رَجُلٌ إلىٰ رَسولِ اللهِ ﷺ قالَ: ما يَنفي عَنّي حُجَّةَ الجَهلِ؟ قالَ: العِلمُ، قالَ: فَما يَنفي عَنّي حُجَّةَ العِلمِ؟ قالَ: العَمَلُ[۲۱۵۰].

۱۸۹۰ ـ عنه ؑ: العِلمُ كُلُّهُ حُجَّةٌ إلّا ما عُمِلَ بِهِ[۲۱۵۱].

۱۸۹۱ ـ عنه ؑ: عِلمٌ بِلا عَمَلٍ حُجَّةٌ للهِ عَلَى العَبدِ[۲۱۵۲].

۱۸۹۲ ـ عنه ؑ: مَن لَم يَعمَل بِالعِلمِ كانَ حُجَّةً عَلَيهِ ووَبالاً[۲۱۵۳].

۱۸۹۳ ـ عنه ؑ: يا عالِمُ، قَد قامَ عَلَيكَ حُجَّةُ العِلمِ فَاستَيقِظ مِن رَقدَتِكَ[۲۱۵۴].

۱۸۹۴ ـ عنه ؑ: أشَدُّ النّاسِ نَدَمًا عِندَ المَوتِ العُلَماءُ غَيرُ العامِلينَ[۲۱۵۵].

۱۸۹۵ ـ عنه ؑ: مَن لَم يَهدِهِ العِلمُ أضَلَّهُ الجَهلُ[۲۱۵۶].

۱۸۹۶ ـ عنه ؑ: مَن خالَفَ عِلمَهُ عَظُمَت جَريمَتُهُ وإثمُهُ[۲۱۵۷].

۱۸۹۷ ـ عنه ؑ: عِلمٌ لا يُصلِحُكَ ضَلالٌ، ومالٌ لا يَنفَعُكَ وَبالٌ[۲۱۵۸].

۱۸۹۸ ـ عنه ؑ: العِلمُ بِلا عَمَلٍ وَبالٌ، العَمَلُ بِلا عِلمٍ ضَلالٌ[۲۱۵۹].

۱۸۹۹ ـ عنه ؑ: عِلمٌ لا يَنفَعُ كَدَواءٍ لا يَنجَعُ[۲۱۶۰].

۱۹۰۰ ـ عنه ؑ ـ في كِتابِهِ إلَى الحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ ؑ ـ: إنَّ خَيرَ القَولِ ما نَفَعَ، واعلَم أنَّهُ لا خَيرَ في عِلمٍ لا يَنفَعُ ولا يُنتَفَعُ بِعِلمٍ لا يَحِقُّ تَعَلُّمُهُ[۲۱۶۱].

۱۹۰۱ ـ عنه ؑ: لا خَيرَ في قَلبٍ لا يَخشَعُ وعَينٍ لا تَدمَعُ وعِلمٍ لا يَنفَعُ[۲۱۶۲].

۱۹۰۲ ـ عنه ؑ ـ وهُوَ يَصِفُ زَمانَهُ ـ: أيُّهَا النّاسُ، إنّا قَد أصبَحنا في دَهرٍ عَنودٍ وزَمَنٍ كَنودٍ، يُعَدُّ فيهِ المُحسِنُ مُسيئًا، ويَزدادُ الظّالِمُ فيهِ عُتُوًّا، لا نَنتَفِعُ بِما عَلِمنا،

۱۸۸۸۔رسول خداؐ: جس کا علم اسکے لئے نفع بخش نہ ہوتو اسکی نادانی اسکے لئے ضرر رساں ہے

۱۸۸۹۔امام علیؑ: ایک شخص رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: کون سی چیز نادانی کی حجت کو مجھ سے دور کرسکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا علم، اس نے کہا: پھر کون سی چیز مجھ سے علم کی حجت کو ختم کرسکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا عمل۔

۱۸۹۰۔امام علیؑ: علم سراسر حجت ہے سوائے اس علم کے جس پر عمل کیا گیا ہو۔

۱۸۹۱۔امام علیؑ: عمل کے بغیر علم بندے پر اللہ کی حجت ہے۔

۱۸۹۲۔امام علیؑ: جو علم کے مطابق عمل نہیں کرتا علم اس کے اوپر حجت اور وبال ہے۔

۱۸۹۳۔امام علیؑ: اے عالم! تیرے اوپر علم کی حجت تمام ہوچکی ہے خواب غفلت سے بیدار ہوجا۔

۱۸۹۴۔امام علیؑ: موت کے وقت سب سے زیادہ حسرت وندامت اٹھانے والے بے عمل علماء ہیں۔

۱۸۹۵۔امام علیؑ: جس کو علم ہدایت نہیں دیتا اسے نادانی گمراہ کردیتی ہے۔

۱۸۹۶۔امام علیؑ: جو اپنے علم کی مخالفت کرتا ہے اس کا جرم وگناہ بہت بڑا ہے۔

۱۸۹۷۔امام علیؑ: جو علم تمہاری اصلاح نہ کرے وہ گمراہی ہے اور جو مال تمہارے لئے مفید نہ ہو وبال ہے۔

۱۸۹۸۔امام علیؑ: عمل کے بغیر علم وبال ہے اور علم کے بغیر عمل گمراہی ہے۔

۱۸۹۹۔امام علیؑ: نفع نہ دینے والا علم اثر نہ کرنے والی دوا کی مانند ہے۔

۱۹۰۰۔امام علیؑ: نے امام حسنؑ کے نام خط میں تحریر فرمایا: بہترین بات وہ ہے جو نفع بخش ہو۔ یاد رکھو کہ جو علم مفید نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور جس علم سے نفع نہ اٹھایا جاسکے اس کا سیکھنا مناسب نہیں ہے۔

۱۹۰۱۔امام علیؑ: خضوع وخشوع نہ کرنے والا دل، آنسو نہ بہانے والی آنکھ اور مفید ثابت نہ ہونے والے علم میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

۱۹۰۲۔امام علیؑ نے: (اپنے زمانے کی توصیف میں) فرمایا: اے لوگو! ہم ایک ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جو سرکش اور ناشکرا ہے یہاں نیکوکار خطاکار سمجھا جاتا ہے اور ظالم اپنی سرکشی میں بڑھتا ہی رہا جا ہے جن چیزوں کو ہم جانتے ہیں ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور جن چیزوں کو نہیں جانتے انہیں دریافت

ولا نَسأَلُ عَمّا جَهِلنا(٢١٦٣).

١٩٠٣ ـ عنه ﷺ: كَفىٰ بِالعالِمِ جَهلًا أن يُنافِيَ عِلمَهُ عَمَلُهُ(٢١٦٤).

١٩٠٤ ـ عنه ﷺ: مَن لَم يَتَعاهَد عِلمَهُ فِي الخَلاءِ فَضَحَهُ فِي المَلَأِ(٢١٦٥).

١٩٠٥ ـ عنه ﷺ: مَن أضاعَ عِلمَهُ التَطَمَ(٢١٦٦).

١٩٠٦ ـ عنه ﷺ: قَطَعَ العِلمُ عُذرَ المُتَعَلِّلينَ(٢١٦٧).

١٩٠٧ ـ الإمام الحسن ﷺ: قَطَعَ العِلمُ عُذرَ المُتَعَلِّمينَ(٢١٦٨).

١٩٠٨ ـ الإمام الصادق ﷺ: إنَّ (مِن) أشَدِّ النّاسِ عَذابًا يَومَ القِيامَةِ مَن وَصَفَ عَدلًا وعَمِلَ بِغَيرِهِ(٢١٦٩).

١٩٠٩ ـ عيسى ﷺ: أشقَى النّاسِ مَن هُوَ مَعروفٌ عِندَ النّاسِ بِعِلمِهِ مَجهولٌ بِعَمَلِهِ(٢١٧٠).

١٩١٠ ـ عنه ﷺ: لَيسَ بِنافِعِكَ أن تَعلَمَ ما لَم تَعمَل. إنَّ كَثرَةَ العِلمِ لا يَزيدُكَ إلّا جَهلًا ما لَم تَعمَل بِهِ(٢١٧١).

١٩١١ ـ عنه ﷺ: إنَّهُ لَيسَ بِنافِعِكَ أن تَعلَمَ ما لَم تَعلَم ولَمّا تَعمَل بِما قَد عَلِمتَ، إنَّ كَثرَةَ العِلمِ لا تَزيدُ إلّا كِبرًا إذا لَم تَعمَل بِهِ(٢١٧٢).

١٩١٢ ـ عنه ﷺ: إلىٰ مَتىٰ تَصِفونَ الطَّريقَ لِلمُدلِجينَ، وأنتُم مُقيمونَ مَعَ المُتَحَيِّرينَ؟! إنَّما يَنبَغي مِنَ العِلمِ القَليلُ، ومِنَ العَمَلِ الكَثيرُ(٢١٧٣).

١٩١٣ ـ المعصوم ﷺ: فيما وَعَظَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ بِهِ عيسىٰ ﷺ: كَم اُطيلُ النَّظَرَ واُحسِنُ الطَّلَبَ والقَومُ في غَفلَةٍ لا يَرجِعونَ، تَخرُجُ الكَلِمَةُ مِن أفواهِهِم لا تَعيها قُلوبُهُم، يَتَعَرَّضونَ لِمَقتي ويَتَحَبَّبونَ بِقُربي إلَى المُؤمِنينَ!(٢١٧٤)

نہیں کرتے۔

۱۹۰۳۔امام علیؑ: عالم کی جہالت کیلئے یہی کافی ہے کہ اس کا عمل اس کے علم کے خلاف ہو۔

۱۹۰۴۔امام علیؑ: جو شخص خلوت میں اپنے علم کو استعمال نہیں کرتا علم اسے بھرے مجمع میں ذلیل کر دیتا ہے

۱۹۰۵۔امام علیؑ: جو شخص اپنے علم کو ضائع کرتا ہے طمانچہ کھاتا ہے۔

۱۹۰۶۔امام علیؑ: علم بہانہ بازوں کے عذر کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۹۰۷۔امام حسنؑ: علم نے تعلیم حاصل کرنے والوں کے عذر کو ختم کر دیا ہے۔

۱۹۰۸۔امام صادقؑ: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جس نے دنیا میں عدل و انصاف کی مدح وثناء کی مگر اس کے برخلاف عمل کیا ہے۔

۱۹۰۹۔حضرت عیسیٰؑ شقی ترین انسان وہ ہے جو اپنے علم کے ذریعہ لوگوں میں مشہور ہے مگر عمل کے اعتبار سے گمنام ہے۔

۱۹۱۰۔حضرت عیسیٰؑ جس چیز کو تم جانتے ہو جب تک اس پر عمل نہ کرو گے وہ تمہارے لئے مفید نہ ہوگا بیشک کثرتِ علم اگر عمل کے ہمراہ نہ ہو تو سوائے نادانی کے اور کسی چیز کا اضافہ نہیں کرتا۔

۱۹۱۱۔حضرت عیسیٰؑ جس چیز کو تم نہیں جانتے اس کا سیکھنا تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ جتنا جان چکے ہو اس پر عمل نہ کرو۔ بیشک علم کی فراوانی اگر عمل کے ہمراہ نہ ہو تو سوائے غرور کے کسی اور چیز کی زیادتی کا باعث نہیں ہوتی۔

۱۹۱۲۔حضرت عیسیٰؑ: کب تک شب کے مسافروں کو راہنمائی کرو گے جبکہ تم خود حیرانی وسرگردانی میں پڑے ہوئے ہو۔ علم کی صرف تھوڑی مقدار کافی ہے جب کہ عمل زیادہ ہو۔

۱۹۱۳۔امام معصومؑ: حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے جو نصیحتیں کی تھیں ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ کہاں تک نگاہ کروں اور کہاں تک جستجو کروں جبکہ قوم غافل ہے۔ اور غفلت سے بیدار نہیں ہو رہی ہے ان کے منہ سے باتیں تو نکلیں ہیں مگر ان کے دل انہیں قبول نہیں کرتے وہ لوگ میری ناپسند چیزوں سے وابستہ ہیں اور صرف مومنین کی محبت حاصل کرنے کیلئے میری قربت کا دم بھرتے ہیں۔

٦ / ٢

كَثرَةُ العُلَماءِ بِلا عَمَلٍ

١٩١٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ كَثيرٌ والعَمَلُ قَليلٌ(٢١٧٥).

١٩١٥ ـ عنه ﷺ: ما أكثَرَ مَن يَعلَمُ العِلمَ ولا يَتَّبِعُهُ! (٢١٧٦)

١٩١٦ ـ عنه ﷺ: إنَّ رُواةَ العِلمِ كَثيرٌ ورُعاتَهُ قَليلٌ(٢١٧٧).

١٩١٧ ـ عنه ﷺ: رُبَّ عالِمٍ غَيرِ مُنتَفِعٍ(٢١٧٨).

٦ / ٣

مَثَلُ العالِمِ بِلا عَمَلٍ

١٩١٨ ـ رسول الله ﷺ: العالِمُ بِغَيرِ عَمَلٍ كَالمِصباحِ يُحرِقُ نَفسَهُ ويُضيءُ لِلنّاسِ(٢١٧٩).

١٩١٩ ـ عنه ﷺ: مَثَلُ العالِمِ الَّذي يُعَلِّمُ النّاسَ الخَيرَ ويَنسىٰ نَفسَهُ كَمَثَلِ السِّراجِ يُضيءُ لِلنّاسِ ويُحرِقُ نَفسَهُ(٢١٨٠).

١٩٢٠ ـ عنه ﷺ: العِلمُ الَّذي لا يُعمَلُ بِهِ كَالكَنزِ الَّذي لا يُنفَقُ مِنهُ، أتعَبَ صاحِبُهُ نَفسَهُ في جَمعِهِ ولَم يَصِل إلىٰ نَفعِهِ(٢١٨١).

١٩٢١ ـ عنه ﷺ: إنَّ مَثَلَ عِلمٍ لا يَنفَعُ كَمَثَلِ كَنزٍ لا يُنفَقُ في سَبيلِ اللهِ(٢١٨٢).

١٩٢٢ ـ عنه ﷺ: مَثَلُ الَّذي يَجلِسُ يَسمَعُ الحِكمَةَ ثُمَّ لا يُحَدِّثُ عَن صاحِبِهِ إلّا بِشَرِّ ما يَسمَعُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أتىٰ راعِيًا فَقالَ: يا راعي، أجزِرني شاةً مِن غَنَمِك،

۲/۶
بے عمل علماء کی کثرت

۱۹۱۴۔امام علیؑ: علم بہت ہے عمل کم ہے۔

۱۹۱۵۔امام علیؑ: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو علم رکھتے ہیں مگر اس کی پیروی نہیں کرتے۔

۱۹۱۶۔امام علیؑ: علم کے راوی بہت ہیں اور اس کا خیال رکھنے والے بہت کم ہیں۔

۱۹۱۷۔امام علیؑ: بہت سے عالم (خود اپنے) علم سے نفع نہیں حاصل کرتے۔

۳/۶
بے عمل علماء کی مثال

۱۹۱۸۔رسول خداؐ: بے عمل عالم اس چراغ کے مانند ہے جو خود جل کر دوسروں کو روشنی دیتا ہے۔

۱۹۱۹۔رسول خداؐ: دوسروں کو نیکی کی تعلیم دینے والا اور خود کو فراموش کرنے والا عالم اس چراغ کے مانند ہے جو خود جل کر دوسروں کو روشنی دیتا ہے۔

۱۹۲۰۔رسول خداؐ: عمل نہ کیا جانے والا علم خرچ نہ کئے جانے والے خزانے کے مانند ہے کہ جس کا مالک اسکو ذخیرہ کرنے میں زحمت اٹھاتا ہے مگر فائدہ نہیں اٹھاتا ہے۔

۱۹۲۱۔رسول خداؐ: بے سود علم راہ خدا میں صرف نہ کیا کئے جانے والے خزانے کے مانند ہے۔

۱۹۲۲۔رسول خداؐ: وہ شخص جو (علمی بزم میں) حکمت کی باتیں سننے کیلئے بیٹھتا ہے پھر اپنے ساتھی سے سنی ہوئی باتوں میں سے صرف بدترین باتوں کو نقل کرتا ہے تو اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جو چرواہے سے کہتا ہے اے چرواہے میرے لئے اپنی گوسفندوں میں سے ایک بکری ذبح کردے اور چرواہے نے کہا ہو کہ: جاؤ ان میں سے بہترین بکری کا کان پکڑ کر لے آؤ اور وہ وہاں جا کر گلہ کی نگہبانی کرنے والے کتے کا کان پکڑ

قالَ: اِذهَب فَخُذ بِأُذُنِ خَيرِها، فَذَهَبَ فَأَخَذَ بِأُذُنِ كَلبِ الغَنَمِ(٢١٨٣).

١٩٢٣ ـ الإمام عليّ عليه السلام: إنَّ العالِمَ العامِلَ بِغَيرِهِ كَالجاهِلِ الحائِرِ الَّذي لا يَستَفيقُ عَن جَهلِهِ(٢١٨٤).

١٩٢٤ ـ عنه عليه السلام: العالِمُ بِلا عَمَلٍ كَالرّامي بِلا وَتَرٍ(٢١٨٥).

١٩٢٥ ـ عيسى عليه السلام: مَثَلُ عُلَماءِ السَّوءِ مَثَلُ صَخرَةٍ وَقَعَت عَلىٰ فَمِ النَّهرِ، لا هِيَ تَشرَبُ الماءَ ولا هِيَ تَترُكُ الماءَ يَخلُصُ إلَى الزَّرعِ(٢١٨٦).

١٩٢٦ ـ لقمان الحكيم عليه السلام ـ في وَصِيَّتِهِ لابنِهِ ـ: مَثَلُ الحِكمَةِ بِغَيرِ طاعَةٍ مَثَلُ الجَسَدِ بِلا نَفسٍ، أو مَثَلُ الصَّعيدِ بِلا ماءٍ، ولا صَلاحَ لِلجَسَدِ بِلا نَفسٍ ولا لِلصَّعيدِ بِغَيرِ ماءٍ، ولا لِلحِكمَةِ بِغَيرِ طاعَةٍ(٢١٨٧).

٤ / ٦

العالِمُ بِلا عَمَلٍ جاهِلٌ

١٩٢٧ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: إنَّ مِنَ العِلمِ جَهلاً(٢١٨٨).

١٩٢٨ ـ عَمّارُ بنُ ياسِرٍ: بَعَثَني رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إلىٰ حَيٍّ مِن قَيسٍ اُعَلِّمُهُم شَرائِعَ الإِسلامِ، فَإِذا قَومٌ كَأَنَّهُمُ الإِبِلُ الوَحشِيَّةُ، طامِحَةٌ أبصارُهُم، لَيسَ لَهُم هَمٌّ إلّا شاةٌ أو بَعيرٌ، فَانصَرَفتُ إلىٰ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَقالَ: يا عَمّارُ، ما عَمِلتَ؟ فَقَصَصتُ عَلَيهِ قِصَّةَ القَومِ، وأخبَرتُهُ بِما بِهِم مِنَ السَّهوَةِ(٢١٨٩)، قالَ: يا عَمّارُ ألا اُخبِرُكَ بِأَعجَبَ مِنهُم؟ قَومٌ عَلِموا ما جَهِلَ اُولئِكَ ثُمَّ سَهَوا كَسَهوِهِم(٢١٩٠).

کر لے آئے۔

۱۹۲۳۔امام علیؑ: اپنے علم کے برخلاف عمل کرنے والا عالم اس حیران وسرگرداں جاہل کے مانند ہے جسے جہالت سے کبھی افاقہ نہیں ہوتا ہے۔

۱۹۲۴۔امام علیؑ: بے عمل عالم کمان کے بغیر تیر چلانے والے کی مانند ہے۔

۱۹۲۵۔حضرت عیسیٰؑ علماء سوء کی مثال نہر کے کنارے پڑے ہوئے اس بھاری پتھر کی مانند ہے کہ جو نہ خود سیراب ہوتا ہے اور نہ ہی پانی کو زراعت تک پہنچنے دیتا ہے۔

۱۹۲۶۔لقمان حکیم نے: اپنے فرزند کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: طاعت کے بغیر حکمت بے روح جسم یا بے آب زمین کے مانند ہے کہ بے روح جسم، بے اب زمین، اور بغیر طاعت کی حکمت کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

۶/۴

بے عمل عالم جاہل ہے

۱۹۲۷۔رسول خداؐ: بعض علوم جہالت ہیں۔

۱۹۲۸۔عمار بن یاسرؓ: پیغمبر اسلامؐ نے مجھے قیس کے قبیلہ کی طرف بھیجا تا کہ میں انہیں احکام اسلام کی تعلیم دوں میں نے ان کو وحشی اونٹوں کے مانند پایا جو چوکنے ہوکر دیکھتے ہیں ان کی ساری کوشش اونٹ یا بکری ہوتی ہے۔

میں یہ کیفیت دیکھ کر رسولؐ خدا کے پاس لوٹ آیا، پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا! اے عمار تم نے کیا کیا؟ میں نے اس قوم کا پورا ماجرا سنایا اور یہ بیان کیا کہ وہ کس قدر غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: اے عمار! کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات نہ سناؤں؟ ایک قوم ایسی بھی ہوگی جو اس چیز سے واقف ہوگی جیسے یہ لوگ نہیں جانتے اس کے باوجود وہ اسی کی طرح غافل اور لاپروائی برتنے والی ہوگی۔

١٩٢٩ ـ رسول الله ﷺ ـ في جوابِهِ لِسَعدٍ حينَ قالَ : يا رَسولَ اللهِ ، أتيتُكَ مِن قَومٍ هُم وأنعامُهُم سَواءٌ ـ : يا سَعدُ ، ألا أُخبِرُكَ بِأَعجَبَ مِن ذٰلِكَ ؟ قَومٌ عَلِموا ما جَهِلَ هٰؤُلاءِ ثُمَّ جَهِلوا كَجَهلِهِم(٢١٩١).

١٩٣٠ ـ عنه ﷺ: رُبَّ حامِلِ فِقهٍ غَيرِ فَقيهٍ ، ومَن لَم يَنفَعهُ عِلمُهُ ضَرَّهُ جَهلُهُ(٢١٩٢).

١٩٣١ ـ الإمام عليّ ؈: لا تَجعَلوا عِلمَكُم جَهلًا ويَقينَكُم شَكًّا ، إذا عَلِمتُم فَاعمَلوا ، وإذا تَيَقَّنتُم فَأَقدِموا(٢١٩٣).

١٩٣٢ ـ عنه ؈: لا تَجعَل يَقينَكَ شَكًّا ، ولا عِلمَكَ جَهلًا ، ولا ظَنَّكَ حَقًّا ، واعلَم أنَّهُ لَيسَ لَكَ مِنَ الدُّنيا إلّا ما أعطَيتَ فَأَمضَيتَ وقَسَمتَ فَسَوَّيتَ ولَبِستَ فَأَبلَيتَ(٢١٩٤).

١٩٣٣ ـ عنه ؈: رُبَّ عالِمٍ قَد قَتَلَهُ جَهلُهُ وعِلمُهُ مَعَهُ لا يَنفَعُهُ(٢١٩٥).

١٩٣٤ ـ الإمام الصادق ؈ ـ لَمّا سَأَلَهُ الزِّنديقُ : أفَيَكونُ العالِمُ جاهِلًا؟ ـ : عالِمٌ بِما يَعلَمُ وجاهِلٌ بِما يَجهَلُ(٢١٩٦).

١٩٣٥ ـ عنه ؈: اللّٰهُمَّ ... وأعوذُ بِكَ مِن أن أشتَرِيَ الجَهلَ بِالعِلمِ والجَفاءَ بِالحِلمِ(٢١٩٧).

٦/٥

ذَمُّ عُلَماءِ السَّوءِ

١٩٣٦ ـ رسول الله ﷺ: شَرُّ النّاسِ عُلَماءُ السَّوءِ(٢١٩٨).

١٩٣٧ ـ عنه ﷺ: شِرارُ النّاسِ شِرارُ العُلَماءِ فِي النّاسِ(٢١٩٩).

١٩٣٨ ـ عنه ﷺ ـ لِأَبي ذَرٍّ ـ : يا أبا ذَرٍّ ، اِعلَم أنَّ كُلَّ شَيءٍ إذا فَسَدَ فَالمِلحُ دَواؤُهُ ، فَإِذا

۱۹۲۹۔رسول خداؐ: نے فرمایا جبکہ سعد نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! میں ایک ایسی قوم کے پاس سے آرہا ہوں کہ ان میں اور ان کے جانوروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔فرمایا! اے سعد! کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات نہ بتاؤں؟ ایک قوم وہ بھی ہے جو ان ساری چیزوں سے باخبر ہوگی جنہیں یہ نہیں جانتے اس کے باجود وہ انہیں کی طرح جہالت سے کام لیں گے۔

۱۹۳۰۔رسول خداؐ: بہت سے حاملان فقہ فقیہ نہیں ہیں جس کا علم منفعت بخش نہیں ہوتا اسکی نادانی اس کیلئے ضرررساں ثابت ہوتی ہے۔

۱۹۳۱۔امام علیؑ: اپنے علم کو جہل اور یقین کو شک میں تبدیل نہ کرو جب جان لو تو عمل کرو اور جب یقین ہو جائے تو قدم آگے بڑھاؤ۔

۱۹۳۲۔امام علیؑ: اپنے یقین کو شک اپنے علم کو جہل اور اپنے گمان کو حق نہ قرار دو۔یاد رکھو کہ مال دنیا سے تمہارا حصہ وہی ہے جو تم نے عطا کر دیا ہے اور جس سے دست کش ہو گئے یا تقسیم کر دیا ہے اور انصاف سے کام لیا ہے اور لباس پہنا ہے اور پھر اسے کہنہ کر دیا ہے۔

۱۹۳۳۔امام علیؑ: کتنے ایسے عالم ہیں جنہیں ان کی جہالت نے مار ڈالا اور علم ان کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی مفید واقع نہ ہوا۔

۱۹۳۴۔امام صادقؑ: نے زندیق کے اس سوال (کیا عالم جاہل ہو سکتا ہے) کے جواب میں فرمایا (ہر شخص) اپنی معلومات کے اعتبار سے عالم اور مجہولات کے اعتبار سے جاہل ہے۔

۱۹۳۵۔امام صادقؑ: پروردگارا میں تیری بارگاہ میں علم کا جہل سے اور بردباری کا ظلم و جفا سے معاملہ کرنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

۶/۵ علمائے سوء کی مذمت

۱۹۳۶۔رسول خداؐ: بدترین لوگ علمائے سوء ہیں۔

۱۹۳۷۔رسول خداؐ: لوگوں میں بدترین افراد علماء سوء ہیں۔

۱۹۳۸۔رسول خداؐ: نے ابوذر سے فرمایا؛ اے ابوذر! اگر کوئی چیز خراب ہو جائے تو اسکی دوا نمک ہے لیکن

فَسَدَ المِلحُ فَلَيسَ لَهُ دَواءٌ(٢٢٠٠).

١٩٣٩ ـ عيسىٰ عليه السلام ـ لِلحَوارِيّينَ ـ: يا مِلحَ الأَرضِ: لا تَفسُدوا، فَإِنَّ كُلَّ شَيءٍ إذا فَسَدَ فَإِنَّهُ يُداوىٰ بِالمِلحِ، و إنَّ المِلحَ إذا فَسَدَ فَلَيسَ لَهُ دَواءٌ(٢٢٠١).

١٩٤٠ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: يَأتي عَلَى النّاسِ زَمانٌ... عُلَماؤُهُم وفُقَهاؤُهُم خَوَنَةٌ فَجَرَةٌ، ألا إنَّهُم أشرارُ خَلقِ اللهِ، وكَذٰلِكَ أتباعُهُم ومَن يَأتيهِم ويَأخُذُ مِنهُم ويُحِبُّهُم ويُجالِسُهُم ويُشاوِرُهُم أشرارُ خَلقِ اللهِ(٢٢٠٢).

١٩٤١ ـ عنه صلى الله عليه وآله: يَأتي عَلَى النّاسِ زَمانٌ عُلَماؤُها مَيتَةٌ وحُكَماؤُها مَيتَةٌ، تَكثُرُ المَساجِدُ والقُرّاءُ حَتّىٰ لا يَجِدونَ عالِمًا إلَّا الرَّجُلَ بَعدَ الرَّجُلِ(٢٢٠٣).

١٩٤٢ ـ عنه صلى الله عليه وآله: يَخرُجُ في آخِرِ الزَّمانِ رِجالٌ يَختِلونَ الدُّنيا بِالدّينِ، يَلبَسونَ لِلنّاسِ جُلودَ الضَّأنِ مِنَ اللّينِ، ألسِنَتُهُم أحلىٰ مِنَ السُّكَّرِ، وقُلوبُهُم قُلوبُ الذِّئابِ، يَقولُ اللهُ عز وجل: أبِيَ يَغتَرّونَ؟! أم عَلَيَّ يَجتَرِئونَ؟!، فَبي حَلَفتُ لَأَبعَثَنَّ عَلىٰ اُولٰئِكَ مِنهُم فِتنَةً تَدَعُ الحَليمَ مِنهُم حَيرانًا(٢٢٠٤).

١٩٤٣ ـ تحف العقول: قيلَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله: أيُّ النّاسِ شَرٌّ؟ قالَ: العُلَماءُ إذا فَسَدوا(٢٢٠٥).

١٩٤٤ ـ الأَحوَصُ بنُ حَكيمٍ عَن أبيهِ قالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ عَنِ الشَّرِّ فَقالَ: لا تَسأَلوني عَنِ الشَّرِّ واسأَلوني عَنِ الخَيرِ ـ ثَلاثًا ـ ثُمَّ قالَ: ألا إنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرارُ العُلَماءِ، وإنَّ خَيرَ الخَيرِ خِيارُ العُلَماءِ!(٢٢٠٦)

١٩٤٥ ـ الإمام عليّ عليه السلام ـ في صِفَةِ أبغَضِ الخَلائِقِ إلَى اللهِ ـ:... ورَجُلٌ قَمَشَ جَهلًا في جُهّالِ النّاسِ... قَد سَمّاهُ أشباهُ النّاسِ عالِمًا ولَم يَغنَ فيهِ يَومًا سالِمًا... لا يَحسَبُ العِلمَ في شَيءٍ مِمّا أنكَرَ، ولا يَرىٰ أنَّ وَراءَ ما بَلَغَ فيهِ مَذهَبًا، إن قاسَ شَيئًا بِشَيءٍ لَم يُكَذِّب نَظَرَهُ، وإن أظلَمَ عَلَيهِ أمرٌ اِكتَتَمَ بِهِ لِما يَعلَمُ مِن

اگر نمک خراب ہو جائے تو اسکی کوئی دوا نہیں ہے۔

۱۹۳۹۔ حضرت عیسیٰؑ نے حواریوں سے فرمایا: اے زمین کے نمک! تم خراب نہ ہونا اس لئے کہ جب ہر شئی خراب ہو جاتی ہے تو اسکی دوا نمک ہے لیکن اگر نمک خراب ہو جائے تو اسکی کوئی دوا نہیں ہے۔

۱۹۴۰۔ رسول خداؐ: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے .... جس میں علماء اور فقہاء خیانت کار فاسق و فاجر ہوں گے یاد رکھو کہ وہ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں اور اسی طرح انکے پیروکار اور وہ افراد جو ان کے پاس آتے ہیں اور ان سے کچھ حاصل کرتے ہیں۔ انہیں دوست رکھتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ان سے صلاح و مشورہ کرتے ہیں یہ سب کے سب روئے زمین پر اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔

۱۹۴۱۔ رسول خداؐ: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں علماء اور حکماء مردہ ہوں گے مسجدوں اور قاریوں کی کثرت ہوگی لیکن صحیح عالم تک رسائی کبھی کبھار ہوگی۔

۱۹۴۲۔ رسول خداؐ: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو دنیا کو دین کے ذریعہ حاصل کریں گے لوگوں (کو دھوکہ دینے) کے لئے بکریوں کی نرم و نازک معمولی کھال پہن کے ان کی زبان شکر سے زیادہ شریں اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل کی مانند ہوں گے۔

اللہ ان سے خطاب کرے گا کہ کیا وہ مجھے دھوکا دینا چاہتے ہیں؟ یا مجھ سے گستاخی کرتے ہیں؟ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ ایسا امتحان لوں گا کہ اس میں بردبار لوگ بھی حیران ہو جائیں گے۔

۱۹۴۳۔ تحف العقول: پیغمبر اسلامؐ سے پوچھا گیا۔ کون سے لوگ بدتر ہیں؟ فرمایا: علماء جب فاسد ہو جائیں۔

۱۹۴۴۔ احوص بن حکیم: اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ پیامبر اسلامؐ سے شر کے بارے میں سوال ہوا تو آپؐ نے فرمایا: مجھ سے شر کے بارے میں نہ پوچھو کہ خیر کے بارے میں سوال کرو (یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا) پھر اس کے بعد ارشاد فرمایا: آگاہ ہو کہ برائیوں میں سب سے بدتر برائی علماء کا برا ہونا۔ اور اچھائیوں میں سب سے بہترین اچھائی علماء صالح ہونا ہے۔

۱۹۴۵۔ امام علیؑ نے: اللہ کے نزدیک بدترین خلائق کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ شخص جس نے لوگوں کی جہالتوں میں سے کچھ چیزیں جمع کر لی ہیں۔ انسان نما لوگوں نے اسکا نام عالم رکھ دیا ہے جبکہ اس نے ایک دن بھی تحصیل علم میں نہیں گذرا ہے۔ جو نہیں جانتا اسے علم نہیں سمجھتا اس کے برعکس جو کچھ جانتا بھی ہے اس میں کسی قاعدہ و قانون کا پابند نہیں ہے اگر کسی چیز کو کسی چیز سے قیاس کرتا ہے تو اپنی رائے کو کسی صورت سے غلط نہیں جانتا اور اور اگر کوئی

جَهلِ نَفسِهِ[٢٢٠٧].

١٩٤٦ ـ عنه ﷺ ـ في جَوابِهِ لِكِتابِ مُعاوِيَةَ ـ: تَصِفُ الحِكمَةَ ولَستَ مِن أهلِها، وتَذكُرُ التَّقوىٰ وأنتَ عَلىٰ ضِدِّها![٢٢٠٨]

١٩٤٧ ـ عنه ﷺ: إنَّ مِن أحَبِّ عِبادِ اللهِ إلَيهِ عَبدًا أعانَهُ اللهُ عَلىٰ نَفسِهِ... مِصباحُ ظُلُماتٍ، كَشّافُ عَشَواتٍ، مِفتاحُ مُبهَماتٍ دَفّاعُ مُعضِلاتٍ، دَليلُ فَلَواتٍ، يَقولُ فَيُفهِمُ، ويَسكُتُ فَيَسلَمُ.. وآخَرُ قَد تَسَمّىٰ عالِمًا ولَيسَ بِهِ، فَاقتَبَسَ جَهائِلَ مِن جُهّالٍ، وأضاليلَ مِن ضُلّالٍ، ونَصَبَ لِلنّاسِ أشراكًا مِن حَبائِلِ غُرورٍ وقَولِ زورٍ... يَقولُ: أقِفُ عِندَ الشُّبُهاتِ وفيها وَقَعَ، ويَقولُ: أعتَزِلُ البِدَعَ وبَينَها اضطَجَعَ، فَالصّورَةُ صورَةُ إنسانٍ، والقَلبُ قَلبُ حَيَوانٍ، لا يَعرِفُ بابَ الهُدىٰ فَيَتَّبِعَهُ، ولا بابَ العَمىٰ فَيَصُدَّ عَنهُ، وذٰلِكَ مَيِّتُ الأَحياءِ![٢٢٠٩]

١٩٤٨ ـ عنه ﷺ: أمقَتُ العِبادِ إلَى اللهِ الفَقيرُ المَزهُوُّ والشَّيخُ الزّانِ والعالِمُ الفاجِرُ[٢٢١٠].

١٩٤٩ ـ عنه ﷺ: لا خَيرَ فِي الكَذّابينَ ولا فِي العُلَماءِ الأَفّاكينَ[٢٢١١].

١٩٥٠ ـ عنه ﷺ: لا خَيرَ في عِلمِ الكَذّابينَ[٢٢١٢].

١٩٥١ ـ الإمام الصادق ﷺ: قالَ عيسَى بنُ مَريَمَ لِأَصحابِهِ:... وَيلَكُم عُلَماءَ السَّوءِ، الأُجرَةَ تَأخُذونَ والعَمَلَ لا تَصنَعونَ! يوشِكُ رَبُّ العَمَلِ[٢٢١٣] أن يَطلُبَ عَمَلَهُ، ويوشِكُ أن يَخرُجوا مِنَ الدُّنيا إلىٰ ظُلمَةِ القَبرِ، كَيفَ يَكونُ مِن أهلِ العِلمِ مَن مَصيرُهُ إلىٰ آخِرَتِهِ وهُوَ مُقبِلٌ عَلىٰ دُنياهُ، وما يَضُرُّهُ أشهىٰ إلَيهِ مِمّا يَنفَعُهُ![٢٢١٤]

١٩٥٢ ـ عيسى ﷺ: بِحَقٍّ أقولُ لَكُم: إنَّ شَرَّ النّاسِ لَرَجُلٌ عالِمٌ آثَرَ دُنياهُ عَلىٰ عِلمِهِ،

امر اس پر مشتبہ ہو جاتا ہے تو اسے چھپانے کی کوشش کرتا ہے تا کہ اس کی نادانی آشکار نہ ہو جائے۔

۱۹۴۶۔ امام علیؑ: نے معاویہ کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ: تم حکمت کی صفت بیان کرتے ہو مگر اس کے اہل نہیں ہو اور تقویٰ کا تذکرہ کرتے ہو لیکن تمہارا کردار اس کے برخلاف ہے۔

۱۹۴۷۔ امام علیؑ: بیشک اللہ کی نظر میں سب سے محبوب بندہ وہ شخص ہے جس کی خدا نے اس کے نفس پر قابو پانے میں مدد کی ہے....(ایک بندہ تو وہ ہے جو) تاریکیوں کا چراغ، اندھیروں کا خوب روشن کرنے والا مبہمات کی کلید ہے تو مشکلات کا دفع کرنے والا اور پھر صحراؤں میں رہنمائی کرنے والا ہے وہ اگر بولتا ہے تو بات کو سمجھا لیتا ہے اور چپ رہتا ہے تو محفوظ رہتا ہے....(دوسرا وہ ہے) جس نے اپنا نام عالم رکھ لیا ہے حالانکہ وہ عالم نہیں ہے اس نے جاہلوں سے جہالت کو حاصل کیا ہے اور گمراہوں سے گمراہی کو۔ اور اس نے لوگوں کے واسطے دھوکہ کے پھندے اور مکر وفریب کے جال بچھا دئے ہیں...

.وہ زبان سے کہتا ہے کہ میں شک وشبہات کے مواقع پر توقف کرتا ہوں لیکن واقعی طور پر وہ انہیں میں گر پڑتا ہے اور پھر کہتا ہے میں بدعتوں سے الگ رہتا ہوں حالانکہ انہیں کے درمیان اٹھتا بیٹھتا ہے شکل وصورت سے تو وہ انسان لگتا ہے لیکن اس کا دل جانوروں جیسا ہے نہ ہدایت کے دروازہ کو پہچانتا ہے کہ اس کی پیروی کرے اور نہ گمراہی کے راستہ کو جانتا ہے کہ اس سے الگ رہے۔ ایسا شخص درحقیقت زندوں میں چلتی پھرتی لاش ہے۔

۱۹۴۸۔ امام علیؑ: مبغوض ترین بندہ اللہ کے نزدیک مغرور فقیر، بوڑھا زناکار اور بدکار عالم ہے۔

۱۹۴۹۔ امام علیؑ: نہ جھوٹ بولنے والوں میں کوئی بھلائی ہے اور نہ ہی تہمت لگانے والے علماء میں کوئی بھلائی ہے۔

۱۹۵۰۔ امام علیؑ: جھوٹ بولنے والوں کے علم میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

۱۹۵۱۔ امام صادقؑ: حضرت عیسیٰؑ نے اپنے (بعض) اصحاب سے فرمایا: اے بدکردار عالمو! تمہارے اوپر وائے ہو اجرت ومزدوری لیتے ہو مگر کام نہیں کرتے۔ عنقریب کام کا مالک تم سے کام طلب کرلے گا اور تم دنیا سے نکل کر قبر کی تاریکیوں میں چلے جاؤ گے۔ وہ شخص کیونکر صاحب علم ہو سکتا ہے جس کی منزل تو آخرت ہے لیکن وہ دنیا کی طرف مائل ہے اور اسے ضرر دینے والی چیزیں نفع بخش چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

۱۹۵۲۔ حضرت عیسیٰؑ میں تم سے سچ کہتا ہوں بدترین شخص وہ عالم ہے جو اپنی دنیا کو علم پر فوقیت دیتا ہے اور

فَأَحَبَّها وطَلَبَها وجَهَدَ عَلَيها حَتّىٰ لَوِ استَطاعَ أن يَجعَلَ النّاسَ في حَـيرَةٍ لَفَعَلَ، وماذا يُغني عَنِ الأَعمىٰ سَعَةُ نورِ الشَّمسِ وهُوَ لا يُبصِرُها ؟ ! كَذٰلِكَ لا يُغني عَنِ العالِمِ عِلمُهُ إذ هُوَ لَم يَعمَل بِهِ .

ما أكثَرَ ثِمارَ الشَّجَرِ ولَيسَ كُلُّها يَنفَعُ ويُؤكَلُ ! وما أكثَرَ العُلَماءَ ولَيسَ كُلُّهُم يَنتَفِعُ بِما عَلِمَ ! وما أوسَعَ الأَرضَ ولَيسَ كُلُّها تُسكَـنُ ! ومـا أكـثَرَ المُتَكَلِّمينَ ولَيسَ كُلُّ كَلامِهِم يُصَدَّقُ ! فَاحتَفِظوا مِنَ العُلَماءِ الكَذَبَةِ الَّذينَ عَلَيهِم ثِيابُ الصّوفِ مُنَكِّسي رُؤوسِهِم إلَى الأَرضِ يُزَوِّرونَ بِهِ الخَـطايا يَرمُقونَ مِن تَحتِ حَواجِبِهِم كَما تَرمُقُ الذِّئابُ، وقَولُهُم يُخالِفُ فِـعلَهُم، وهَل يُجتَنىٰ مِنَ العَوسَجِ العِنَبُ ومِنَ الحَنظَلِ التّينُ ؟ ! وكَذٰلِكَ لا يُؤَثِّرُ قَولُ العالِمِ الكاذِبِ إلّا زورًا، ولَيسَ كُلُّ مَن يَقولُ يُصَدَّقُ . . .

وَيلَكُم يا عُلَماءَ السَّوءِ ! لا تُحَدِّثوا أنفُسَكُم أنَّ آجالَكُم تَستَأخِرُ مِـن أجلِ أنَّ المَوتَ لَم يَنزِل بِكُم، فَكَأَنَّهُ قَد حَلَّ بِكُم فَأَظـعَنَكُم، فَـمِنَ الآنَ فَاجعَلُوا الدَّعوَةَ في آذانِكُم، ومِنَ الآنَ فَنوحوا عَلىٰ أنفُسِكُم، ومِنَ الآنَ فَابكوا عَلىٰ خَطاياكُم، ومِنَ الآنَ فَتَجَهَّزوا وخُذوا اُهبَتَكُم وبادِروا التَّوبَةَ إلىٰ رَبِّكُم . . .

وَيلَكُم يا عُلَماءَ السَّوءِ ! أَلَم تَكونوا أمواتًا فَأَحياكُم ؟ فَلَمّا أحـياكُـم مُتُّم ؟ !

وَيلَكُم ! أَلَم تَكونوا اُمِّيّينَ فَعَلَّمَكُم ؟ فَلَمّا عَلَّمَكُم نَسيتُم ؟ !

وَيلَكُم ! أَلَم تَكونوا جُفاةً فَفَقَّهَكُمُ اللّٰهُ ؟ فَلَمّا فَقَّهَكُم جَهِلتُم ؟ !

وَيلَكُم ! أَلَم تَكونوا ضُلّالًا فَهَداكُم ؟ فَلَمّا هَداكُم ضَلَلتُم ؟ !

اسے دوست رکھتا ہے اور اسی کا خواہاں ہے اور اس کے لئے اگر لوگوں کو حیران و پریشان کرنا بڑے تو کر ڈالے گا آفتاب کی اتنی وسیع شعائیں اندھے کے کس کام کی ہے جب کہ وہ دیکھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا اسی طرح علم صاحب علم کے کس کام کا ہے جبکہ وہ اس پر عمل نہیں کرتا۔

درخت میں پھل بہت ہوتے ہیں لیکن سب مفید نہیں ہوتے اور نہ سب کھائے جاسکتے ہیں علماء کی تعداد بہت ہے لیکن سب کے سب اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے زمین کی وسعت بہت زیادہ ہے لیکن ساری زمین رہنے کے لائق نہیں ہوتی سخنور بہت ہیں لیکن ہر ایک کی باتوں کی تصدیق نہیں کی جاسکتی لہذا ان جھوٹے علماء سے بچو جو اونی لباس پہنتے ہیں۔ اور سروں کو جھکائے رکھتے ہیں تا کہ اس طرح اپنے عیوب پر پردہ ڈال سکیں اور اپنی بھنوؤں کے نیچے سے اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح بھیڑئے گھورتے ہیں ان کی باتیں ان کے اعمال کے مخالف ہیں۔ کہیں کانٹے دار درخت سے انگور حاصل ہوتا ہے یا حنظل کے درخت سے انجیر اسی طرح جھوٹے عالم کی باتوں سے سوائے جھوٹ اور باطل کے کچھ اور نہیں حاصل ہوتا۔ اور ہر بولنے والے کی تصدیق نہیں کی جاسکتی۔

اے بدکردار عالمو! تمہارا برا ہو! تمہیں موت نہیں آتی، تو تم یہ خیال نہ کرو کہ تمہاری موت میں تاخیر کر دی گئی ہے، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں موت آچکی ہے اور تمہیں وہ لے جارہی ہے لہذا ابھی سے موت کی ندا کو اپنے کانوں میں بٹھا ڈالو ابھی سے اپنے اوپر روؤ ابھی سے اپنی غلطیوں اور خطاؤں پر گریہ کرو ابھی سے کوچ کرنے کی تیار کرو اور اپنے پروردگار سے توبہ، واستغفار کرو۔

اے علماء سوء تمہارا برا ہو! کیا تم مردہ نہ تھے کہ خدا نے تمہیں حیات دیدی اور جب زندہ ہو گئے تو دوبارہ مر گئے؟ تمہارا برا ہو کیا تم ان پڑھ نہیں تھے کہ خدا نے تمہیں صاحب علم بنا دیا، جب تم جان گئے تو دوبارہ بھول گئے؟ تمہارا برا ہو! کیا تم جفا کار نہیں تھے کہ خدا نے تمہیں سمجھدار بنا دیا اور جب تم سمجھ دگئے تو دوبارہ نادانی کر بیٹھے؟ تمہارا برا ہو، کیا تم گمراہ نہ تھے کہ خدا نے تمہیں ہدایت دیدی اور جب تم ہدایت یافتہ ہو گئے تو دوبارہ گمراہ ہو گئے۔ تمہارا برا ہو کیا تم اندھے نہیں تھے کہ خدا نے تمہیں بینا بنا دیا اور جب بصارت پا گئے تو تم نے دوبارہ اندھاپن شروع کر دیا ؟ تمہارا برا ہو کیا تم بہرے نہ تھے کہ خدا نے تمہیں قوت سماعت دیدی اور جب تم قوت سماعت پا گئے تو اپنے کو بہرہ کر لیا؟ تمہارا برا ہو کیا تم گونگے نہیں تھے کہ خدا نے تمہیں قوت گویائی عطا کی اور جب تم بولنے لگے تو خاموشی اختیار کرنے لگے؟ تمہارا برا ہو کیا تم نے کام میں آسانیوں کا سوال نہیں کیا اور جب تمہاری مشکل حل کر دی

وَيلَكُم ! أَلَم تَكونوا عُميًا فَبَصَّرَكُم ؟ فَلَمّا بَصَّرَكُم عَميتُم ؟ !

وَيلَكُم ! أَلَم تَكونوا صُمًّا فَأَسمَعَكُم ؟ فَلَمّا أَسمَعَكُم صَمِمتُم ؟ !

وَيلَكُم ! أَلَم تَكونوا بُكمًا فَأَنطَقَكُم ؟ فَلَمّا أَنطَقَكُم بَكِمتُم ؟ !

وَيلَكُم ! أَلَم تَستَفتِحوا ؟ فَلَمّا فُتِحَ لَكُم نَكَصتُم عَلىٰ أَعقابِكُم ؟ !

وَيلَكُم ! أَلَم تَكونوا أَذِلَّةً فَأَعَزَّكُم ؟ فَلَمّا عَزَزتُم قَهَرتُم واعتَدَيتُم وعَصَيتُم ؟ !

وَيلَكُم ! أَلَم تَكونوا مُستَضعَفينَ فِي الأَرضِ تَخافونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النّاسُ فَنَصَرَكُم وأَيَّدَكُم ؟ فَلَمّا نَصَرَكُمُ استَكبَرتُم وتَجَبَّرتُم .؟ !

فَيا وَيلَكُم مِن ذُلِّ يَومِ القِيامَةِ كَيفَ يُهينُكُم ويُصَغِّرُكُم .؟ ! ويا وَيلَكُم يا عُلَماءَ السَّوءِ ! إِنَّكُم لَتَعمَلونَ عَمَلَ المُلحِدينَ وتَأمُلونَ أَمَلَ الوارِثينَ وتَطمَئِنّونَ بِطُمَأنينَةِ الآمِنينَ ! ولَيسَ أَمرُ اللهِ عَلىٰ ما تَتَمَنَّونَ وتَتَخَيَّرونَ ، بَل لِلمَوتِ تَتَوالَدونَ ، ولِلخَرابِ تَبنونَ وتَعمُرونَ ، ولِلوارِثينَ تَمهَدونَ ![۲۲۱۵]

۱۹۵۳ ـ عنه ﷺ: يا عُلَماءَ السَّوءِ ، تَأمُرونَ النّاسَ يَصومونَ ويُصَلّونَ ويَتَصَدَّقونَ ولا تَفعَلونَ ما تَأمُرونَ ! وتَدرُسونَ ما لا تَعلَمونَ فَيا سوءَ ما تَحكُمونَ ! تَتوبونَ بِالقَولِ والأَمانِيِّ وتَعمَلونَ بِالهَوىٰ ! وما يُغني عَنكُم أَن تُنَقّوا جُلودَكُم وقُلوبُكُم دَنِسَةٌ[۲۲۱۶] .

۱۹۵۴ ـ عنه ﷺ : إِلىٰ كَم يَسيلُ الماءُ عَلَى الجَبَلِ لا يَلينُ ؟! إِلىٰ كَم تَدرُسونَ الحِكمَةَ لا يَلينُ عَلَيها قُلوبُكُم ؟![۲۲۱۷]

گئی تو تم کام کے بجائے الٹے پاؤں پلٹ گئے؟ تمہارا برا ہو! کیا تم ذلیل و رسوا نہیں تھے کہ اللہ نے تمہیں عزت و وقار عطا کر دیا اور جب عزت پا گئے تو قہر و جبر اور نافرمانی کرنے لگے؟

تمہارا برا ہو! کیا تم روئے زمین پر کمزور و ناتواں نہیں تھے اور اتنا ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لیں اور خدا نے تمہاری تائید کی اور تمہاری نصرت کی۔ اور جب تمہاری نصرت کر دی گئی تو تم جبر و تکبر پر اتر آئے؟

پس وائے ہو تم پر: قیامت کے دن تمہیں کس کس طرح کی ذلت و خواری کا سامنا کرنا ہے۔ اے علماء سوء تمہارا برا ہو: کہ تم ملحدوں جیسا عمل کرتے ہو اور وارثوں جیسی آرزو کرتے ہو اور صاحبان امن و امان کے مانند بڑے مطمئن ہو۔ جبکہ حکم خدا تمہاری پسند و چاہت اور تمہارے اختیار کے مطابق جاری نہیں ہوتا بلکہ تم مرنے کیلئے پیدا کرتے ہو۔ بربادی کیلئے بناتے اور آباد کرتے ہو اور وارثوں کیلئے زمین ہموار کر جاتے ہو۔

۱۹۵۳۔ حضرت عیسیٰؑ اے بدکار عالمو! تم لوگوں کو حکم دیتے ہو کہ نمازیں پڑھو، روزے رکھو، صدقہ دو اور خود عمل نہیں کرتے۔ اور جو نہیں جانتے اسکا درس دیتے ہو۔ پس تم کتنا برا حکم صادر کرتے ہو صرف زبانی توبہ کرتے ہو اور خواہشات کے مطابق عمل کرتے ہو یاد رکھو! جب تک تمہارا دل نجس و گندیدہ ہے اس وقت تک تمہاری ظاہری پاکیزگی کسی کام کی نہیں ہے۔

۱۹۵۴۔ حضرت عیسیٰؑ: کب تک پہاڑ سے پانی ٹپکتا رہے گا اور اسے نرم نہیں کریگا کب تک تم درس حکمت سیکھتے رہو گے اور تمہارا دل اس سے نرم نہیں ہوگا؟!

١٩٥٥ ـ الإمام الكاظم عليه السلام : يا هِشامُ، إنَّ المَسيحَ عليه السلام قالَ لِلحَوارِيّينَ: يا عَبيدَ السَّوءِ... لا تَكونوا كَالمُنخُلِ يُخرِجُ مِنهُ الدَّقيقَ الطَّيِّبَ ويُمسِكُ النُّخالَةَ. كَذٰلِكَ أنتُم تُخرِجونَ الحِكمَةَ مِن أفواهِكُم ويَبقَى الغِلُّ[٢٢١٨] في صُدورِكُم[٢٢١٩].

٦ / ٦

خَطَرُ زَلَّةِ العالِمِ

١٩٥٦ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: إحذَروا زَلَّةَ العالِمِ، فَإِنَّ زَلَّتَهُ تُكَبكِبُهُ فِي النّارِ[٢٢٢٠].

١٩٥٧ ـ عنه صلى الله عليه وآله: إنَّما أتَخَوَّفُ عَلىٰ اُمَّتي مِن بَعدي ثَلاثَ خِصالٍ: أن يَتَأَوَّلُوا القُرآنَ عَلىٰ غَيرِ تَأويلِهِ، أو يَتَّبِعوا زَلَّةَ العالِمِ، أو يَظهَرَ فيهِمُ المالُ حَتّىٰ يَطغَوا ويَبطَروا. وسَاُنَبِّئُكُمُ المَخرَجَ مِن ذٰلِكَ... أمَّا العالِمُ فَانتَظِروا فَيئَتَهُ ولا تَتَّبِعوا زَلَّتَهُ[٢٢٢١].

١٩٥٨ ـ الإمام عليّ عليه السلام: ... زَلَّةُ العالِمِ كَانكِسارِ السَّفينَةِ تَغرَقُ وتُغرِقُ[٢٢٢٢].

١٩٥٩ ـ عنه عليه السلام: زَلَّةُ العالِمِ تُفسِدُ عَوالِمَ[٢٢٢٣].

١٩٦٠ ـ عنه عليه السلام: زَلَّةُ العالِمِ كَبيرَةُ الجِنايَةِ[٢٢٢٤].

١٩٦١ ـ عنه عليه السلام: لا زَلَّةَ أشَدُّ مِن زَلَّةِ عالِمٍ[٢٢٢٥].

١٩٦٢ ـ عنه عليه السلام ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: مَعصِيَةُ العالِمِ إذا خَفِيَت لَم تَضُرَّ إلّا بِصاحِبِها، وإذا ظَهَرَت ضَرَّت صاحِبَها والعامَّةَ[٢٢٢٦].

١٩٦٣ ـ عيسى عليه السلام ـ لَمّا قيلَ لَهُ: يا روحَ اللهِ وكَلِمَتَهُ، مَن أشَدُّ النّاسِ فِتنَةً؟ ـ: زَلَّةُ العالِمِ، إذا زَلَّ العالِمُ زَلَّ بِزَلَّتِهِ عالَمٌ كَثيرٌ[٢٢٢٧].

۱۹۵۵۔امام کاظمؑ :اے ہشام! حضرت عیسیٰؑ مسیح نے اپنے حواریوں سے فرمایا: اے برے بندو! چھلنی کی مانند نہ ہو جاؤ جو اچھے اور باریک آٹے کو گرادیتی ہے اور بھوسے کو روک لیتی ہے اس طرح تم حکمت کی باتوں کو منہ سے باہر نکال دیتے ہو اور بغض و کینہ تمہارے دلوں میں باقی رہ جاتا ہے۔

٦/٦

عالم کی لغزش کا خطرہ

۱۹۵۶۔رسول خداؐ: عالم کی لغزش سے بچو کہ اس کی لغزش اسے جہنم میں جھونک دے گی۔

۱۹۵۷۔رسول خداؐ: میں اپنی امت کیلئے اپنے بعد تین خصلتوں سے ڈرتا ہوں، قرآن کی بے جا تاویل کرنے سے، عالم کی لغزش کی پیروی کرنے سے، مالدار ہو کر طغیانی و سرکشی کرنے سے اور میں تمہیں ان سے نجات کا راستہ بھی بتائے دیتا ہوں....اور عالم کے واپس پلٹ آنے کا انتظار کرو اور اسکی لغزشوں کی پیروی نہ کرو۔

۱۹۵۸۔امام علیؑ: عالم کی لغزش کشتی ٹوٹنے کی مانند ہے کہ جو خود بھی ڈوبتی ہے اور سواروں کو بھی لے ڈوبتی ہے۔

۱۹۵۹۔امام علیؑ: عالم کی لغزش، دنیا کو تباہ و برباد کردیتی ہے۔

۱۹۶۰۔امام علیؑ: عالم کی غلطی بہت بڑی غلطی ہے۔

۱۹۶۱۔امام علیؑ: عالم کی لغزش سے بڑی کوئی لغزش نہیں ہے۔

۱۹۶۲۔امام علیؑ سے منسوب ہے: عالم کا گناہ اگر مخفی رہ جائے تو صرف اسی کو نقصان پہنچاتا ہے اور اگر آشکار ہو جائے تو اسے بھی اور عوام کو بھی ضرر پہنچاتا ہے۔

۱۹۶۳۔حضرت عیسیٰؑ: سے پوچھا گیا کہ اے روح خدا اور کلمہ خدا کس شخص کا فتنہ سخت ہے؟ آپؑ نے فرمایا: عالم کی لغزش! جب کوئی عالم غلطی کرتا ہے تو اس کی غلطی سے بے شمار لوگ غلطی کر بیٹھتے ہیں۔

٦/٧

خَطَرُ عُلَماءِ السَّوءِ

١٩٦٤ ـ رسول الله ﷺ: وَيلٌ لِأُمَّتي مِن عُلَماءِ السَّوءِ، يَتَّخِذونَ هٰذَا العِلمَ تِجارَةً يَبيعونَها مِن أُمَراءِ زَمانِهِم رِبحًا لِأَنفُسِهِم، لا أربَحَ اللهُ تِجارَتَهُم(٢٢٢٨).

١٩٦٥ ـ عنه ﷺ: إيّاكُم وجيرانَ الأَغنِياءِ، وعُلَماءَ الأُمَراءِ، وقُرّاءَ الأَسواقِ(٢٢٢٩).

١٩٦٦ ـ عنه ﷺ: إنَّما أخافُ عَلَيكُم كُلَّ مُنافِقٍ عَليمٍ، يَتَكَلَّمُ بِالحِكمَةِ ويَعمَلُ بِالجَورِ(٢٢٣٠).

١٩٦٧ ـ الإمام عليّ ؑ: إنّي أخافُ عَلَيكُم كُلَّ عَليمِ اللِّسانِ مُنافِقِ الجَنانِ، يَقولُ ما تَعلَمونَ ويَفعَلُ ما تُنكِرونَ(٢٢٣١).

١٩٦٨ ـ عنه ؑ: إذا لَم يَعمَلِ العالِمُ بِعِلمِهِ استَنكَفَ الجاهِلُ أن يَتَعَلَّمَ مِنهُ، لِأَنَّ العالِمَ إذا لَم يَعمَل بِالعِلمِ لا يَنفَعُ العِلمُ إيّاهُ ولا غَيرَهُ وإن جَمَعَ العِلمَ بِالأَوقارِ(٢٢٣٢).

١٩٦٩ ـ عنه ؑ: إذا ضَيَّعَ العالِمُ عِلمَهُ استَنكَفَ الجاهِلُ أن يَتَعَلَّمَ(٢٢٣٣).

١٩٧٠ ـ عنه ؑ: آفَةُ العامَّةِ العالِمُ الفاجِرُ(٢٢٣٤).

١٩٧١ ـ عنه ؑ: إنَّما زَهِدَ النّاسُ في طَلَبِ العِلمِ لِما يَرَونَ مِن قِلَّةِ انتِفاعِ مَن عَلِمَ بِلا عَمَلٍ(٢٢٣٥).

١٩٧٢ ـ الإمام العسكريّ ؑ: قيلَ لِأَميرِ المُؤمِنينَ ؑ: مَن خَيرُ خَلقِ اللهِ بَعدَ أئِمَّةِ الهُدىٰ ومَصابيحِ الدُّجىٰ؟ قالَ: العُلَماءُ إذا صَلُحوا. قيلَ: فَمَن شِرارُ خَلقِ اللهِ بَعدَ إبليسَ وفِرعَونَ ونُمرودَ، وبَعدَ المُتَسَمّينَ بِأَسمائِكُم، والمُتَلَقِّبينَ بِأَلقابِكُم، والآخِذينَ لِأَمكِنَتِكُم، والمُتَأَمِّرينَ في مَمالِكِكُم؟ قالَ: العُلَماءُ

۶/ ۷

علماءسوء کے خطرات

۱۹۶۴۔رسول خداؐ: میری امت کے علماءسوء کیلئے ویل ہے، جوعلم کوتجارتی سرمایہ سمجھ کر ذاتی فائدہ کے لئے حکمران وقت کے ہاتھوں فروخت کر دیتے ہیں۔خدا ان کی تجارت کونفع بخش قرار نہ دے۔

۱۹۶۵۔رسول خداؐ: مالدار پڑوسیوں، درباری عالموں اور بازاری قاریوں سے پرہیز کرو۔

۱۹۶۶۔رسول خداؐ: میں تمہارے سلسلے میں منافق عالم سے ڈرتا ہوں جوحکمت کی باتیں کرتا ہے مگر ظلم وستم کا کام کرتا ہے۔

۱۹۶۷۔امام علیؑ: بیشک میں تمہاری نسبت، چرب زبان منافق سے ڈرتا ہوں جوتمہارے سامنے وہی کہتا ہے جوتم جانتے ہواور عمل تمہاری پسند کے خلاف کرتا ہے۔

۱۹۶۸۔امام علیؑ: جب عالم اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا تو جاہل تعلیم حاصل کرنے سے گریز کرتا ہے اسلئے کہ جب عالم اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کریگا تو علم نہ اسے فائدہ پہنچائے گا اور نہ ہی دوسروں کو اگر چہ اس نے علم کے بھاری بوجھ اکٹھا کر لئے ہوں۔

۱۹۶۹۔امام علیؑ: جب عالم اپنے علم کوتباہ کرتا ہے تو جاہل تعلیم حاصل کرنے سے گریز کرتا ہے۔

۱۹۷۰۔امام علیؑ: عوام کے لئے آفت فاسق وفاجر عالم ہے۔

۱۹۷۱۔امام علیؑ: لوگ حصول علم سے گریز کرنے لگتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ بے عمل علم میں بہت کم فائدہ ہے۔

۱۹۷۲۔امام عسکریؑ حضرت امیرالمومنینؑ سے پوچھا گیا کہ آئمہ ھدیٰ اور مصابیح الدجیٰ کے بعد اللہ کی سب سے بہترین مخلوق کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا: علمائے جب کہ نیک ہوں، پھر پوچھا گیا۔ابلیس، فرعون، نمرود اور آپکے ناموں اور القاب پر نام اور لقب رکھنے والوں، آپکی امانتوں کو چھیننے والوں اور آپکی مملکت میں زبردستی حکم چلانے والوں کے بعد بدترین کونسی مخلوق ہے، آپ نے فرمایا: علماء

إذا فَسَدوا، هُمُ المُظهِرونَ لِلأَباطيلِ، الكاتِمونَ لِلحَقائِقِ، وفيهِم قـالَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ: ﴿أُولٰئِكَ يَلعَنُهُمُ اللهُ ويَلعَنُهُمُ اللّاعِنونَ * إلّا الَّذينَ تابوا﴾(٢٢٣٦) (٢٢٣٧).

١٩٧٣ ـ عنه ﷺ ـ في صِفَةِ عُلَماءِ السَّوءِ ـ: هُم أضَرُّ عَلىٰ ضُعَفاءِ شيعَتِنا مِن جَيشِ يَزيدَ عَلَى الحُسَينِ بنِ عَـلِيٍّ ﷺ وأصـحابِهِ، فَـإِنَّهُم يَسـلُبونَهُمُ الأَرواحَ والأَموالَ، وهٰؤُلاءِ عُلَماءُ السَّوءِ النّاصِبونَ المُتَشَبِّهونَ بِأَنَّهُم لَنا مُـوالونَ، ولِأَعدائِنا مُعادونَ، يُدخِلونَ الشَّكَّ والشُّبهَةَ عَلىٰ ضُعَفاءِ شيعَتِنا فَيُضِلّونَهُم ويَمنَعونَهُم عَن قَصدِ الحَقِّ المُصيبِ...(٢٢٣٨).

٨/٦

خَطَرُ العالِمِ الفاجِرِ والجاهِلِ النّاسِكِ

١٩٧٤ ـ رسولُ الله ﷺ: هَلاكُ أُمَّتي عالِمٌ فاجِرٌ وعابِدٌ جاهِلٌ، وشَرُّ الشَّـرِّ أشـرارُ العُلَماءِ، وخَيرُ الخَيرِ خِيارُ العُلَماءِ(٢٢٣٩).

١٩٧٥ ـ عنه ﷺ: رُبَّ عابِدٍ جاهِلٍ ورُبَّ عالِمٍ فاجِرٍ، فَاحذَروا الجُهّالَ مِنَ العُبّادِ، والفُجّارَ مِنَ العُلَماءِ، فَإِنَّ أُولٰئِكَ فِتنَةُ الفِتَنِ(٢٢٤٠).

١٩٧٦ ـ الإمام عليّ ﷺ: قَصَمَ ظَهري عالِمٌ مُتَهَتِّكٌ وجاهِلٌ مُتَنَسِّكٌ، فَالجاهِلُ يَغُشُّ النّاسَ بِتَنَسُّكِهِ، والعالِمُ يُنَفِّرُهُم بِتَهَتُّكِهِ(٢٢٤١).

١٩٧٧ ـ عنه ﷺ: قَطَعَ ظَهرِيَ اثنانِ: عالِمٌ فاسِقٌ يَصُدُّ عَن عِلمِهِ بِفِسقِهِ، وجاهِلٌ ناسِكٌ يَدعُو النّاسَ إلىٰ جَهلِهِ بِنُسكِهِ(٢٢٤٢).

١٩٧٨ ـ عنه ﷺ: قَطَعَ ظَهري رَجُلانِ مِنَ الدُّنيا: رَجُلٌ عَليمُ اللِّسانِ فاسِقٌ، ورَجُلٌ جاهِلُ القَلبِ ناسِكٌ، هٰذا يَصُدُّ بِلِسانِهِ عَن فِسقِهِ، وهٰذا بِنُسكِهِ عَن جَهلِهِ،

جب کہ وہ فاسد ہو جائیں، کیونکہ یہی علماء باطل چیزوں کو رواج دینے والے اور حقائق کو پوشیدہ کرنے والے ہیں۔اور انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ایسے لوگوں پر اللہ لعنت کرتا اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کرلیں﴾

۱۹۷۳۔امام عسکریؑ نے: علماء سوء کی توصیف میں فرمایا: وہ ہمارے کمزور شیعوں کے حق میں امام حسینؑ اوران کے اصحاب پر لشکر یزید سے زیادہ ضرر رساں اور خطرناک ہیں کیونکہ یزید امام حسینؑ واصحاب حسینؑ کے جان و مال کو تاراج کر رہا تھا اور یہ ناصبی بد کردار علماء جو ہماری ولایت ومحبت کا دم بھرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں سے دشمنی کا اظہار کرتے ہیں لیکن ہمارے کمزور شیعوں کے دلوں میں شک وشبہ ڈال کر انہیں گمراہ کرتے ہیں اور انہیں سیدھے راستے سے بھٹکا دیتے ہیں۔

۸/۶

جاہل عبادتگذار اور فاسق عالم کے خطرات

۱۹۷۴۔رسول خداؐ: میری امت کیلئے فاسق وفاجر عالم اور جاہل عبادتگذار باعث ہلاکت ہیں۔علماء شر بدترین شر ہیں اور بہترین خیر علماء اخیار ہیں۔

۱۹۷۵۔رسول خداؐ: کچھ عبادتگذار جاہل اور کچھ صاحب علم فاسق وفاجر ہوتے ہیں۔لہذا جاہل عبادت گذار اور فاسق وفاجر علماء سے بچو اس لئے کہ یہی لوگ فتنوں کی جڑ ہیں۔

۱۹۷۶۔امام علیؑ: دنیا کے دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی ہے۔بے حیا عالم اور عبادتگذار جاہل کہ وہ اپنی عبادت ذریعہ لوگوں کو دھوکا دیتا ہے، اور عالم اپنی بے غیرتی کے ذریعہ لوگوں کو (دین سے) دور کر دیتا ہے۔

۱۹۷۷۔امام علیؑ: دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی ہے۔اس فاسق وفاجر صاحب علم نے جو اپنے فسق وفجور کا باعث علم ودانش سے مانع ہوتا ہے اور عبادت گذار جاہل نے جو اپنی عبادت کے ذریعہ لوگوں کو جہالت کی طرف دعوت دیتا ہے۔

۱۹۷۸۔امام علیؑ: دنیا کے دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی ہے چرب زبان فاسق نے دل کے اندھے

فَاتَّقُوا الفاسِقَ مِنَ العُلَماءِ والجاهِلَ مِنَ المُتَعَبِّدينَ ، أُولٰئِكَ فِتنَةُ كُلِّ مَفتونٍ ، فَإِنّي سَمِعتُ رَسولَ اللهِ ﷺ يَقولُ: يا عَلِيُّ ، هَلاكُ أُمَّتي عَلىٰ يَدَي [كُلِّ] مُنافِقٍ عَليمِ اللِّسانِ(٢٢٤٣).

١٩٧٩ ـ عنه ﷺ: كَم مِن عالِمٍ فاجِرٍ وعابِدٍ جاهِلٍ ! فَاتَّقُوا الفاجِرَ مِنَ العُلَماءِ والجاهِلَ مِنَ المُتَعَبِّدينَ(٢٢٤٤).

١٩٨٠ ـ عنه ﷺ: اتَّقُوا الفاسِقَ مِنَ العُلَماءِ والجاهِلَ مِنَ المُتَعَبِّدينَ ، أُولٰئِكَ فِتنَةُ كُلِّ مَفتونٍ(٢٢٤٥).

١٩٨١ ـ رسول الله ﷺ: إيّاكُم والجُهّالَ مِنَ المُتَعَبِّدينَ ، والفُجّارَ مِنَ العُلَماءِ ، فَإِنَّهُم فِتنَةُ كُلِّ مَفتونٍ !(٢٢٤٦)

٩/٦

حِسابُ عُلَماءِ السَّوءِ

١٩٨٢ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ اللهَ ﷻ يُعافِي الاُمِّيّينَ يَومَ القِيامَةِ ما لا يُعافِي العُلَماءَ(٢٢٤٧).

١٩٨٣ ـ عنه ﷺ: ألا وإنَّ اللهَ يَغفِرُ لِلجاهِلِ أربَعينَ ذَنبًا قَبلَ أن يَغفِرَ لِلعالِمِ ذَنبًا واحِدًا !(٢٢٤٨)

١٩٨٤ ـ الإمام الصادق ؑ: يُغفَرُ لِلجاهِلِ سَبعونَ ذَنبًا قَبلَ أن يُغفَرَ لِلعالِمِ ذَنبٌ واحِدٌ(٢٢٤٩).

جاہل عبادت گذار نے، ایک نے اپنی زبان کے ذریعہ لوگوں کو اپنے فسق وفجور کے اظہار سے روک کر اور دوسرے نے اپنی عبادت کو اپنی جہالت و نادانی کا پردہ بنا کر، لہذا تم لوگ فاسق و فاجر علماء اور جاہل و نادان عبادت گذاروں سے بچو اس لئے کہ یہی لوگ تمام فتنوں کی جڑ ہیں چنانچہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ اے علیؑ! میری امت کی ہلاکت ہر چرب زبان منافق کے ہاتھوں ہوگی۔

۱۹۷۹۔ امام علیؑ: کتنے عالم، فاسق و فاجر ہیں اور کتنے عابد جاہل و نادان۔ لہذا فاسق و فاجر علماء اور جاہل و نادان عبادت گذاروں سے بچے رہو۔

۱۹۸۰۔ امام علیؑ: بدکار علماء اور جاہل عابدوں سے بچو کہ یہی ایسا فتنہ ہیں کہ ہر مفتون جس کا شکار ہے۔

۱۹۸۱۔ رسول خداؐ: جاہل عبادت گذار اور فاسق عالموں سے ہوشیار رہو کہ یہی ایسا فتنہ ہیں کہ ہر مفتون جس کا شکار ہے۔

۹/۶

علمائے سوء کا حساب و کتاب

۱۹۸۲۔ رسول خداؐ: بیشک اللہ تعالیٰ جاہلوں کی خطاؤں کو معاف کر دے گا جبکہ عالموں کی معاف نہیں کرے گا۔

۱۹۸۳۔ رسول خداؐ: آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ عالم کے ایک گناہ کو معاف کرنے سے پہلے جاہل کے چالیس گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔

۱۹۸۴۔ امام صادقؑ: قبل اس کے کہ عالم کا ایک گناہ معاف ہو جاہل کے ستر گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

۱۰/۶ علماء سوء کی سزا

٦ / ١٠
عِقابُ عُلَماءِ السَّوءِ

١٩٨٥ ـ رسول الله ﷺ: أوحَى اللهُ إلىٰ داوُدَ ﷺ: لا تَجعَل بَيني وبَينَكَ عالِمًا مَفتونًا بِالدُّنيا فَيَصُدَّكَ عَن طَريقِ مَحَبَّتي، فَإِنَّ أُولئِكَ قُطّاعُ طَريقِ عِبادِيَ المُريدينَ، إنَّ أدنىٰ ما أنا صانِعٌ بِهِم أن أنزَعَ حَلاوَةَ مُناجاتي عَن قُلوبِهِم(٢٢٥٠).

١٩٨٦ ـ عنه ﷺ: إنَّ أشَدَّ النّاسِ عَذابًا يَومَ القِيامَةِ عالِمٌ لَم يَنفَعهُ اللهُ بِعِلمِهِ(٢٢٥١).

١٩٨٧ ـ عنه ﷺ: إنَّ أشَدَّ النّاسِ عَذابًا يَومَ القِيامَةِ مَن قَتَلَ نَبِيًّا، أو قَتَلَ أحَدَ والِدَيهِ، أو عالِمٌ لَم يَنتَفِع بِعِلمِهِ(٢٢٥٢).

١٩٨٨ ـ عنه ﷺ: ثَلاثَةٌ يَدخُلونَ النّارَ: قاتِلٌ لِلدُّنيا(٢٢٥٣)، وعالِمٌ أرادَ أن يُذكَرَ لا يَحتَسِبُ عِلمَهُ، ورَجُلٌ وُسِعَ عَلَيهِ فَجادَ بِهِ فِي الثَّناءِ وذِكرِ الدُّنيا(٢٢٥٤).

١٩٨٩ ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ، ثُمَّ تَفَقَّهَ فِي الدّينِ، ثُمَّ أتىٰ صاحِبَ سُلطانٍ تَمَلُّقًا إلَيهِ وطَمَعًا لِما في يَدَيهِ، خاضَ بِقَدرِ خُطاهُ في نارِ جَهَنَّمَ(٢٢٥٥).

١٩٩٠ ـ عنه ﷺ: إنَّ أهلَ النّارِ لَيَتَأَذَّونَ مِن ريحِ العالِمِ التّارِكِ لِعِلمِهِ، وإنَّ أشَدَّ أهلِ النّارِ نَدامَةً وحَسرَةً رَجُلٌ دَعا عَبدًا إلَى اللهِ فَاستَجابَ لَهُ وقَبِلَ مِنهُ، فَأَطاعَ اللهَ فَأَدخَلَهُ اللهُ الجَنَّةَ، وأدخَلَ الدّاعِيَ النّارَ بِتَركِ عِلمِهِ واتِّباعِهِ الهَوىٰ وطولِ الأَمَلِ، أمَّا اتِّباعُ الهَوىٰ فَيَصُدُّ عَنِ الحَقِّ، وطولُ الأَمَلِ يُنسِي الآخِرَةَ(٢٢٥٦).

١٩٩١ ـ عنه ﷺ: يا عَلِيُّ، إنَّ في جَهَنَّمَ رَحًى مِن حَديدٍ تُطحَنُ بِها رُؤوسُ القُرّاءِ والعُلَماءِ المُجرِمينَ(٢٢٥٧).

۱۹۸۵۔رسول خداؐ: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو وحی کی کہ میرے اور اپنے درمیان دنیا کے دام فریب میں آجانے والے عالم کو واسطہ قرار نہ دو۔ کہ وہ تمہیں میری محبت کی راہ پر چلنے سے روک دے گا، یہی لوگ میرا قصد کرنے والے بندوں کی راہ کے راہزن ہیں۔

معمولی کام جو میں ان کی نسبت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کے دلوں سے مناجات کی چاشنی کو سلب کر لیتا ہوں۔

۱۹۸۶۔رسول خداؐ: قیامت کے دن سخت ترین عذاب اس عالم پر ہوگا جسے اللہ نے اس کے علم سے کوئی نفع نہیں پہنچایا ہے۔

۱۹۸۷۔رسول خداؐ: قیامت کے دن تین افراد سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے (۱) نبی کا قاتل (۲) اپنے والدین میں سے کسی ایک کا قاتل (۳) وہ عالم جس نے اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔

۱۹۸۸۔رسول خداؐ: تین قسم کے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے

۱۔جس نے دنیا کے لئے کسی کو قتل کیا ہو۔

۲۔وہ عالم جو اپنے علم کے ذریعہ شہرت چاہتا ہے اور اپنے علم کو خدا کے لئے قرار نہیں دیتا۔

۳۔وہ شخص جسے اللہ نے وسعتِ رزق سے نوازا ہے مگر وہ اپنی دولت اپنی مدح وثنا اور دنیا میں اپنے تذکرہ کے لئے خرچ کرتا ہے۔

۱۹۸۹۔رسول خداؐ: جس نے قرآن سیکھا پھر دین میں تفقہ کیا پھر کسی سلطان کے پاس چاپلوسی کرنے اور اس سے مال دنیا حاصل کرنے کیلئے جائے تو وہ اپنے قدموں کی مقدار کے برابر آتش جہنم میں داخل ہوتا ہے۔

۱۹۹۰۔رسول خداؐ: بیشک اہل جہنم اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرنے والے عالم کی بدبو سے اذیت میں ہوں گے اور اہل جہنم میں سب سے زیادہ حسرت وندامت اس شخص کو ہوگی جس نے کسی بندۂ خدا کو اللہ کی طرف بلایا اور اس نے اس کی بات قبول کر لی اور اللہ کا فرمانبردار بن گیا اور اللہ نے بھی اسے جنت میں داخل کر دیا اور دعوت دینے والے کو اللہ نے علم کے مطابق عمل نہ کرنے اور خواہشات کی پیروی کرنے اور طویل آرزوؤں کی وجہ سے جہنم میں جھونک دیا۔ یاد رکھو کہ خواہشات کی پیروی راہ حق سے باز رکھتی ہے اور طویل آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔

۱۹۹۱۔رسول خداؐ: اے علیؑ! دوزخ میں ایک لوہے کی چکی ہے جس میں قاریوں اور مجرم علماء کے سروں کو پیسا جائے گا۔

١٩٩٢ ـ عنه ﷺ: إنَّ في جَهَنَّمَ رَحًى تطحَنُ عُلَماءَ السَّوءِ طَحنًا[٢٢٥٨].

١٩٩٣ ـ عنه ﷺ: يُؤتىٰ بِعُلَماءِ السَّوءِ يومَ القِيامَةِ فَيُقذَفونَ في نارِ جَهَنَّمَ، فَيَدورُ أحَدُهُم في جَهَنَّمَ بِقَصَبِهِ كَما يَدورُ الحِمارُ بِالرَّحىٰ، فَيُقالُ لَهُ: يا وَيلَكَ، بِكَ اهتَدَينا فَما بالُكَ؟ قالَ: إنّي كُنتُ اُخالِفُ ما كُنتُ أنهاكُم[٢٢٥٩].

١٩٩٤ ـ الإمام عليّ عليه السلام: لا يَستَوي عِندَ اللهِ فِي العُقوبَةِ الَّذينَ يَعلَمونَ والَّذينَ لا يَعلَمونَ، نَفَعَنَا اللهُ وإيّاكُم بِما عَلِمنا وجَعَلَهُ لِوَجهِهِ خالِصًا إنَّهُ سَميعٌ مُجيبٌ[٢٢٦٠].

١٩٩٥ ـ عنه عليه السلام: السُّلطانُ الجائِرُ والعالِمُ الفاجِرُ أشَدُّ النّاسِ نِكايَةً[٢٢٦١] [٢٢٦٢].

١٩٩٦ ـ عنه عليه السلام: وَقودُ النّارِ يومَ القِيامَةِ كُلُّ غَنِيٍّ بَخِلَ بِمالِهِ عَلَى الفُقَراءِ، وكُلُّ عالِمٍ باعَ الدّينَ بِالدُّنيا[٢٢٦٣].

١٩٩٧ ـ عنه عليه السلام: أعظَمُ النّاسِ وِزرًا العُلَماءُ المُفَرِّطونَ[٢٢٦٤].

١٩٩٨ ـ الإمام الصادق عليه السلام: أوحَى اللهُ تَعالىٰ إلىٰ داوُدَ عليه السلام: إنَّ أهوَنَ ما أنَا صانِعٌ بِعَبدٍ غَيرِ عامِلٍ بِعِلمِهِ مِن سَبعينَ عُقوبَةً باطِنِيَّةً أن اُخرِجَ مِن قَلبِهِ حَلاوَةَ ذِكري[٢٢٦٥].

١٩٩٩ ـ عيسى عليه السلام: وَيلٌ لِلعُلَماءِ السَّوءِ كَيفَ تَلَظّىٰ عَلَيهِمُ النّارُ؟![٢٢٦٦]

٢٠٠٠ ـ ابنُ مَسعود: بَكىٰ رَسولُ اللهِ ﷺ وبَكَينا لِبُكائِهِ، وقُلنا: يا رَسولَ اللهِ، ما يُبكيكَ؟ فَقالَ: رَحمَةً لِلأشقِياءِ، يَقولُ اللهُ تَعالىٰ: ﴿ولَو تَرىٰ إذ فَزِعوا فَلا فَوتَ واُخِذوا مِن مَكانٍ قَريبٍ﴾[٢٢٦٧] يَعني: العُلَماءَ والفُقَهاءَ[٢٢٦٨].

۱۹۹۲۔رسول خداؐ: بیشک جہنم میں ایک چکی ہے جو علمائے سوء کو بری طرح پیس دے گی۔

۱۹۹۳۔رسول خداؐ: قیامت کے دن بد کردار علماء کو لا کر جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا ان میں سے کوئی ایک جہنم میں اپنے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے اطراف چکر لگاتا ہے پھر اس سے کہا جائے گا تم پر وائے ہو! ہم تمہارے ذریعہ ہدایت یافتہ ہوئے لیکن تمہارا یہ کیا حال ہے؟ وہ کہے گا جن چیزوں سے میں تمہیں روکتا تھا خود ان کی مخالفت کیا کرتا تھا۔

۱۹۹۴۔امام علیؑ: عذاب میں اللہ کے نزدیک جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہیں اللہ ہمیں اور تمہیں ہمارے علم سے نفع پہنچائے اور اسے اپنے لئے خالص قرار دے بیشک وہ بڑا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

۱۹۹۵۔امام علیؑ: ظالم حکمران اور فاسق و فاجر عالم سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

۱۹۹۶۔امام علیؑ: قیامت کے دن آتش جہنم کا ایندھن ہر وہ ثروتمند ہوگا جو اپنے مال کو فقراء پر خرچ کرنے سے بخل کرتا ہے اور ہر وہ عالم ہوگا جو دین کو دنیا کے عوض بیچ دیتا ہے۔

۱۹۹۷۔امام علیؑ: لوگوں میں سب سے بڑا عذاب کوتاہی کرنے والے علماء پر ہوگا۔

۱۹۹۸۔امام صادقؑ: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو وحی کی کہ اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرنے والے بندے کو ستر قسم کی باطنی سزاؤں میں سے سب سے ہلکی سزا یہ دونگا کہ اس کے دل سے اپنے ذکر کی چاشنی لے لونگا۔

۱۹۹۹۔حضرت عیسیٰؑ: بد کردار علماء پر وائے ہو کہ کس طرح جہنم کی آگ ان پر شعلہ ور ہوگی۔

۲۰۰۰۔ابن مسعود: کا بیان ہے کہ رسول خداؐ: ایک مرتبہ رونے لگے انہیں دیکھ کر ہم سب بھی رونے لگے اور ہم نے رسول خداؐ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپؐ کے گریہ کرنے کا کیا سبب ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ گریہ بد بخت لوگوں پر مروت کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (اور کاش آپ دیکھتے کہ کس طرح یہ حیران و پریشان ہونگے مگر راہ فرار نہیں پائیں گے اور بڑی قریب جگہ سے پکڑ لئے جائیں گے) مراد علماء اور فقہاء ہیں۔

اللّٰهُمَّ إنّي أعتَذِرُ إلَيكَ مِن جَهلي.

اللّٰهُمَّ إنّي أعوذُ بِكَ أن أشتَرِيَ الجَهلَ بِالعِلمِ.

اللّٰهُمَّ إنّي أعوذُ بِكَ مِن أن أزِلَّ، أو أضِلَّ، أو أجهَلَ، أو يُجهَلَ عَلَيَّ.

اللّٰهُمَّ إنّي أعوذُ بِكَ أن أكونَ عِبرَةً لِأَحَدٍ مِن خَلقِكَ، وأعوذُ بِكَ أن يَكونَ أحَدٌ مِن خَلقِكَ أسعَدَ بِما عَلَّمتَني مِنّي.

اللّٰهُمَّ إنّي أعوذُ بِكَ مِن عِلمٍ لا يَنفَعُ.

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ و آلِهِ وانفَعنا بِما عَلَّمتَنا، وعَلِّمنا ما يَنفَعُنا وزِدنا عِلمًا.

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحمَتِكَ، وكَلِمَةِ نورِكَ، واملَأْ قُلوبَنا نورَ اليَقينِ، و سَمعَنا نورَ وَعيِ الحِكمَةِ، و أيِّدنا بِالعِصمَةِ.

اللّٰهُمَّ أرِنَا الحَقائِقَ كَما هِيَ، و عَلِّمنا مِن عِلمِكَ المَخزونِ، وهَب لَنا نورًا نَمشي بِهِ فِي النّاسِ، ونَهتَدي بِهِ فِي الظُّلُماتِ، و نَستَضيءُ بِهِ مِنَ الشَّكِّ والشُّبُهاتِ.

اللّٰهُمَّ حَقِّقنا بِحَقائِقِ أهلِ القُربِ، واسلُك بِنا مَسلَكَ أهلِ الجَذبِ، واجعَلنا مِنَ الَّذينَ يُغبَقونَ كَأسَ الحِكمَةِ بَعدَ الصَّبوحِ.

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ و آلِ مُحَمَّدٍ، وتَقَبَّل مِنّا، يا مُبَدِّلَ السَّيِّئاتِ بِالحَسَناتِ، يا أرحَمَ الرّاحِمينَ.

محمّدي الرَّي‌شهري

٢٨ رمضان المبارك ١٤١٨

١٣٧٦/١١/٧

١٩٩٨/١/٢٧

بارالہا! میں اپنی نادانی سے تیری بارگاہ میں معذرت چاہتا ہوں۔

پروردگارا! میں علم کے عوض جہالت کا سودا کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

پالنے والے! میں اپنی لغزشوں، گمراہیوں، جہالتوں اور اپنے اوپر جہالت کے الزام سے پناہ چاہتا ہوں میرے معبود! میں اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ تیری مخلوقات میں سے کسی کے لئے باعث عبرت قرار پاؤں اس چیز سے بھی پناہ چاہتا ہوں کہ جو تو نے مجھے علم سے نوازا ہے اس کے ذریعہ کوئی دوسرا مجھ سے زیادہ سعادت مند ہو جائے۔

میرے مالک! میں غیر مفید علم سے تری پناہ کا طلبگار ہوں۔

خدایا! محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود وسلام بھیج اور جو تو نے ہمیں علم دیا ہے اس کو ہمارے لئے نفع بخش قرار دے اور ہمیں وہی سکھا جو ہمارے لئے فائدہ مند ہو اور ہمارے علم میں اضافہ فرما۔

اے اللہ! اپنے نبیؐ رحمت، کلمہ نور حضرت محمد مصطفیؐ پر درود بھیج اور ہمارے دلوں کو نور یقین سے اور کانوں کو فہم وادراک اور حکمت کے نور سے پر کردے اور پاکدامنی کے ذریعہ ہماری ہدایت فرما۔

پروردگارا! ہمیں اشیاء کی حقیقتوں سے کما حقہ آگاہ فرما اور ہمیں اپنے خزانہ علم سے علم کی دولت مرحمت فرما اور ہمیں وہ نور دے جس کی روشنی میں ہم لوگوں کے درمیان راستہ طے کر سکیں اور اس کے ذریعہ ہم تاریکیوں میں ہدایت پا سکیں۔ اور شک وشبہات سے بچ سکیں پالنے والے! ہمیں اہل قرب کے حقائق تک پہنچا دے اور اہل جذب وعشق کی راہ پر گامزن کر دے اور ہمیں ان افراد کے زمرہ میں شامل فرما جنہیں صبح وشام حکمت کے جام پلائے جاتے ہیں اے رب العالمین! حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود وسلام بھیج اور ہماری اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرما اے برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کرنے والے! اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے!!

محمد ری شہری ۲۸/ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ ق

۷/۱۱/۱۳۷۶ھ ش

۲۷/۱/۱۹۹۸ء